K 'Abdul Malik, Muhammad
Shar'-i Muhammadi

A13665
1884

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

پنجاب یونیورسٹی لاہور

شرع محمدی

رسالہ علم فرایض اردو

جسکو

مولوی عبدالمالک صاحب ساکن قصبہ کھوڑی ضلع گجرات نے تالیف کیا

اور

حسب الحکم صاحب رجسٹرار بہادر

بماہ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء

مطبع انجمن پنجاب لاہور مین منشی نظام دین کے

اہتمام سے طبع ہوا

K
A1366.S5
1884

LIBRARY
AUG 21 1969
UNIVERSITY OF TORONTO

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الوارث القدیم والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

فوائد کتاب

چونکہ یہ کتاب جسکو رسالہ ہاے قانونی کے ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے خلاصہ ان تمام عربی قانونکا ہے جو آج تک علم فرایض مین لکھے گئے ہین اور اسمین وہ مسائل درج ہوئے ہین جنپر علمائے اہل سنت وجماعت کا کلی اتفاق ہے۔ اور کوئی ایسا مسئلہ جو لائق فتوے کے نہ تہا اسمین لکھا نہین گیا۔ اور کوئی قاعدہ یا اصول تقسیم ترکہ کا جسکی طرف مقدمات کی انفصال مین حکام عدالت محتاج ہون چہوڑا نہین گیا۔ لہذا مولف کے خیال مین ابتک اس تفصیل و ترتیب سے اردو زبان مین ایسی کتاب کسی نے نہین لکھی جیسیکہ ادنے سے ادنے قاعدہ اور اصل کو جیسا کہ چاہیئے اسمین بیان کردیا ہے اور اصول مشکلہ کو کما حقہ کمال تشریح اور توضیح سے لکھا گیا ہے اور مجمل کو مفصل کردیا ہے اور اگر شاذ و نادر کہین اجمال بھی ہے تو

اوسکی تفصیل حاشیہ پر لکھی گئی ہے اسلیئے امید کیجاتی ہے کہ ہر ایک مطالعہ کنندہ
اس کتاب سے بادنیٰ تامل اپنے مطلب کو نکال سکیگا اور حکام عدالت کو بھی
وراثت کے مقدمات مین قاضیون اور مفتیونکی فتوے کی کم ضرورت پڑیگی-
باوجود فواید صدر کے اس کتاب کے ذریعہ سے تمام رسالے علم فرائض کے
جو عربی مین نہایت مشکل ہین پوری پوری حل ہوجاتی ہین اس لحاظ
سے اگر اس کتاب کو سراجی یا شریفی کی شرح سے موسوم کیا جاوے
تو اسم بامسمیٰ ہوگا - اسی واسطے استادونکے واسطے اون امامون کے اقوال
کو جن پر فتوے نہین ہے حاشیہ مین درج کیا گیا-

وجہ تالیف

کمترین محمد عبد المالک خلف مولوی عالم صاحب رئیس قصبہ کھوڑی
ضلع گجرات نے بامید قدردانی فاضل اجل علامہ دہر جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب
بہادر ایم اے پی ایچ ڈی ایل ایل ڈی رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی و بانی مبانی
بیت العلوم پنجاب اس کتاب کو واسطے طالبان اس فن اور وکلا
و مختارکاران کے عموماً اور تمام عدالت ہاے دیوانی ممالک پنجاب کے خصوصاً
نہایت محنت سے تالیف کیا امید ہے کہ جناب ممدوح اس تحفہ کو جسکی

زیب و زینت مین ایک کافی وقت صرف کرکے اونکی یادگار کیواسطے اسکی
تکمیل کے ہی منظور نظر فرماکر فہرست کتب قانونی مین شامل فرماکر مرتبہ قبولیت
قدر افزاے کا بخشینگے تاکہ تمام عدالت ہاے دیوانی مین مروج ہوکر مفید خاص
و عام ہو اور کیون نہین اسی کی راے روشن کے پرتو سے علم کا آفتاب تابان
ہوا اور اُسے کی راے ابر مکرمت سے تہذیب اور ہنر کا باغ خندان ہوا۔
علوم عقلیہ اور نقلیہ کے اعلام معانی کو جو جہالت کی سرزمین پر مدت سے
سرنگون پڑی تھی اوسکی دست عنایت نے اونکو پکڑ کر کہڑا کر دیا اور اہل علوم
اور فنون کو علے حسب استحقاقہم مراتب علیہا پر پہچایا

ملولفہ

اسکے ابر مکرمت سے گلشن پنجاب مین — گلبن علم و ہنر کی ہوگی ڈالی ہری
کیون نہ کردیگا صبیحہ تحریر کا قدر بلند — قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

دفعہ اول مقدمہ اولیٰ

(۱) میت کی ترکہ سے چار چیزین بمراتب ذیل متعلق ہوتی ہین اول خرچ تکفین اور تجہیز کا دوم قضاء دین سوم ادای کرنا وصیت کا تیسرے حصہ اس ترکہ سے جو کہ باقی رہا ہو بعد ادای قرض کے چہارم حقوق وارثان موجب اس اندازہ کے جو شرع نے مقرر کئی ہین

۱ خرچ تکفین اور تجہیز کا چاہیے کہ موافق قدر متوفی کے ہو یعنی اگر متوفی اپنے حیات مین بیس روپیہ کا لباس پہنتا ہو تو اسکا کفن بھی اسیقدر چاہیے اگر اس مقدار مین کم بیش کیا جاوے تو وہ افراط اور تفریط ہے علی ہذا القیاس اسکی غسل کے اور تابوت اور دفن کا سامان بھی اسکی رتبہ کے موافق کرنا چاہیے -

۳ - دین سے مراد وہ قرض ہے جو متوفی کے ذمہ پر بموجب کسی حقوق کے دوسرے اشخاص کا چاہیے موجب اقرار متوفی مدیون کے یا شہادت مقبولہ کے ثابت ہو اور وہ قرض جو باعث حقوق خدا کے متوفی کے ذمہ باقی ہے تو اوسکو بعد ادا کرنے اس قرض کے جسکا مطالبہ جہت عباد سے ہے بشرط وصیت متوفی کی تیسری حصہ اس ترکہ سے جو کہ باقی بچا ہو بعد منہائی قرض عباد کے ادا کرنا چاہیے -

۴ - وصیت اگر تیسرے حصہ مال سے جو کہ بعد ادائی خرچ تکفین اور قرض کے باقی رہا ہے زاید ہو تو زیادتی کا اعتبار نہ کیا جاویگا اور تیسرا حصہ مین بموجب حقوق ان اشخاص کے جنکی حق مین وصیت کئی گئی ہے وصیت کا نفاذ کیا جاویگا مثلاً ایک شخص کے ترکہ سے بعد ادای سوم تکفین اور قرض کے ۶۰ روپیہ بچی ہین اور شخص متوفی کی وصیت چار کس کے حق مین تیس روپیہ کی اس طریق سے ہی کہ اول کے ۱۰ روپیہ اور دوم کے ۲۰ روپیہ چونکہ یہ وصیت ۶۰ کے تیسرے حصہ میں سے زیادہ ہے

لہذا زیادتی کا اعتبار نہوگا اور یہ دوکس میں و بیہ میں بموجب حق وصیت کے اپنا حق پورا کرینگی

دفعہ دوم (۱) وارثون مین تب ترکہ کی تقسیم ہوتی ہے جبکہ خرچ تکفین اور تجہیز اور قرض اور حق وصیت ادا ہوچکین

۲۔ وارثون کے کئی مراتب ہین اور ہر ایک مرتبہ کے وارثون کا علیحدہ علیحدہ نام ہے پہلی مرتبہ مین ذوالفرائض یعنی (صاحب حصون کے) یہ وہ لوگ ہین جنکی حصے شرع مین معین ہین دوسرے مرتبہ مین عصبات نسبیہ یعنی (قریبی رشتہ دار) ہین یہ وہ اشخاص ہین جنکا حصہ معین شرعا مقرر نہین مگر جو مال کہ بعد تفریق حصص ذوالفرائض کے باقی رہتا ہے وہ ان مین موافق اس نسبت کے جو شارع نے مقرر کی ہے تقسیم کیا جاتا ہے تیسری مرتبہ مین عصبہ سببیہ ہین جو کہ بباعث آزاد کرنے کے وارث ہوتی ہین اور اسکا نام مولی العتاقہ یعنی وہ صاحب جسکی طفیل سے غلام کو آزادی ملی ان اشخاص کا بھی کوئی حصہ معین مثل عصبات نسبیہ کے مقرر نہین ہے اور مثل عصبات نسبیہ کے اس مال کے مستحق ہوتی ہین جو کہ ذوالفرائض کے حصون مین تفریق کے بعد باقی رہے۔ بشرطیکہ عصبات نسبیہ سے کوئی بھی نہو حاصل یہ ہے کہ اگر ذوالفرائض کے حصے تمام ترکہ کو محیط ہون اور باقی کچھہ نہ بچے تو ضرور نہین کہ عصبات کیواسطے کوئی حصہ علیحدہ کیا جاوے بلکہ اسصورت مین تمام ورثہ دوسرے درجون والے محروم ہونگے اگر ذوالفرائض سے کوئی نہو تو تمام مال کے مالک عصبات نسبیہ ہونگی اگر یہ نہو تو عصبات سببیہ۔ اگر ذوالفرائض کے حصون سے کچھہ ترکہ باقی رہا ہو اور عصبات نسبیہ سے کوئی موجود نہو تو اسصورت مین عصبات سببیہ کو باقی مال دیا جاویگا۔ چوتھی رتبہ مین عصبہ سببیہ کی عصبہ نسبیہ موافق اس ترتیب کے جو کہ فصل عصبات مین لکھی گئی ہے اس مال کے مستحق ہونگے جو کہ ذوالفرائض کے حصون سے

بشرط عدم موجودگی وارثان مرتبہ دوم وسوم کے باقی بچا ہو کیونکہ وارثان مرتبہ دوم یا سوم کی موجودگی مین یہ چوتھی مرتبہ والے وارث نہین ہوتی

۳ اگر وارثان درجہ دوم وسوم وچہارم سے کوئی شخص بھی دعویدار نہو تو باقیماندہ مال کو پھر ذوالفرائض کو بموجب انکی حصو نکی واپس دیا جاتا ہے پانچوین مرتبہ مین ذوالارحام وارث ہوتی ہین۔ وقتیکہ پہلی مراتب والو سے ایک تک ہی زندہ نہو اور ذوالارحام کی بہی کئی قسمین ہین چنانچہ انکی فصل مین مفصلا لکہا ہوا ہے چھٹی مرتبہ مین مولی الموالات یعنی صاحب محبت اور دوستی کا مثلا زید نے عمر سے کہا کہ تو میرا دوست اور متولی ہے اگر مین مرجاؤن تو میرے مال کا وارث تو ہے اور اگر مین کوئی جرم کرونگا تو ادای جرمانہ تیری ذمہ ہے اگر عمر نے اسبات کو قبول کرلیا ہو۔ تو اب زید کے مال کا مالک عمر ہوگا جسکا نام اصطلاح مین مولی الموالات ہے بشرطیکہ پہلی پانچ مرتبون والو نسے کوئی بھی زندہ نہو اگر عمر نے ہی زید کو ویسا ہی کہا ہو تو عمر کی وفات کے بعد زید اس مرتبہ مین اسکی ترکہ کا مستحق ہوگا اگر عمر نے فقط قبول ہی کیا ہو اور اپنے جانب سے موالات نہین کی۔ تو اب عمر کے مال کا زید مستحق نہو سکتا

۴) ساتوین مرتبہ مین جبکہ پہلی چھہ مرتبہ والون سے کوئی نہو وہ لوگ وارث ہوتی ہین جنکو متوفی نے اپنے حین حیات مین اپنا ایسا رشتہ دار قرار دیا ہو جسکی نسبت شخص متوفی کی کسی قریبی جانب منسوب ہو مگر شرط یہہ ہے کہ متوفی کے قریبی نے خود اسکی نسبت کا اقرار نہ کیا ہو اور متوفی ہی تا دم مرگ اس قرار پہ ثابت رہی او جس شخص کو وہ اپنا رشتہ دار قریبی بناتا ہے وہ عرفا کسی دوسری شخص کی نسل سے ہو کیونکہ اگر متوفی یا اسکا قریبی اگر کسی شخص کے نسب اپنے طرف منسوب کرین تو وہ جملہ وارثونسے ہوگا اور اگر متوفی اپنے اقرار سے پھر جاوے تو پھر ایسے اشخاص کو مال نہین پہنچتا اور اگر وہ شخص جسکی نسب متوفی

نے اپنے کسی قریبی کیطرف منسوب کی ہے وہ کسی دوسرے شخص کی نسب سے ہو اور اسکی نسب اس شخص سے مشہور ہو تو یہ اقرار بھی نادرست ہو گا۔

۴) اگر وارثان مراتب متذکرہ بالا سے کوئی شخص دعویدار نہو تو آٹھوین مرتبہ مین جس شخص کے لئے تہائی حصہ سے زیادہ وصیت کیگئی ہے اسکی وصیت پوری کیجاتی ہے اگر وصیت تمام مال کو محیط ہو تو تمام مال موصی لہ کو دیا جاتا ہے۔

۵) اگر ایسا شخص جسکی لئے تمام ترکہ کی وصیت کیگئی ہو موجود نہو تو تمام ترکہ بیت المال مین رکھا جاتا ہے مگر آج کل علماؤن نے زوجین پر رد کا فتوے دیا ہے لہذا وہ بیت المال سے مقدم ہین۔

دفعہ سوم مقدمہ ثانیہ

۱) چار چیزین وارث کے استحقاق کو باطل کرتے ہین اول غلامی پس مطلق غلام خواہ مکاتب ہو یا ام ولد یا مدبر۔ اپنے قریبی آزاد کا چاہے اسکا باپ یا بیاہی کیون نہو وارث نہین ہوسکتا بلکہ وہ بباعث غلامی کے ایک اجنبی تصور کیا جاتا ہے

۲) قتل مورث جسکی سبب سے قصاص یا کفارت لازمی آوے

تنبیہ قتل پانچ طریق پر ہوتا ہے اول قتل عمد دوم شبہ عمد سوم خطا چہارم قایم مقام خطا پنجم قتل بسبب **تعریف قتل عمد** قصداً قتل کرنا قاتل کا مقتول کو ساتھ ہتھیار کے مثل تلوار اور سکین کے یا اس چیز سے جو کہ ہتیار کا کام (یعنی تفریق اجزاء) دیسکیے ہو مثل اس...

اور پتھر کی سل کوئی ٹکڑا ایسے پتھر جو جسکی ضرب سے تفریق کسی جزو بدنی کا ہو سکتی علی ہذا القیاس آگ اور چھاگل جو کہ تیزی میں معروف ہیں ہتھیار کا حکم رکھتی ہیں۔ ایسی قتل میں قصاص لازم آتا ہے اور قاتل کو مقتول کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا۔

تعریف شبہ عمد بالارادہ ایسے چیز کے ضرب سے قتل کرنا جو کہ نہ ہتھیار کہلاتی ہو اور نہ ہتھیار کا کام یعنی جدا کرنا کسی جزو بدنی کو کر سکتی ہو اور نہ اسکے ضرب سے ظن ہلاکت کا ہو چونکہ اس قتل میں باعث استعمال اس آلہ کے جسکے سبب سے غالباً ہلاکت نہیں۔ یا وہ آلہ قتل کے واسطے نہیں بنایا گیا ہو اور قصد اور عمد نہیں پایا گیا لہذا یہ شبہ عمد کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ قتل بھی باعث حرمان میراث ہے۔

تعریف قتل خطا ایسا قتل جسکو مقتول کے قتل کے لئے تیار نہیں کیا گیا اور نہ مقتول کے قتل کا قاتل کے دل میں قصد ہو بلکہ قصد اسکا کسی اور چیز کے قتل کرنیکا یا نشانہ لگانیکا ہو۔ مگر غلطی سے اس آلہ سے مقتول قتل کیا جاوے مثال اسکی یہ ہے زید نے عمر کو جو کہ فاصلہ بعید پر جاتا تھا۔ یا اندھیری میں چلتا تھا شکار تصور کرکے بندوق یا تیر سے مار ڈالا۔ پس اس صورت میں زید مرتکب قتل خطا کا ہے۔ مثال دوم زید نشانہ معین پر تیر اندازی کر رہا تھا کہ اتفاقاً عمر جو کہ اسکے قرب و جوار میں تھا۔ زید کے تیر سے مارا گیا پس یہ قتل بھی خطا ہے۔ چونکہ موجب اس قتل کا کفارت ہے لہذا یہ قتل بھی قاتل کو مقتول مورث کے ترکہ سے بالکل محروم کرتا ہے

تعریف قتل قائم مقام خطا۔ ایسے حالت میں قتل ہو جانا جسمیں قاتل کا ارادہ

اور قصد کسی نوع کا متصور ہو سکے اور نہ اس آلہ کو جس سے مقتول کا کام تمام ہوا ہے کسی دوسرے قتل کرنے کے لیئے طیار رکھا ہو جیسا کہ قتل خطا میں تہا۔ مثال اسکی یہ ہے زید غنودگی کے حالت میں عمر پر جو کہ اسکی قریب تہا گر پڑا۔ اور عمر اسکی نیچے دب کر مرگیا۔ پس اسصورت میں زید مرتکب قتل قایم مقام خطا کا ہوا۔ چونکہ اس قتل میں بھی کفارت لازم ہے۔ لہذا زید عمر کے ترکہ سے من کل الوجوہ محروم ہوگا +

قتل بسبب وہ ہے جسمیں قاتل کے مباشرت نہ پائی جاوے۔ اور مقتول کا قتل اس سبب سے ہو جسکو قاتل نے پیدا کیا ہو۔ مثال اسکی ایک شخص ایک مکان میں جو کہ اسکی ملکیت نہیں ہے۔ کنوان کہدوائی اور اسمیں کوئی دوسرا آدمی گر کر مرجاوے۔ یا یون کہو کہ ایک شخص راستہ میں کوئی بڑا بہاری پتھر رکہی اور اسکی سبب سے کوئی آدمی ہلاک ہو جاوے۔ اس قتل میں چونکہ کفارت لازم نہیں آتے لہذا یہ باعث حرمان میراث نہیں ہے۔

(۳) اگر کوئی شخص کوٹہہ کے چہت پر سے گر پڑے اور اسکی نیچے مورث آکر مرجاوے۔ تو ایسا قتل بہی مانع ارث ہوگا +

(۴) اگر کسی سوار کے کہوڑی کے پاؤنمیں کوئی لت اڑجاوے تو اسصورت میں بہی سوار اپنے مورث لتاڑی ہوئی کا ورثہ نہیں پاسکتا +

(۵) اگر کسی شخص کے ہاتہہ سے پتہر گرا ہے دوسری شخص کا کام تمام کرے تو یہ شخص جسکی ہاتہہ سے پتہر گرا ہے شخص متوفی کے ترکہ سے محروم رہیگا +

(۶) اگر قتل کرنا مورث کا اس باعث سے ہو کہ اگر وہ قتل نہ کیا جاتا تو قاتل کو

جان سے مار ڈالنا تو یہ قتل مانع ارث نہیں +

(۷) لڑکا نابالغ اور مجنون اگر اپنے مورث کو قتل کریں تو یہ قتل ہی مانع ارث نہیں ہے -

(۸) (سوم اختلاف دین

ہندو مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا - اور نہ مسلمان ہندو کا اسی طرح یہود اور نصاری اپنی قریبی مسلمان کے وارث نہیں ہو سکتی اور نہ مسلمان انکا وارث متصور ہوتا ہے - مثلا اگر باپ کافر مر جاوے - تو بیٹا اوسکا مسلمان اسکی ترکہ سے کچھ نہیں لے سکتا اور اسیطرح باپ کافر کو بر تقدیر فوتیدگی بیٹی مسلمان کے کچھ نہیں دلوایا جاتا -

(۹) شرح فرایض شہابی میں لکھا ہے کہ اگر بیٹا کافر قبل تقسیم میراث کے مسلمان ہوجاوے تو بعض علماء کے نزدیک مستحق ورثہ کا ہو سکتا ہے +

(۱۰) چہارم اختلاف دارین

لیکن اسکا اثر خاصتہ کافرون میں ظاہر ہوتا ہے مسلمانون کو اختلاف دارین مورث کے ترکہ سے محروم نہیں کرسکتا -

چنانچہ اگر ایک شخص مسلمان جرمنی یا فرانس میں وفات پائے - اور بیٹا اسکا مسلمان ہندوستان میں ہو تو وہ برابر اپنے باپ کے ترکہ کا مالک ہوگا +

اختلاف دارین دو قسم ہے پہلا حقیقتاً اور دوسرا حکماً - حقیقتاً جیساکہ ذمی مقیم دارالاسلام اور حربی مقیم دارالحرب میں پایا جاتا ہے - پس اگر ذمی دارالاسلام میں مر جاوے - تو اسکا بیٹا حربی اسکی مال سے کچھ نہیں لے سکتا - اور برعکس اسکی بہی حکم ہے +

اور اختلاف دارین حکماً جیسا کہ مستامن اور ذمی ہیں۔ جب کہ وہ دونوں دارالاسلام میں ہوں
پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اسوقت ولائت انکی ظاہرا ایک ہے مگر حکماً وہ دارین مختلفین میں بستی ہیں۔ کیونکہ
مستامن اہل حرب سے ہے چنانچہ اسکو دارالاسلام سے بہی چلے جانیکا اختیار حاصل ہے۔
علی ہذا القیاس اگر دو کس حربی علیحدہ علیحدہ ولایت سے آکر دارالاسلام میں مسلمانوں کی اجازت
سے رہیں تو یہ بہی ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ کیونکہ حکما ہر ایک کی ولایت علیحدہ
علیحدہ ہے۔ اور ولائتیں مختلف وہ ہیں جنکی لشکر اور حاکم علیحدہ علیحدہ ہوں۔ اور وہ ایک
دوسرے کے قتل کو جائز رکہیں۔ اور اگر ان دونوں حاکموں میں تناصر اور تعاون ہو۔ تو
انکی ولائتوں کو مختلف نہیں سمجہا جاتا۔

دفعہ ۱۳ مقدمۂ ثالثہ

(۱) باب وراثت میں کل چہہ حصے ہیں جو کہ کلام اللہ سے ثابت ہوچکی ہین۔

اوّل۔ نصف (ادہا)

دوم۔ ربع (چوتہا)

سوم۔ ثمن (آٹہوان)

چہارم۔ ثلثان (دوتہایان)

پنجم۔ سدس (چہٹا)

ششم ۔ ثلث ۔ (تہیرا)

دفعۂ پنجم مستحقان وراثت کی بیان مین

مستحق حصص مذکورہ بالا کے باراں نفر ہین چار مردون سے ۔ اور آٹھ عورتون سے ۔

مردون سے ۔ باپ ۔ اور دادا ۔ اور زوج ۔ اور بھائی مادری ۔

عورتون سے ۔ ماں ۔ اور جورو ۔ اور جدہ ۔ اور بہین حقیقی ۔ اور بہین مادری ۔ اور بہین سوتیلی ۔ اور بیٹی ۔ اور پوتی ۔ اگرچہ کتنی ہی نیچے کی ہو +

دفعۂ ششم مقدمۂ رابعہ

(۱) بعض اشخاص جوکہ دو جہت سے میت کے رشتہ دار ہین وہ ہر ایک جہت کے روسے حصہ پاوینگے مثلاً ہندہ مرگئی اور زید اسکا زوج اور چچا کا بیٹا اسکی ترکہ کا دعویدار ہے تو اس صورت مین زید ذو الفرض اور عصبہ ہے اس حیثیت سے کہ وہ اسکا زوج ہے ذو الفرض ہے اور اس جہت سے کہ وہ اسکی چچا کا بیٹا ہے عصبہ ہے ۔ پس ہندہ

ترکہ کا ایک نصف زوجیت کے لحاظ سے لیگا - اور باقی کا نصف بہی باعتبار عصوبت کے اسیکو دیا جاویگا +

اسیطرح اگر ایک شخص کے وفات کی بعد اسکی دو چچازاد بہائی جنمیں سے ایک متوفی کا مادری بہائی بہی ہے دعوادار ہون - تو مادری بہائی ماکی جہت سے اپنے متوفی مادری بہائی کے ترکہ سے چہٹا حصہ لیگا اور باپ کے جہت سے سوتیلی بہائی کے ساتھ جو کہ نسبت کی چچا کا بیٹا ہی باقی کے مال میں جو کہ ان دونوں کا بطریق عصوبت پہنچا ہے شریک بالمناصفہ ہوگا - مگر یہہ حکم بلستثنا جدات کی جاری ہوتا ہے +

پہلی فصل مردون کے ورثہ مین

دفعہ ہفتم

باپ کے احوال

باپ کی تین حال ہیں (اوّل سدس جبکہ اسکی ساتہہ میت کا بیٹا یا پوتا یا اسیے نیچے کا موجود ہو اسوقت مال کے چہہ حصہ ہون گے - ایک باپ کو اور پانچ بیٹی کو ملینگے - **دوم** تعصیب اور سدس جبکہ اسکی ساتہہ بیٹی یا پوتی یا اسسے نیچے کے ہو - اس صورتمیں مال چہہ حصوںمیں منقسم ہوگا بیٹی کا حصہ نصف ہے اسلیئے وہ تین حصہ کی مستحق ہوگی - اور باپ کا چہٹا حصہ ہے اسو اسطی اوسکو ایک حصہ آیا - باقی رہے دو حصہ وہ بہی باپ کو دئی جاتی ہیں - کیونکہ وہ اسعصو

عصبہ ہے اور عصبہ باقی کی مال کا مستحق ہوتا ہے پس اس صورت میں کل حصے باپ کی تین ہوئے
سوئم محض تعصیب وقت نہونے اولاد کے اسوقت کل مال کا مستحق باپ ہوگا۔ اگر اسکو تین
ماکو فرض کریں تو مالکی تین حصہ ہوں گے۔ ایک ماکو۔ اور دو باپ کو ملینگے +

نقشہ باپ کی حالات کا

(۱) $\frac{1}{6}$ (بیٹی یا پوتے کے ساتھ اگرچہ کتنا ہی نیچے ہو)

(۲) $\frac{1}{6}$ مع تعصیب (بیٹی یا پوتے وغیرہ کی موجود ہونی اگرچہ کتنی ہی نیچے ہو)

(۳) محض تعصیب (وقت نہونی اولاد کی)

دفعہ ہشتم

جد صحیح یعنے دادا کی حال

(۱) جد صحیح وہ ہے کہ اگر اوسکی نسبت میت کیطرف کیجائی تو ما اسمیں داخل نہو۔
اور اگر ما اسمیں داخل ہو تو اسکو جد فاسد کہتے ہیں **پہلی کی مثال** باپ کا باپ
اور **دوسری کی مثال** باپ کی ماکا باپ۔

(۲) دادا باپ کی ہوتی وارث نہیں ہوسکتا اور دادا کے تمام احوال مثل باپ کی ہے
مگر ان چار صورتوں مندرجہ ذیل میں اسکی حال مختلف ہیں باپ سے۔

(۳) باپ محروم کرتا ہے اپنے ماکو اور دادا محروم نہیں کرسکتا میت کی باپ کی ماکو یعنی

دادی محرومہ ہوتی ہے وقت موجودگی باپ کے اور محروم نہیں ہوتی وقت موجودگی دادا کے

مثال زید مرگیا اور عمرو اسکا باپ اور زینب زید کی دادی یعنی عمرو کی ما زندہ ہیں تو اس صورت میں عمرو محروم کرتا ہے اپنی ما زینب کو اور اگر زید اور عمرو باپ زید کا دونوں مرگئے اور عمرو کا باپ خالد یعنی دادا زید کا) اور زینب عمر کی ما زندہ ہیں تو اب خالد دادا زید کا محروم نہیں کرسکتا زینب زید کے دادی کو (۴) باپ مجوب کرتا ہے میت کے ماکو ساتھہ احد الزوجین[1] کی ثلث سے اور ردلواتا ہے۔ اوسکو ثلث اس مال کا جو باقی رہے بعد دینے حصہ احدی الزّوجین کے اور دادا اس صورتمیں اسکو ثلث کل سے مجوب نہیں کرتا بلکہ اسکو اسکی ہوتی ثلث کل ہی ملتاہے مثال مع عمل

میت

زوجہ ۱   ما ۱   باپ ۲

زوجہ کا حصہ چوتھا ہی۔ اور ما کا حصہ ثلث مابقی۔ اور باپ عصبہ ہے چار حصے فرض کئی۔ ایک حصہ زوجہ کو دیا باقی رہے تین۔ اب باقی کا ثلث جو ایک ہے ماکو دیا باقی کے دو حصی باپ نے لئے اس صورت میں باپ نے محروم کیا میت کے ماکو ثلث کل سے اور دلوایا اسکو ثلث مابقی کا[2] اور اگر ہم اس صورت میں باپ کی جگہ دادا فرض کریں تو میت کی ماکو برابر ثلث کل ملیگا (مثال مع عمل

میت

زوجہ ۳   ما ۴   دادا ۵

بارہ حصی سے چوتھا حصہ ۳ زوجہ کو دئی۔ اور ثلث کل یعنی بارہ کا تیسرا حصہ جو چار ہیں

[1] یعنی جبکہ ما کے ساتھہ میت کا زوج یا زوجہ ہو اور یہ دو صورتیں ہیں۔ زوجہ مرے تو زوج باقی رہیگا زوج مرے تو زوجہ زندہ ہوگے۔ جیساکہ ما کی حالات میں لکھا گیا ہے۔ ۱۲

[2] مگر یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک اسصورت میں بھی ماکو ثلث مابقی دیا جاتا ہے۔ یہی فتوی ابحنیفہ علیہ الرحمہ کا ہے اور اسپر عمل اور فتوی ... [illegible]

ماکو دیا گیا باقی کے پانچ حصے داداکو دئے کیونکہ وہ عصبہ ہے (۵) حقیقی بھائی بہنیں اور سوتیلے بھائی اور بہنیں ساقط ہوتی ہیں وقت موجودگی باپ کی اور ساقط نہیں ہوتی ساتھ داداکی مگر یہ مسئلہ کہ داداکی ہوتی یہ ساقط نہیں ہوتی ہیں مختلف فیہ ہے اور عمل اور فتوی اسی پر ہے - کہ ساقط ہو جاتی ہیں یہ تیسری صورت بعض علماء کی نزدیک مختلف ہے باپ کی حالات کو مگر جبکہ فتوی ہے اسکی روسے باپ اور دادا میں کچھ اس صورت میں اختلاف نہیں ہے (۶) اگر کوئی غلام جو اسکو اسکی مولی نے آزاد کر دیا ہو مرجائے اور اسکی معتق یعنی آزاد کرنے ولے کا ایک باپ اور ایک بیٹا رہے تو باپ چھٹی حصہ کا مستحق ہوگا اور سکی ورثہ سے اور بیٹا باقی کا مال لیگا ۔ مگر اس صورت میں اگر معتق کا باپ نہو اور اوسکا دادا ہو تو دادا بالکل محروم رہیگا اور کل مال بیٹے کو دیا جاویگا ۔

نقشۂ حالات جد

(۱) $\frac{1}{6}$ (بیٹے یا پوتے کے ساتھ خواہ کتنا ہی نیچے کیوں نہو

(۲) $\frac{1}{6}$ مع تعصیب (بیٹی یا پوتی وغیرہ کی موجودگی میں ہوتی) خواہ کتنی ہی نیچے کیوں نہو

(۳) محض تعصیب (وقت نہونے اولاد کے)

(۴) محروم (وقت موجودگی میت کی باپ اور ابن معتق کی)

دفعۂ نہم

اخیافی بھائی کی تین حالات ہیں

ا یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک باپ کو اسصورت میں سدس دیا جاتا ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہ اللہ باپ کو کچھ نہیں دلاتے اور فتوی انہیں کے قول پر ہے - اور یہ مسائل - فقط ... [illegible]

(۱) اخیافی بھائی وہ ہیں جو ایک ماں کی شکم سے ہوں اور باپ ہر ایک کا جدا جدا ہو

(۲) اگر ایک ہو تو اوسکو سدس دیا جاتا ہے

(۳) اگر دو بھائی اخیافی ہوں یا زیادہ تو انکو ثلث ملتا ہے

(۴) اور محروم ہوتے ہیں وقت موجود ہونے میت کے بیٹی یا بیٹے یا پوتی یا پوتے یا باپ یا دادا اسکے +

(۵) اخیافی بہنوں کو بھی اخیافی بھائیوں کے طرح قسمت اور استحقاق میں برابر سمجھا جاے اگر ایک بہن ہو تو وہ سدس لیگی۔ اگر دو ہوں تو وہ ثلث کی مستحق ہونگے اگر بہیں اور بھائی اخیافی جمع ہوں تو ہر ایک کو سدس دیا جائیگا۔ اور مرد کو عورت پر کچھہ ترجیح نہیں دیجاتی۔ جیسا کہ بعض صورتوں میں سے جبکہ بہیں اور بھائی حقیقی جمع ہوں تو مرد کا حصہ دوچندان ہوتا ہے عورت کی حصہ سے اور بھائی کو ترجیح دیجاتے۔

نقشہ بہن کا

(۱)	$\frac{1}{6}$	ایک کیواسطے مرد ہو یا عورت
(۲)	$\frac{1}{3}$	دو کیواسطے خواہ دو مرد ہوں خواہ دو عورتیں خواہ ایک مرد اور ایک عورت
(۳)		محروم۔ وقت ہونی بیٹی اور باپ اور دادا اور پوتی کی خواہ کتنا ہی نیچے ہو

دفعہ دھم
زوج کی حال

اسکی دو حالتیں ہیں

(۱) نصف وقت نا موجود ہونی بیٹی یا بیٹی اور پوتی یا پوتے کی اگرچہ کتنی ہی نیچے کے ہون

(۲) وقت موجود ہونی بیٹی یا بیٹی پوتی یا پوتے کی اگرچہ کتنی ہی نیچے کے ہون

(۱) ½ وقت ناموجود ہونے اولاد میت کے خواہ بیٹا ہو یا بیٹے یا پوتا ہو یا پوتے۔

(۲) ¼ وقت موجود ہونے اولاد میت کے)

دوسری فصل عورتوں کی حصوں میں

دفعہ یازدہم

زوجہ کے دو حال ہیں

(۱) زوجہ کیواسطے ربع ہے۔ خواہ ایک ہو یا زیادہ جبکہ میت کے اولاد نہو۔

(۲) اور ثمن کی مستحق ہے جبکہ میت کی اولاد سے کوئی ہو خواہ بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتے اگرچہ ایسے کتنی ہی نیچے کے ہون (القصہ) (۱) ¼ وقت نہونے اولاد میت کے (۲) ⅛ میت کے اولاد کے ساتھ۔

دفعہ دوازدہم

بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں

(۱) نصف ایک کے لئے

(۲) ثلثان دو یا زیادہ کی لئے

مثال (۱) اوّل فرض کیا کہ ایک شخص مر گیا اور وارث اسکی ایک بیٹی اور ایک چچا باقی رہے مال کے دو حصہ کئی نصف دو کا جو ایک بیٹی نے لیا باقی رہا ایک وہ چچا نے لیا کیونکہ وہ عصبہ ہے ۔

مثال (۲) دوم فرض کیا کہ متوفی کے دو بیٹیاں اور ایک چچا رہا مال کے تین حصے کئی دو تہائی یعنی ایک حصہ ہر ایک بیٹی کو دیا اور باقی کا ایک حصہ چچا کو دیا۔

(۳) اگر انکی ساتھہ انکا بھائی ہو تو مرد کا حصہ دو چنداں ہوگا عورت کی حصہ سے ۔ فرض کیا کہ ایک بیٹی ہے اور ایک بیٹا تو مال کی تین حصے ہونگے ۔ دو حصہ مرد کو اور ایک حصہ عورت کو دیجائینگے ۔ حاصل اسکا یہہ ہے کہ میت کا بیٹا عصبہ کرتا ہے میت کے بیٹی کو یا یوں کہو کہ ہیں عصبہ ہونگی بھائی کی ساتھہ اسوقت میت کے بیٹی کا حصہ معین نہیں ہے بلکہ جو مال ذوالفرایض سے باقی رہے ۔ اسمیں سے وہ نصف لیتی ہے بہ نسبت حصہ ایک بیٹی کی اگر دو بیٹیاں ہون تو وہ برابر ایک بیٹی کے حصہ پاوینگے ۔

فرض کیا کہ میت کی وارث دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے تو دو حصہ بیٹی کو دی جائیگی اور ایک حصہ ہر ایک بیٹی کو

نقشہ حالات

(۱) ۱/۲ ایک کیواسطی وقت ہونی میت کی بیٹی کے

(۲) $\frac{2}{3}$ واسطے دو یا زیادہ کے وقت ہونے میت کے بیٹی کے

(۳) تعصیب وقت موجود ہونے میت کی بیٹی کے یعنی اونکی بھائی کے

دفعہ سیزدہم

پوتیوں کے چھہ حالات

(۱) نصف ایک کی لئے وقت نہونے بیٹی کے

(۲) ثلثاں دو یا زیادہ کے لئے وقت نہونے بیٹی کے

(۳) سدس وقت موجود ہونے ایک بیٹی صلبی کے

(۴) محروم وقت موجود ہونے دو صلبی بیٹیوں کے

(۵) عصبہ ہوتے ہیں اگر کوئی مرد اونکی برابر کا جیسا بھائی یا چچا کا بیٹا یا انکی نیچے کا جیسا بھائی کا بیٹا یا بھائی کا پوتا انکے ساتھہ ہو اس صورت میں مرد کو دو حصہ اور ہر ایک پوتے کو ایک حصہ دیا جائیگا - واضح رہے کہ اس صورت میں جبکہ انکی ساتھہ مرد قسم مذکورہ بالا کا ہو تو دو بیٹیوں صلبیوں کا موجود ہونا انکو محروم نہیں کرتا بلکہ بہ عصبہ بنکر اپنا حصہ حاصل کرینگیں

(۶) اور ساقط ہوتے ہیں وقت نہ موجود ہونے بیٹے کے

پوتیوں کا نقشہ حالات

(۱) $\frac{1}{2}$ ایک کے لئے وقت نہ ہونے میت کے دختر کی

(۲) $\frac{2}{3}$ ایک سے زیادہ کے لئے۔ وقت نہ ہونے میت کی دختر کی

(۳) $\frac{1}{6}$ ایک اور ایک سے زیادہ کی لئے۔ جبکہ ایک ہی صلبی موجود ہو۔

(۴) محروم جبکہ دو بیٹیاں صلبی موجود ہوں

(۵) تعصیب اگر انکا بھائی یا اسکا بیٹا یا پوتا اگرچہ کتنی ہی بعید رشتہ کا اور اسنے نیچی کا ہو یا انکی چچا کا بیٹا یا پوتا موجود ہو۔

(۶) ساقط جبکہ میت کا بیٹا موجود ہو۔

ضمیمہ دفعہ (۱۴)

اگر ایک شخص مثلاً زید کی وفات کے بعد اسکی تین بیٹوں مثلاً عمر اور حلیم اور خلیل کی اولاد سے ایسے نو لڑکیاں مثلاً ہندؔ فاطمہؔ زینبؔ اور خدیجہؔ عایشہؔ زہرہؔ امنہؔ زیب النساؔ حبیبہ النساؔ زندہ ہوں۔ جو ہر ایک بیٹی کے بعض لڑکیاں نیچے ہوں بعض کے۔ ان مدارج میں جو کہ متوفی اور اونکی درمیاں میں ثابت ہیں۔ فرض کرو کہ زید کا پہلا بیٹا مسمی عمر مرا۔ اور ایک اوسکا بیٹا بکر اور بیٹی ہند باقی رہے پھر بکر مرا اور اوسکا بیٹا خالد اور بیٹی فاطمہ زندہ رہی۔ پھر خالد مرا اور فقط ایک بیٹی زینب کو چھوڑ گیا۔ اب زید کی تین پوتیاں عمر کی اولاد سے ہند اور فاطمہ اور زینب زندہ ہیں ہند علیا کہلاتی ہے۔ کیونکہ وہ زید کے قریب ہے۔ اور فاطمہ اور زینب سے اونچی ہے اور فاطمہ وسطی ہے۔ کیونکہ وہ زید کی قرابت میں ہند اور زینب کے درمیاں ہے اور زینب

سفلی ہے اسلئے کہ وہ زید کی قرابت میں ہندا ور فاطمہ سے نیچی ہے - یہ تینوں جو عمر کے اولاد سے ہیں - فریق اول میں داخل ہیں اب دوسرا بیٹا زید کا مسمی حلیم مرا اور فقط ایک بیٹا کریم چھوڑ گیا بعدہ کریم مرا اور اوسکا بیٹا نور اور بیٹی خدیجہ زندہ رہے پھر نور مرا اور اپنی بیٹی احمد اور بیٹی عایشہ کو اسنے چھوڑا بعدہ احمد فقط ایک اپنے بیٹی زہرہ چھوڑ کر مرگیا - اب زید کی تین پڑپوتیاں حلیم کی اولاد سے خدیجہ اور عایشہ اور زہرہ زندہ ہیں خدیجہ علیا اور عایشہ وسطی اور زہرہ سفلی یہ تینوں جو حلیم کی اولاد سے ہیں - فریق دوم میں شامل ہیں -

اب تیسرا بیٹا زید کا خلیل مرا - اور حبیب اسکا بیٹا زندہ رہا پھر حبیب مرا اور عزیز اوسکا بیٹا زندہ رہا بعدہ عزیز مرا اور ایک بیٹا فقیر اور بیٹی آمنہ چھوڑ گیا بعدہ فقیر مرا اور ایک بیٹا مرید اور بیٹی زیب النساء چھوڑ گیا پھر مرید مرا اور ایک بیٹی اوسکی مسمات خیر النساء زندہ رہے اب زید کی بیٹی خلیل کے پڑپوتیاں زندہ ہیں - اول آمنہ علیا دوم زیب النساء وسطی سوم خیر النساء سفلی - یہ تینوں جو خلیل کی اولاد سے ہیں - فریق سوم محجوب ہیں - اور صورت ان تینوں فریقوں کی نقشہ مندرجۂ ذیل میں روشن ہے - ناظرین کو اسمیں غور چاہیئے

نقشہ مع تشریح

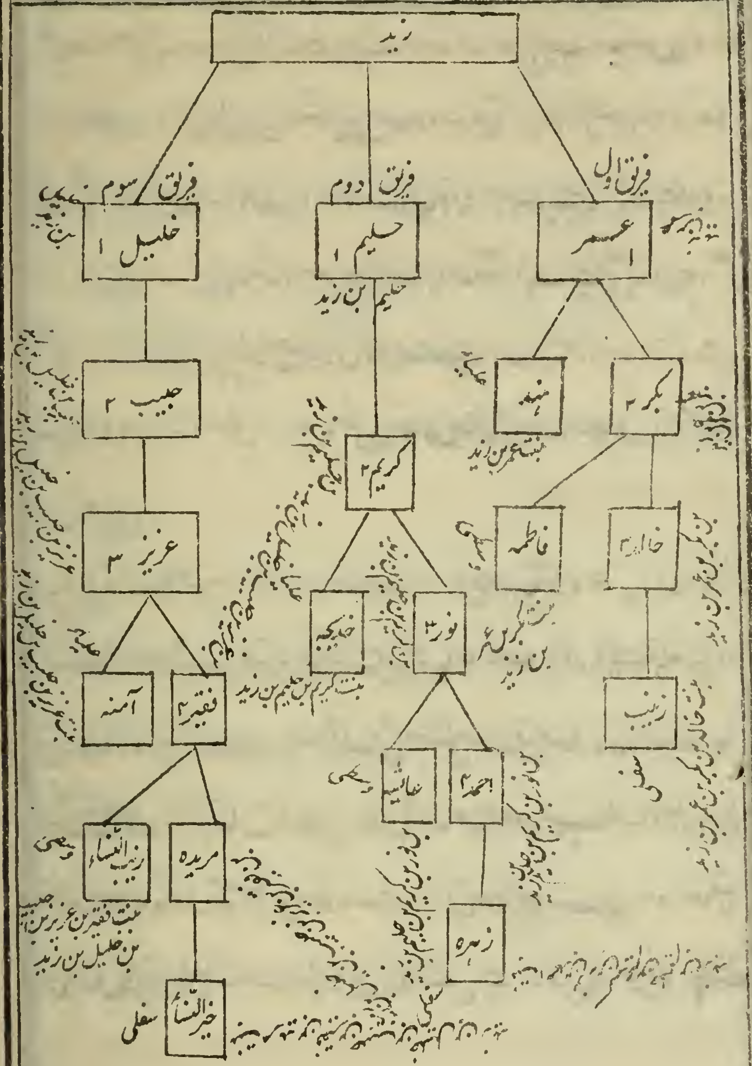

فریق اول			فریق دوم			فریق سوم		
هند	فاطمه	زینب	خدیجه	عائشه	زهره	آمنه	زیب النساء	خیر النساء
علیاء	وسطی	سفلی	علیاء	وسطی	سفلی	علیاء	وسطی	سفلی

تشریح نقشہ

ہند جو علیائی فریق اول ہے وہ سب سے زیادہ قریب ہے زید کے اور اسکی برابر زید کے قرابت میں اور اسکی کوئی نہیں۔ کیونکہ ہند اور زید میں ایک واسطہ ہے۔ (عمر کا) اور دوسری تمام پوتیوں اور زید میں دو واسطہ سے کم نہیں اور فاطمہ وسطی فریق اول اور خدیجہ علیاء فریق ثانی قرابت زید میں دونوں برابر ہیں کیونکہ فاطمہ اور زید متوفی کے درمیان دو واسطے بکر اور عمرو کی ہیں اور اسیطرح خدیجہ اور زید کے درمیان بھی دو واسطہ ہیں ایک کریم اور دوسرا حلیم اور زینب سفلی فریق اول اور عایشہ وسطی فریق ثانی اور آمنہ علیاء فریق ثالث تینوں زید کے قرابت میں برابر ہیں کیونکہ ان تینوں اور زید کے درمیان تین واسطہ ہیں زینب اور زید کے درمیان خالد بکر عمر اور عایشہ اور زید کے درمیان نور کریم اور حلیم ہیں۔ اور آمنہ اور زید کے درمیان عزیز حبیب خلیل ہیں۔ اور زہرہ سفلی فریق ثانی اور زیب النساء وسطی فریق ثالث زید کی قرابت میں برابر ہیں کیونکہ ان دونوں میں چار واسطہ ہیں جیسا کہ نقشہ سے صاف ظاہر ہے اور خیر النساء سفلی فریق ثالث زید کی قرابت میں سب سے بعید ہے سب سے بلند ہند ہے بلندی میں اسکے برابر کوئی نہیں اور سب سے نیچے خیر النساء ہے پستی میں اسکی برابر کوئی نہیں پس اس صورت میں زید کا مال اسطرح تقسیم ہوگا کہ ہند علیاء فریق اول کو بیٹے صلبی کے جگہ سمجھا اسلئے اسکو اپنا حصہ نصف دیا اور فاطمہ وسطی فریق اول اور خدیجہ علیاء فریق ثانی کو پوتیوں کے جگہ تصور کیا اسلئے ان دونوں کو سدس مشترک دیا کیونکہ کل حق بنات کا ثلثان ہے۔ اور نصف ہند کا اور سدس ان دونوں کا پورا ثلثان ہوگیا اس سے جو نیچے ہیں وہ سب کے سب محروم ہونگی۔ کیونکہ زیادہ ثلثان سے بنات کا حق نہیں

جب ثلثاں کو علیاء فریق اول اور علیائی فریق ثانی نے پورا لے لیا تو باقی کچھ نہ رہا۔ اسلئے باقی نیچے کے سب محروم ہو گئیں۔ اور وہ چھ ہیں سفلی فریق اول وسطی فریق دوم سفلی فریق دوم علیاء فریق ثالث وسطی فریق ثالث سفلی فریق ثالث اگر ان میں سے کوئی کے ساتھ کوئی لڑکا ہو خواہ انکا بھائی خواہ چچا کا بیٹا تو وہ عصبہ کرتا ہے اُسکو اور جو کہ اسکی برابر یا اور نیچے ہے درجہ میں وہ بھی اس لڑکے کے موجود ہونے سے عصبہ ہوجاتی ہے بشرطیکہ اسنے حصہ نہ پایا ہو اور اگر حصہ پایا ہو تو اس لڑکی کے باعث عصبہ نہو گی بلکہ اپنے حصہ کے مستحق ہوگے۔ اور جو کہ اس لڑکی سے درجہ میں نیچے ہے وہ ساقط رہتی ہے۔ (مثلث مثلا) فرض کیا زینب سفلی فریق اول کا ایک بھائی ہے۔ تو اس صورت میں بموجب قاعدہ بالا کے علیای فریق اول بنصف کے مستحق ہوگی۔ اور وسطے فریق اول اور علیائی فریق ثانی دونوں سدس شرکت لینگے۔ کیونکہ یہ تینوں اگرچہ زینب سفلی اول کے بھائی سے درجہ میں اونچے ہیں لیکن چونکہ انہوں نے اپنا حصہ پا لیا۔ اسواسطے زینب کا بھائی انکو عصبہ نہیں کرتا۔ اب بعد منہاء حصہ علیاء فریق اول اور وسطی فریق اول اور علیا فریق دوم کے ثلث باقی رہا۔ یہ مشترک منقسم ہوگا درمیاں لڑکی اور سفلی اول اور وسطی ثانی اور علیاء ثالث کی پانچ حصوں پر دو حصہ لڑکی اور ایک ایک حصہ ہر ایک لڑکی کو اور محروم رہیں سفلی دوم اور وسطی ثالث اور سفلی ثالث کیونکہ یہ تینوں اس لڑکے کی درجہ سے نیچے ہیں۔

اگر لڑکی کو سفلی فریق ثانی کے ساتھ فرض کریں تو ثلث مشترک منقسم ہوگا درمیاں اسکی اور درمیاں سفلی اول اور وسطی ثانی اور سفلی ثانی اور علیاء ثالث اور وسطی ثالث کی سات

حصوں پر دو حصہ لڑکی کے اور پانچ پانچوں لڑکیوں کے اس صورت میں فقط سفلی فریق ثالث محروم رہتے - کیونکہ وہ اس لڑکی مفروض مع سفلی فریق ثانی سے درجہ میں نیچے تھی - اگر لڑکی کو فرض کریں ساتھ سفلی فریق ثالث کے تو اسصورت میں ثلث سفلیات ستہ پہ منقسم ہوگا آٹھ حصوں میں دو حصہ لڑکی کے اور چھ حصہ چھیوں لڑکیوں کے - اور اب محروم کوئی نہ رہیگی کیونکہ کوئی لڑکی سے درجہ میں کم نہیں -

اگر لڑکی کو فرض کریں ساتھ علیائی فریق اول کے تو تمام مال کے مستحق یہ دونوں ہونگی دو حصہ لڑکی کے اور ایک حصہ علیاء کا اور باقی جو آٹھ لڑکیاں ہیں وہ محروم رہینگی کیونکہ اسصورت میں اس لڑکی کے برابر درجہ میں کوئی نہیں -

اگر لڑکی کو فرض کریں ساتھ وسطی فریق اول کے تو اس صورت میں علیاء اول نصف لیگی اور باقی کا مال مشترکہ ہوگا درمیان اس لڑکی اور درمیان وسطی فریق اول اور علیائی فریق ثانی کے اسطرح پر کہ لڑکا دو چند لیگا بہ نسبت ایک حصہ لڑکی کے پر ان تمام مسایل کے تصحیح - تصحیح کے قواعد سے نکال سکتے ہو اسلئے ہم تصحیحوں کے یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے -

دفعہ چہاردھم

سگی بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں

(۱) نصف ایک کے لئے

(۲) ثلثاں دو یا دو سے زیادہ کیواسطے

(۳) تعصیب جبکہ انکی ساتھ انکا بھائی ہو اسصورت میں بھائی کو دوچند دیا جائیگا بہ نسبت حصہ ایک بہن کے واضح رہے کہ میت کا سگا بھائی میت کے بہنوں کو عصبہ کرتا ہے نہ میت کی سوتیلی بہنونکو اور نیز میت کا سوتیلا بھائی میت کی سگی بہنوں کو عصبہ نہیں کرتا۔

(۴) باقی مال[1] کے مستحق ہونگی جبکہ انکے ساتھ میت کے بیٹیاں یا پوتیاں موجود ہوں۔

(۵) ساقط ہو جاتی ہیں وقت موجود ہونی بیٹی یا پوتی یا باپ یا دادا کے یعنی ان اشخاص کی موجودگی میں سگی بہنیں وارثوں کے زمرہ سے خارج کیجاتے ہیں۔

نقشہ حالات

(۱) $\frac{1}{2}$ ایک کیواسطے وقت نہونے باپ اور دادا کے اور اولاد قریبی اور بعیدی) میت کے)

(۲) $\frac{2}{3}$ دو ثلث (دو یا دو سے زیادہ کے لئے وقت نہونے باپ اور دادا کے اور میت کے) اولاد کے

(۳) تعصیب (جبکہ حقیقی بھائی انکے ساتھ ہو)

(۴) تعصیب یعنی باقی مال (جبکہ بیٹیاں اور پوتیاں میت کی موجود ہوں۔

(۵) محروم (جبکہ بیٹا یا پوتا یا باپ یا دادا موجود ہو)

دفعہ پانزدھم

[1] باقی مال اگر ایک بیٹی ہوئی تو نصف ہوگا اور دو بیٹیاں ہوں تو ثلث ہوگا۔

سوتیلی بہنوں کی سات حالتیں ہیں

(۱) نصف ایک کے لئے جبکہ سگی بہن نہوں

(۲) ثلثاں دو یا زیادہ کے لئے جبکہ سگی بہنیں نہوں۔

(۳) سدس جبکہ ایک بہن سگی میت کی موجود ہو۔

(۴) محروم ہوتے ہیں وقت موجود ہونے میت کے دو بہنوں سگی کے۔

(۵) تعصیب جبکہ انکی ساتھہ انکا بھائی حقیقی یا سوتیلا موجود ہو۔ اس صورت میں دو بہنیں بلکہیں انکو محروم نہیں کرسکتیں بلکہ وقت موجود ہونے اپنے بھائی کے خواہ حقیقی ہو یا سوتیلا عصبہ بنجائینگیں اور بہ نسبت حصہ بھائی کے ہر ایک کو نصف دیا جاویگا مثال اسکی یہ ہے ۔

زید متوفی ۹

زینب حقیقی بہن زید کے ۳ | ہند حقیقی بہن زید کے ۳ | فاطمہ سوتیلی بہن زید کے ۱ | عمر سوتیلا بھائی زید کا ۲

تشریح مثال

دونوں سگیوں بہنوں کا حصہ ثلثاں ہے اور سوتیلی بہن اور سوتیلا بھائی باقی مال کے مستحق ہیں اسطرح کہ بھائی دو چند لیگا بہن کے حصہ سے۔

اب فرض کرو کہ مال کل زید کا نو روپیہ ہے ۹ کا ثلثاں یعنی تین تین روپیہ زینب اور ہند کو دیا باقی رہے تین دو عمر کو دئی اور ایک فاطمہ کو۔

(۶) عصبہ ہوتے ہیں وقت موجود ہونے بیٹیوں اور پوتیوں کے۔

(۷) اور ساقط ہوتے ہیں وقت موجود ہونی بیٹی یا پوتی یا پرپوتی کے اگرچہ کتنا ہی نیچے

ہو گا یا باپ یا دادا کے اگرچہ کتنا ہی اونچا ہو اور نیز سوتیلی بہنیں اور سوتیلے بھائی ساقط ہوتے ہیں وقت موجود ہونے میت کی سگے بھائی اور سگی بہنیں کے جبکہ وہ عصبہ ہو جاتی ہیں ساتھ بیٹی اور پوتے کی مثال اسکی یہہ ہے۔ سوتیلا بھائی سوتیلی بہن بیٹی سگی بہن۔ دعویدار ہیں متوفی کے وراثت کی۔ بیٹی کا حصہ نصف ہے اور اوسکی بہن بیٹی کے ہوتے عصبہ ہے۔ اسلئے یہہ باقی مال کے مستحق ہے۔ سوتیلا بھائی اور بہن سگی بہن کے ساتھ جبکہ وہ عصبہ ہوتی ہے محروم ہیں۔ مال کے اس صورت میں دو حصہ ہونگی ایک بیٹی کو دیا جائیگا اور باقی کا ایک بہن کو اور سوتیلا بھائی او بہن محروم ہیں۔

نقشہ حالات

(۱) ½ ایک کیواسطے وقت ہونے دو بہنوں سگی کے۔

(۲) ⅔ دو یا دو سے زیادہ کے لئے وقت ہونے دو بہنوں سگی کے۔

(۳) ⅙ (½ ایک اور ایک سے زیادہ کے لئے وقت ہونے ایک بہن سگی کے

(۵) تعصیب (جبکہ انکی ساتھ انکا بھائی حقیقی یا سوتیلا موجود ہو)

(۶) تعصیب (وقت موجود ہونے میت کے بیٹوں اور پوتیوں کے)

{ وقت ہونے بیٹی یا پوتی یا پرپوتی خواہ کتنا ہی دور کا ہو
اور ساتھ باپ یا دادی یا سگی بھائی اور بہن میت کے جبکہ
یہ عصبہ ہو جاتی ہے ساتھ بیٹی اور پوتے کے }

دفعہ شانزدھم

ماکی تین حالتیں ہیں

(۱) سدس وقت ہونے اولاد[1] کے یا دو بھائی یا دو بہنوں کے خواہ وہ مادری ہوں یا سوتیلی یا سگے اور یہ مسئلہ اکیس[۲۱] صورتوں میں آسکتا ہے - کیونکہ ماکے ساتھ یا دو بھائی ہوں گے یا دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن اور پہلی دو فریق یا سوتیلی ہونگی یا سگی یا مادری یا مختلف یعنی بعضی سوتیلی اور بعض سگی اور بعض مادری پس یہ بارہ قسم ہوئی اور فریق ثالث کے نو صورتیں ہوتے ہیں - کیونکہ اگر بھائی سگا ہو تو بہن یا سوتیلی ہوگے یا سگی یا مادری علی ہذا القیاس بھائی کو سوتیلا یا مادری سمجھا اور اسکی ساتھ بہن کے ساتھ چھ صورتیں ملحوظ رکھیں تو مجموعۂ فریق ثالث کا نو صورتیں ہوگا اور تینوں فریقوں کے صورتیں اکیس ہونگی - پس ان تمام صورتوں میں ماکو سدس دیا جائیگا

(۲) ثلث کل وقت نہونے اولاد اور دو بھائی اور دو بہنوں کے -

(۳) ثلث باقی مال کا جبکہ ماکے ساتھ زوجہ یا زوج میت کا مع میت کے باپ کے موجود ہو - اور اوسکی دو صورتیں ہیں اگر زوج مرے تو باقی زوجہ رہیگی اور اگر زوجہ کو میت فرض کریں تو باقی زوج رہیگا -

مثال اوّل زوج متوفی

مسئلہ ۴ زوج متوفی

زوجہ	ما	باپ
۱	۱	۲

زوجہ کا حصہ ربع ہے اور ماکا حصہ ثلث ہے اس مال سے جو باقی رہے بعد لینے حصہ زوجہ کے اور باپ چونکہ عصبہ ہے اسلئے باقی مال کا مستحق ہے - فرض کرو کہ مال کل زوج کا چار روپیہ ہے ایک روپیہ چار روپیہ سے زوجہ کو دیا باقی جو تین رہے انکا ثلث یعنی ایک ماکو دیا باقی

[1] اولاد سے مراد عام ہے خواہ بیٹا ہو یا بیٹی یا پوتا یا پوتے یا اس سے نیچے کا ہو،

کے وہ باپ نے لئے ۔

مثال دوم

مسئلہ ۶ زوجہ متوفیہ سے

زوج	ما	باپ
۳	۱	۲

زوج کا حصہ نصف ہے اور ما کا ثلث مابقی اور باپ عصبہ ہے ۔ فرض کرو کہ کل مال چھہ روپیہ ہے زوج کو چھہ سے تین آئے اور باقی کی تین سے ایک ماکو باقی کے دو باپ کے اگر اوس صورتمیں باپ کے جگھہ دادا ہوتا ہے تو ماکو ثلث کل دیا جائیگا کیونکہ دادا اسکو نقصان نہیں دیتا بخلاف باپ کے کہ وہ اوسکا حصہ ثلث کل سے ثلث مابقی کردیتا ہے مثال اول جبکہ دادا زوجہ کے ساتھہ ہو

اصل ۱۲

زوجہ	ما	دادا
۳	۴	۵

زوجہ کا حصہ ربع ہے اور ماکا ثلث کل اور دادا عصبہ ہے ورثہ کے ۱۲ حصہ کئے تین زوجہ کو اور چار ماکو اور پانچ دادا کو دیئگئے ۔ مثال دوم جبکہ زوج کے ساتھہ دادا ہو

اصل ۶

زوج	ما	دادا
۳	۲	۱

زوج کا حصہ نصف اور ماکا ثلث کل اور دادا عصبہ چھہ حصوں مال سے تین زوجہ کو اور دو ماکو اور ایک دادا کو دیئنگی ۔

ماکی حالات کا نقشہ

(۱) (۱/۶) جبکہ دو بہائی یا دو بہنیں (خواہ کس جہت سے ہوں)
یا بیٹا یا پوتا یا بیٹی یا پوتی یا اس سے
نیچے کے موجود ہوں

(۲) (½) جبکہ دو بھائی اور دو بہنیں اور بیٹا اور بیٹی اور پوتا
اور پوتی اور اس سے نیچے کا کوئی موجود ہو

(۳) (½ باقی مال کا) (جبکہ باپ کے ساتھ زوجہ یا زوج موجود ہو

دفعہ ہفدہم

جدہ کی تعریف اور اسکی قسموں کا بیان

(۱) جدہ دو قسم ہے ایک جدہ صحیحہ اور دوسری جدہ فاسدہ جدہ صحیحہ وہ ہے کہ اگر نسبت کریں ہم اسکی طرف تو دو ماکے درمیاں باپ نہ آوے مثال اوّل جیسے ماکی ما (نانی) یا ماکی ماکی ما (پرنانی) علی ہذا القیاس جسقدر چاہے اوپر کہدو۔ دیکھو اس نسبت میں جب باپ کا نام تک نہیں آیا تو اسکو جدہ صحیحہ کہیں گے۔ دوسری مثال یوں کہو باپ کی ما (دادی) یا باپ کی ماکی ما (پردادی) دیکھو اس میں اگرچہ باپ کا نام آیا مگر دو ماکی درمیاں نہیں آیا بلکہ ایک طرف آیا ہے۔ لھذا اسپر بھی تعریف جدہ کے صادق آتی ہے۔ اور یہ جدہ صحیحہ ہے

(۲) جدہ فاسدہ برعکس جدہ صحیحہ کی ہی پہلی مثال جدہ فاسدہ کے ماکی باپ کی ما دیکھو اس نسبت میں دو ماکے درمیاں باپ آگیا ہے اسلئے اسکو ہم جدہ فاسدہ کہینگے دوسری مثال جدہ فاسدہ کی باپ کی ماکے باپ کے ماہم ہر ایک کی مثال واسطی وضاحت کے لفظوں میں بھی لکھتے ہیں مثال جدہ صحیحہ کی جسکی نسبت ماسے شروع ہوتی ہے (زید میں ہند نسبت فاطمہ

بنت خدیجہ فاطمہ زید کی نانی اور خدیجہ زید کی پڑنانی ہے مثال صحیحہ کی جسکی نسبت باپ سے شروع ہو۔ زید بن عمر بن عایشہ بنت زینب عایشہ زید کی دادی اور زینب زید کی پردادی مثال جدہ فاسدہ کی نسبت جسکی نسبت ماسے شروع ہو۔ (زید) بن ہند بن بکر بن طالعہ۔ طالعہ کو بسبب واسطہ بکر کے جدہ فاسدہ کہینگے۔

مثال جدہ فاسدہ کے جسکی نسبت باپ سے شروع ہو

(زید) بن عمر بن عایشہ بنت خالد بن زہرہ۔ زہرہ جدہ فاسدہ زید کی ہے بسبب آجانی خالد کی درمیان عایشہ اور زہرہ کے۔

(۳) بعدہ جدہ صحیحہ دو قسم ہے ایک ابویہ (منسوب طرف اب کی) جسکی نسبت باپ سے شروع ہو جیسے دادی اور پڑدادی اور دوسری امویہ ومنسوب طرف ام کے جسکی نسبت ماسے شروع ہو جیسے نانی اور پڑنانی۔

(۴) جدہ صحیحہ مطلق خواہ ابویہ ہو یا امویہ ورثہ سے حصہ لیتی ہے اور جدہ فاسدہ اسکی ہوتے محروم رہتی ہے۔ اور نہ انکا کوئی فرض مقرر ہے۔ بلکہ جدات فاسدات ذوات الارحام میں سے ہیں۔

دفعہ ہجدہم

جدہ کی حالات یہ ہیں

(۱) سدس تمام ایک جدہ کی لئے خواہ ابویہ ہو یا امویہ وقت ہونے ملنے کے۔

(۲) سدس مشترک دو یا زیادہ کی لئے مگر اس سدس میں وہ جدات شامل ہونگے جو درجوں میں برابر ہیں اور جنکی درجہ زیادہ ہونگے وہ وارث نہوگی وقت موجود ہونے اس جدہ کے جنکی درجہ کم ہے خلاصہ یہہ ہے کہ قریبہ کے ہوتے بعیدہ وارث نہوگی مثال اسکی یہ ہے۔

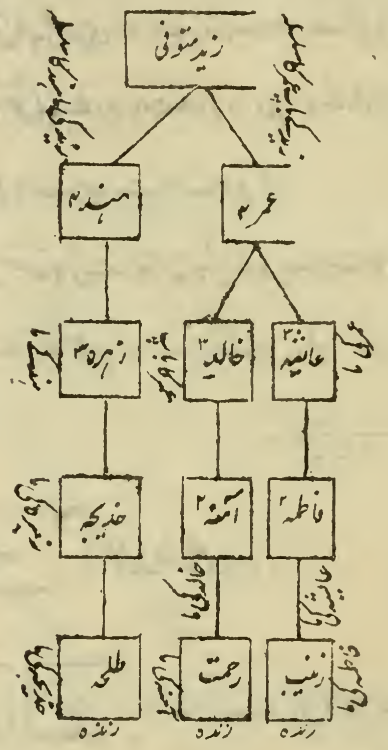

اس نقشہ میں زینب رحمت طلحہ تینوں زید متوفی کی جدات صحیحہ زندہ ہیں اور یہ تینوں سدس میں شریک ہیں کیونکہ تینوں درجوں میں ہر ایک کے زید تک پانچ درجے ہیں۔ اگر اس صورت میں فرض کریں کہ طلحہ مرگئے ہوں اور اوسکی ما حفیظ جیتی ہو۔ تو اب زینب اور رحمت کے ہوتی حفیظ وارث نہوگی۔ کیونکہ اسکے درجے زیادہ ہیں انکی درجوں سے اور وہ بعیدہ ہے نسبت اسکے

(٣) جدہ قریبہ خواہ وارثہ ہو خواہ محرومہ بعیدہ کو محروم کر دیتی ہے مثال جدہ وارثہ کی جو محروم کرتی ہے جدہ بعیدہ زید مرگیا اسکی پڑ نانی (اور باپ مرگیا) اور زید کی ماں کی ماں - (پڑ نانی زید کی) اس صورت میں زید کی دادی نے جو قریبہ ہے اسکی پڑنانی کو محروم کر دیا مثال جدہ قریبہ محرومہ کے جو محرومہ کرتی ہے جدہ بعیدہ کو - زید مرگیا ایک اسکی باپ کی ماں ہی (اور باپ زندہ ہے) اور ایک اسکی ماں کی ماں - اب زید کی باپ نے جبکہ ہے زندہ فرض کیا ہے محروم کیا اپنے ماں کو (جو دادی ہی زید کے) اور اس دادی محرومہ نے محروم کیا زید کی پڑنانی کو جو جدہ بعیدہ ہے بہ نسبت دادی کے -

(٤) دادی سدس کی مستحق ہوتی ہے ساتھ اس بیٹے کے جو چچا ہے میت کا وقت ہونے دوسرے بیٹے کے جو باپ ہو میت کا کیونکہ اسکی ہوتی دادے وارث نہیں ہوتی - مثال اسکی یہ ہے -

	اصل ٦
عزیز چچا	زینب جدہ
٥	١

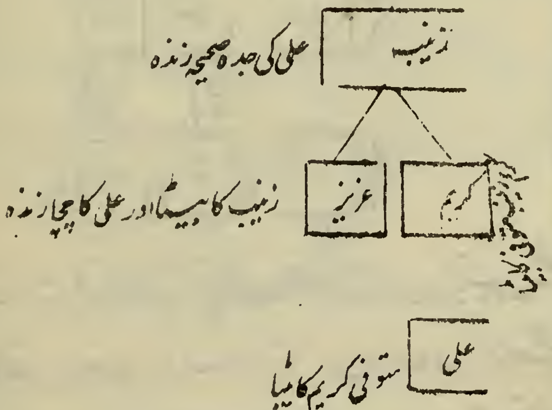

زینب علی کے ترکہ سے ساتھ اپنے پسر عزیز کے جو چچا ہے علی کا سدس لیگی باقی کا مال چچا لیگا

(٥) ساقط ہوتے ہیں جدات ابویہ اور امویہ وقت موجود ہونے ماں کی اور نیز ساقط ہوتے ہیں

ابوبہ اور امویہ وقت موجود ہونے ماں کے لیکن امویہ ساقط نہیں ہوتیں باپ کی موجود ہونے سے اور نیز ساقط ہوتی ہیں ابویہ وقت زندہ ہونے دادی کے ۔ مگر میت کے باپ کی ماں کو جو زوجہ ہے دادی کے اور اسکی ماں کو (جو ساس ہے دادی کے) محروم نہیں کرتا کیونکہ یہہ دادی کے واسطہ سے میت کو نہیں ملتیں بلکہ انکی علیحدہ طور کی میت سے قرابت ہے ۔

(٦) پر دادا دادی کی ماں کو (جو زوجہ ہے اسکی) اور میت کی باپ کی نانی کو جو دادی کے زوجہ کی ماں ہے محروم نہیں کر سکتا

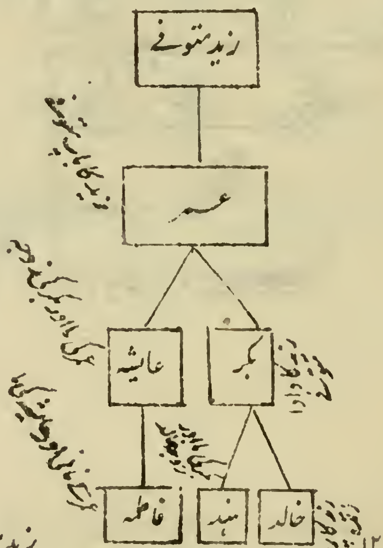

کل حصہ ١٢ — زید متوفے

خالد پڑدادا	ہند جدہ	فاطمہ جدہ
عصبہ	نصف سدس	نصف سدس
١٠	١	١

(٧) واضح ہو کہ جسقدر دادا میت سے دور ہوتا جاویگا اسقدر جدات ابویات جو آپسمیں بشا درجوں کے برابر ہوں اوسکی ساتھ وارث ہونگی ہاں جو دادا سے اونچے ہوں اور اسکی

طفیل۔ مذمیت کی قرابت حاصل کرتے ہوں وہ اسکی ہوتی وارث نہیں ہوتیں اور جو اوسسے نیچی کے ہیں وہ اوسکے ہوتی محروم نہیں ہوتیں پہلے ہمنے جو مثال لکھی ہے وہ اس دادی کے ہے جو میت سے دو درجہ بعید ہے ۔ اب ہم اس دادی کی مثال لکھی ہے جو میت سے تین درجہ بعید ہو اور تین دادیاں زندہ ہوں۔ اب یہ تینوں سدس مشترک کی مستحق ہوں گے ۔

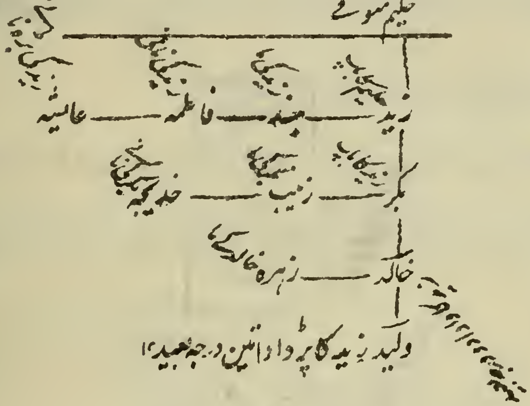

اس صورت میں زہرہ ۔ خدیجہ ۔ عائشہ ۔ ولید سے نیچی ہیں۔ اور ہر ایک کے درجہ میت کے قرابت میں برابر ہیں اسلیئے یہ تمام سدس مشترک کے مستحق ہوگئے اور ولید عصبہ باقی مال کا مالک ہوگا۔

حصہ ۱۸

عائشہ	خدیجہ	زہرہ	ولید
۱	۱	۱	۱۵

(۸) اگر میت کی دو ایسی جدہ ہوں کہ ایک ان میں سے قریب ہو میت سے کہ ایک جانب سے اور دوسرے قریب ہو میت کے دو یا تین جانب سے تو ان دونوں میں کچھ فرق نہ کیا جائیگا۔ بلکہ ہر ایک کو نصف سدس ملیگا اور زیادہ جانبوں سے قرابت کا لحاظ کچھ نہ ہوگا۔ بلکہ دونوں متوفی کے قرابت میں برابر ہونگی مثال جمع ہونا جدہ ذات قرابت واحدہ کا ساتھ جدہ ذات قرابتیں کے

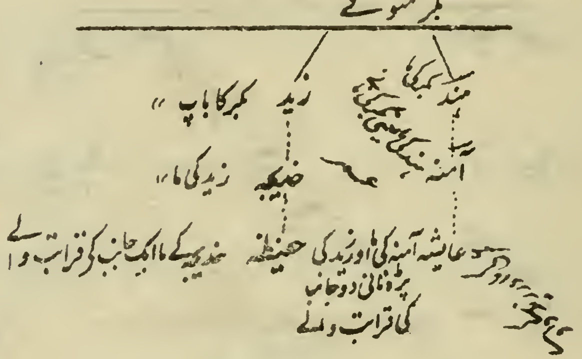

دیکھو اس صورت میں حفیظہ ایک قرابت والی ہے کیونکہ یہ فقط بکر متوفی کے باپ کی ماں کی ماں ہے اور عائشہ صاحبہ دو قرابت کی ہے ایک تو بکر کی ماں کی ماں ہے دوسری بکر کی باپ کی باپ کی ماں ہے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ عائشہ دو جانب سے بکر کے قریب ہوتی ہے۔ اور حفیظہ ایک جانب سے توضیح اس صورت کی یہ ہے عائشہ نے اپنے نواسے ہند کا نکاح اپنے پوتی زید سے کر دیا پس ہند اور زید سے بکر پیدا ہوا۔ اب بکر مرگیا تو عائشہ اسکی جدہ

ذات قرابتیں زندہ رہی ایک قرابت بکر کی باپ کی جانب سے ہے جسکی روسے عایشہ اسکی دادی ہے اور دوسری ماکیجانب سے جسکی روسے وہ اسکے نانی ہے ۔

اور حفیظہ نے اپنے بیٹی خدیجہ کا نکاح عائشہ کے بیٹے عمر سے کرایا اوران دونوں سے زید جو باپ ہے بکر کا پیدا ہوا ۔ پس حفیظہ ایک ہی جانب کے قرابت بکر سے رکھتی ہے ۔ مثال بہ جمع ہونا ایک قرابت والے کا ساتھ تین قرابت والی کے ۔

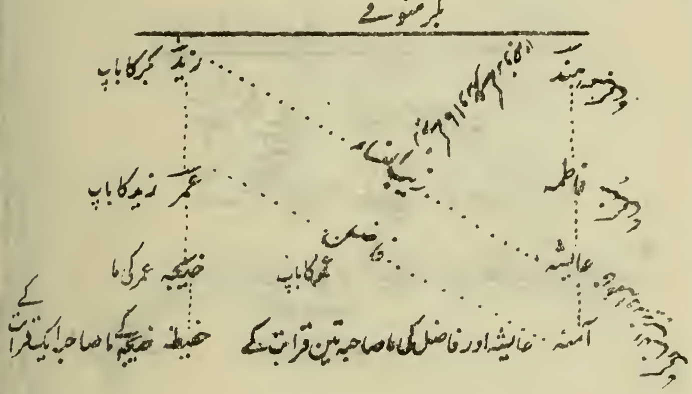

اس مثال میں آمنہ صاحبہ تین قرابت کی ہے اور حفیظہ صاحبہ ایک قرابت کی توضیح اسکے یہ ہے کہ آمنہ نے اپنے پوتے عمر اور نواسے زیب النساء کی تزویج کے ان دونوں سے زید پیدا ہوا اب آمنہ نے اپنے دوسری نواسے فاطمہ کی بیٹی ہند سے زید کا نکاح کرایا ان دونوں سے بکر متوفی پیدا ہوا اس سے صاف ظاہر ہے کہ آمنہ بکر کی جدہ صاحبہ

تین قرابت کی ہے ایک قرابت بکر کے ماہند کی طفیل سے ہے اور دوسری زید کی باپ عمر کیجانب سے اور تیسری زید کی ما زیب النساء کیطرف سے زیادہ تر تشریح کے لئے ہم اسکی تینوں نسبتیں لکھتے ہیں

(۱) بکر کی ماکی ماکی ماکی ما (۲) بکر کے باپ کے ماکی ماکی ما (۳) بکر کی باپ کے باپ کے باپ کی ما

تشریح اسکی یہہ ہے

(۱) ہند فاطمہ۔ عایشہ آمنہ (۲) زید زیب النساء عایشہ آمنہ (۳) زید عمر فاضل آمنہ

حفیظہ جدہ ثانی بکر کی صاحبہ ایک قرابت کی ہے اور اسکی نسبت فقط یہی ہے بکر کی باپ کی باپ کی ماکی ما
زید عمر
خدیجہ حفیظہ

حفیظہ صاحبہ ایک قرابت کی۔ اور آمنہ صاحبہ تین قرابت کے مستحق ہیں سدس کی بحصہ مساوی[1] زیادہ قرابتوں کا لحاظ نہیں ہے اور اسپر فتوی ہے اور اسپہ قاضیان دین کی فیصلی ہوتے ہیں

دفعہ نوزدھم

تیسری فصل عصباتکی بیان میں

(۱) عصبہ لغت میں اس قرابت کا نام ہے جو بیٹی کو باپ سے ہوتی ہے

(۲) عصبہ پہلی دو قسم ہے ایک نسبی اور دوسرا سببی نسبی وہ ہے جو باعتبار نسب سے ہو قریب ہو جیسا کہ بیٹا بموجب نسب کے باپ سے قریب ہوتا ہے۔ اور سببی وہ ہے جو ملنے کسی سبب

[1] یعنی ہر ایک بارہوان حصہ دیا جاویگا ۔ یہہ مسئلہ امام یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک ہے اور امام محمد علیہ الرحمۃ کے نزدیک جسقدر جدہ کی قرابتیں زیادہ ہونگی اسیقدر وہ زیادہ حصوں کی مستحق ہوگی چنانچہ اسصورت میں انکی نزدیک آمنہ مستحق ہے تین حصون کے اور حفیظہ ایک حصہ کی

کے وہ عصبہ کہلاتا ہے چنانچہ کسی نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو اب آزاد کرنیوالا بباعث آزاد کرنے کی اس غلام کا عصبہ ہے جو مال اسکا وارثون کے حصون سے باقی رہیگا بشرط ہونے عصبہ نسبیہ کی اسکا مالک یہ آزاد کرنیوالا جسکا نام مولی العتاقہ ہے) ہوگا۔

(۳) پہر عصبہ نسبی کے تین قسم ہیں اول عصبہ بنفسہٖ جو بذاتہٖ عصبہ ہو اور اسکی عصبہ ہونے میں کسی دوسری شخص کی معیت اور موجودگی شرط نہو۔

(۴) عصبہ بنفسہٖ وہ مرد ہے کہ اگر نسبت کیجاوے اسکی میت کیطرف تو اوسمیں عورت نہ داخل ہو اور یہ چار فریق ہین۔ سب سے پہلی بیٹا یا پوتا خواہ کتنا ہی نیچے ہو۔ بعدہٗ باپ یا دادا خواہ کتنا ہی اونچا ہو بعدہٗ بھائی اور اوسکی بیٹی اور پوتی چاہی کتنی ہی بعید ہوں۔ بعدہٗ چچا اور اوسکی بیٹی اور پوتی کتنی ہی دور رشتہ کے ہوں اگر میت کا چچا ہو تو اوسکی باپ کے چچے عصبہ ہونگے اگر وہ نہوں تو اوسکی دادی کے چچے عصبہ ہونگے علی ہذا القیاس قریب کے عدم موجودگی میں بعید عصبہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر مال ذوالفرائض سے جسکا ذکر گذر گیا ہے۔ باقی رہجاوے تو وہ حق عصبات کا ہوتا ہے۔ اور عصبات کی بہی درجات مقرر کیئی گئی ہین اوّل درجہ کی موجود ہوتی سب درجوں والی محروم ہونگے۔ پہلی میت کا بیٹا عصبہ ہے اگر یہ نہو تو پوتا اگر یہ بہی نہو تو پڑپوتا علی ہذا القیاس قریب کے عدم موجودگی میں بعید عصبہ ہوگا اگر میت کے اولاد سے کوی مرد نہو تو پہر دوسری درجہ پر باپ عصبہ ہوگا اگر یہ نہو تو دادا اگر یہ بہی نہو تو پردادا فقس علیہ الباقی اگر انمین سے کوی زندہ نہو تو تیسرے درجہ پر بہائی عصبہ ہوگا علی ہذا القیاس اگر وہ نہو تو اوسکی بیٹی اور انکی عدم موجودگی میں اسکی پوتے خواہی کتنی نیچے ہوں اگر تیسری

درجوں والو ںنے کوئے ہنو توچوتھی درجہ پرمیت کے چچے عصبہ ہونگے اگر یہ ہنوں تو انکی بیٹے اگر
یہ بھی نہ ہوں تو اونکی پوتی اگرچہ تنزل میں کتنی ہی دور ہوں ۔ اگران میں سے کوئی ہنو تو میت کے
باپ کی چچے علی ہذاالقیاس جو کتنی ہی اونچے ہوں واضح رہے کہ عصبات کی ہرایک درجہ میں قرابتوں
کا بھی لحاظ ہے مراد اس سے یہ ہے کہ اگرایک درجہ کے دوعصبہ ایسے ہوں کہ ایک صاحب
دوقرابت کا ہے اور دوسراایک قرابت والا۔ تو صاحب دوقرابت کا بہتر ہے ایک قرابت
والے سے عصبہ ہونے میں خواہ مرد یا عورت چنانچہ حقیقی بہائی (جوما اور باپ سے ہو) بہتر ہے
سوتیلی بہائی سے (جو صرف باپ سی ہو) کیونکہ حقیقی بہائی کی دوقرابتیں ہیں ایک ما اور دوسرے
باپ کیطرف سے ۔ اورسوتیلی کی فقط ایک قرابت ہے ۔ باپ کیطرف سے اسیطرح حقیقی بہن
جبکہ وہ عصبہ بنجاتی ہے ساتہہ بیٹی کے بہتر ہے سوتیلی بہائی سے فرض کیا کہ ایک شخص کے بعد
ایک حقیقی بہن اور ایک بیٹی اور ایک سوتیلا بہائی اسکے زندہ ہیں ۔ اس صورت میں بہن بسبب
ہونے بیٹی کی عصبہ ہے ۔ اور سوتیلا بہائے اوسکے ہوتی محروم چونکہ بیٹی کا حصہ نصف ہے لہذا
کل مال کے دوحصے کئی ایک بیٹی کو بانتے ایک بہن کو دیا علی ہذاالقیاس حقیقی بہائی کا بیٹا بہتر ہے
سوتیلی بہائی کی بیٹی سے ہی قیاس کرنا چاہیئے میت کے چچاؤنیں اور اونکی بیٹیوں میں ۔ اور
میت کے باپ کے چچاؤنیں اور اوسکے دادی کے چچاؤں میں اور اونکے بیٹوں میں یعنی پہلی میت
کا حقیقی چچا بعد اوسکے سوتیلا چچا کی بیٹی بعدہ میت کے باپ کا حقیقی چچا بعد اوسکی میت کی
باپ کا سوتیلا چچا ۔ بعد اسکے حقیقی کے بیٹی بعدہ سوتیلی کی بیٹی بعد اسکے میت کے
دادی کا چچا الخ ۔

(۵) دوم عصبہ بغیرہ جو کسی غیر کے معیت اور موجودگی سے عصبہ ہو۔

(۶) عصبہ بغیرہ وہ عورت ہے کہ عصبہ ہو جاتی ہے ساتھہ اس مرد کی جو درجہ میں اس سے برابر ہو۔ اور وہ چار عورتیں ہیں۔ بیٹیاں حقیقی اور پوتیاں اور سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں حصہ انکا اگر ایک ہو تو نصف اگر زیادہ ہوں تو ثلثاں ہی مگر جسوقت انکی ساتھہ انکا بھائی ہو تو وہ انکو عصبہ بنا دیتا ہے جسطرح کہ انکی حالات میں بیان کیا گیا ہے اور بھائی سے مراد وہ ہے جو درجہ میں انکی ساتھہ برابر ہو۔ جیسا کہ بیٹی کے ساتھہ بیٹا اور سگی بہن کے ساتھہ سگا بھائی اور سوتیلی بہن کے ساتھہ سوتیلا بھائی اور پوتی کے ساتھہ پوتا مگر پوتیوں کے ساتھہ یہ شرط نہیں ہے کہ انکی ساتھہ انکا بھائی درجہ میں برابر ہو بلکہ اپنے چچا کی بیٹی کے ساتھہ اور اپنے بھائی کی بیٹی کو اور کے ساتھہ بھی اگرچہ کتنا ہی نیچے ہو عصبہ ہو جاتے ہیں۔

(۷) وہ عورت جسکے لئے کوئی معین حصہ نہیں ہے وہ اپنے بھائی کی ہوتے عصبہ نہیں ہوتے جیسے پہوپی کہ اسکی لئے کوئی حصہ نہیں ہے چچا کے ہوتے عصبہ نہیں ہوتے اور کل مال چچا کو ملتا ہے۔ کیونکہ چار مرد منفرد ہیں میراث میں بہنوں سے (اول چچا کہ اوسکی ساتھہ پہوپی کو کچھہ نہیں ملتا (دوم چچازاد بھائی اسکے ہوتے چچازاد بہنیں کو کچھہ نہیں دیا جاتا (سوم) بھتیجا اسکی موجود بھتیجی کا کچھہ حق نہیں (چہارم) ابن المعتق (یعنے آزاد کرنیوالے کا بیٹا) اسکی ساتھہ بنت المعتق یعنے آزاد کرنیوالی کے بیٹی) محرومہ ہے۔

(۸) سوم عصبہ مع غیرہ اسکی معنی بعینہ عصبہ بغیرہ کے ہیں فقط ایک تفرقہ کے لئے اس جگہہ لفظ مع اور اوسجگہہ بہ لایا گیا ہے۔

(۹) عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے معیت اور موجودگی سے عصبہ ہوجاتی ہے - جیسے عصبہ ہوتا بہین حقیقی یا سوتیلی کا ساتھہ بیٹی اور پوتے کی خواہ ایک ہو یا زیادہ یعنی اگر بہین حقیقی کے ساتھہ بیٹی صلبی ہو تو یہ عصبہ کہلائیگی اسیطرح پوتی کی ساتھہ اور یہی حال ہے سوتیلی بہین کا -

(۱۰) عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ میں یہ فرق ہے کہ عصبہ بغیرہ میں غیر آپ عصبہ ہوتا ہے اور اوسکی تاثیر سے دوسرا بھی عصبہ ہوجاتا ہے جیساکہ بھائی خود عصبہ ہے اور اوسکی تاثیر سے بہین بھی عصبہ ہوجاتی ہے اور عصبہ مع غیرہ میں غیر خود عصبہ نہیں ہے بلکہ اسکی جمعیت سے اس عصبہ کو عصوبت حاصل ہوتی ہے جیساکہ بہین حقیقی اور سوتیلی عصبہ ہوتی ہے ساتھہ بیٹی اور پوتی کی حالانکہ وہ بیٹی اور پوتے جو غیر ہے آپ عصبہ نہیں ہے -

(۱۱) اگر عصبات نسبیہ متذکرہ بالا میں سے کوئی نہو تو پھر عصبہ مولی العتاقہ ہوگا بعد اسکی عصبات مولی العتاقہ کے اسی ترتیب پر جو ذکر کیٔی گئی ہے یعنی پہلی معتق (آزاد کرنیوالے) کا بیٹا بعد اسکی پوتا (جو غلام متوفی کا آزاد کرنیوالا ہے) خواہ کتنا ہی نیچے ہو بعدہ باپ بعدہ دادا خواہ کتنا ہی اونچا کیوں نہو -

(۱۲) عورتون کو خواہ وہ عصبہ بغیرہ یا مع غیرہ یا ذوات فرایض ہون ایسے غلام کی ورثہ سے جو انکی باپ یا کسی اور اونکی قریبی کا آزاد کیا ہوا ہو کچہہ نہیں دیا جاتا مگر جسکو خود انہون نے آزاد دیا مکاتب یا مدبر کیا ہو یا انکی معتق کا معتق یا مکاتب کا مکاتب یا مدبر کا مدبر ہو یا انکی معتق یا معتق کے معتق نے کسی کی ولا انکے طرف کہینچ لائی ہو تو اسس صورت میں مال کے مستحق یہی ہونگے -

(۱۳) اگر کوئی غلام جسکو آزاد کیا ہو اسکی مولی نے مرجاوے اور اوسکی معتق مولی کا باپ اور ایک بیٹا یا دادا اور بیٹا باقی رہیں تو اس غلام کے ولا کا مالک دونو صورتوں میں بیٹا ہوگا باپ اور دادا محروم ہون گے۔

(۱۴) اگر کوئی شخص کسی وجہ سے اپنے قریبی کا جو کہ بحالت رقیت ہے مالک ہو جاوے تو وہ بغیر اسکی آزاد کرنے کے آزاد ہو جاتا ہے اور اوسکی رقیت دور ہو جاتی ہے اور اسکی ولا بمقدار ملکیت کی اسکی مالکوں کو پہنچتی ہے فرض کرو کہ تین بیٹیاں فاطمہ اور زینب اور آمنہ ایک غلام کے صلب سے ہیں۔ فاطمہ اور زینب نے اپنے باپ کو جو غلام تھا کسیکا پنجاہ روپیہ سے مول لیا پنجاہ میں سے تیس روپیہ فاطمہ کے ہیں۔ اور بیس روپیہ زینب کے۔ چونکہ یہ دونوں مالک ہوئیں اپنے قریبی کی اسلئے وہ آزاد ہو گیا۔ بعدہ انکا باپ جو انکی خریدنے کے باعث آزاد ہو گیا تھا کچھہ مال چھوڑکر مرگیا۔ اب اسکی مال کی تقسیم اسطرح کیجائیگی کہ کل مال سے $\frac{۲}{۳}$ جو حصہ تین بیٹیوں کا ہے۔ نکالا باقی جو رہا وہ مشترک ہوگا درمیان فاطمہ اور زینب کی بلحاظ اپنے مقدار ملکیت کی یعنی فاطمہ کی تین حصی اور زینب کے دو حصی کیونکہ فاطمہ نے اسکی قیمت میں تیس روپیہ دئی۔ اور زینب نے بیس روپیہ بموجب قاعدہ حساب کے کل مال کی ۴۵ حصی کرنے چاہیئے ۴۵ کا ثلثان ۳۰ ہے۔ ہر ایک بیٹی کو دس دس بموجب اپنے حصی کے آئی بعد منہا کرنے ۳۰ کی ۴۵ سے ۱۵ رہے ۱۵ میں سے تین حصی یعنی ۹ فاطمہ کو بموجب ولا کی دئی اور دو حصی یعنی ۶ زینب کو بباعث ملکیت ولا کی آئے۔ فاطمہ کے کل حصے ۱۹ ہوئی دس حصی کی اور نو ولا کی۔ زینب کے کل ۱۶ ہیں ۱۰ اپنے حصی کے اور ۶ ولا کی آمنہ کی کل دس ہیں کیونکہ یہ ولا کے مالک نہیں

کیونکہ اسنی اپنے باپ کے قیمت میں کچھہ نہیں دیا تہا

چوتھی فصل حجب کی بیان میں

دفعہ بیستم

(۱) حجب کی معنی لغت میں منع کرنا اور پوشیدہ کرنا کسی چیز کا ۔ اور اصطلاح میں خارج کرنا شخص معین کا میراث سے یا اسکو نقصان پہنچانا ساتھہ موجودگی شخص دوسرکی اور حاجب[1] وہ ہے جو محروم کردے کسی وارث کو اسکی حصی سے یا اسکی زیادہ حصی کو کم کردے محجوب وہ ہے جسکو نقصان پہنچی یا وہ حصہ سے خارج کیا جاوے ۔

(۲) حجب دو قسم ہے حجب نقصان اور حجب حرمان حجب نقصان سے زیادہ حصے کو کم کردینا لازم آتاہے اور حجب حرمان سے بالکل حصہ سے محروم کیا جاتاہے ۔

(۳) حجب نقصان پانچ وارثون کے لئے ہے زوجہ اور زوج اور ما اور پوتے اور سوتیلی بہنیں زوجہ اور زوج کے ساتھہ اگر میت کے اولاد ہو تو انکو ربع سے ثمن اور نصف سے ربع دیا جاتاہے پس اس اولاد کو زوجہ اور زوج کا حاجب کہا جائیگا اور زوجہ اور زوج کو محجوبہ اور محجوب بولینگی ۔ اور مان کا حصہ ثلث سے سدس ہوتاہے جبکہ اسکی ساتھہ میت کے اولاد یا دو بھائی یا دو بہنین موجود ہوں ۔ اور پوتے کا حصہ نصف سے

[1] صیغہ اسم فاعل کا ہے مشتق حجب سے ۱۲

سدس ہو جاتا ہے وقت موجود ہونے ایک بیٹی صلبی کی۔ اور سوتیلی بہین کا حصہ نصف سے سدس ہو جاتا ہے جبکہ میت کے سگی بہنین زندہ ہو۔

(۴) حجب حرمان کے نسبت سے وارثون کے دو قسم ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ وہ کسی وقت محجوب نہیں ہوتے اور بعض ایسے ہین کہ بعض وقت وارث ہوتے ہیں اور بعض وقت وارث نہیں ہوتے پہلی قسم کی چھہ شخص ہیں بیٹا باپ زوج بیٹی مان زوجہ امین سے کوی حجب حرمان سے محجوب نہیں ہوتا یعنی یہ اشخاص کسی صورت ہیں وراثت سے خارج نہیں کئے جاتے۔

(۵) اور جو وارث حجب حرمان سے محجوب ہوتے ہیں انکی دو قاعدے ہین۔

(اول) وہ وارث جو دوسری شخص کے طفیل میت کی نزدیک ہوتا ہے اس شخص کی موجودگی ہیں وہ ہرگز وارث نہوگا جیسا کہ پوتا بسبب بیٹی کی میت کے قریب ہوتا ہے۔ لہذا بیٹی کی ہوتے وہ پوتا وارث نہیں ہوسکتا مگر مان کے اولاد کہ وہ ماں کی ہوتے ہی وارث ہوتی ہے۔ کیونکہ مان تمام مال کی مستحقہ نہین ہے۔

(۶) (دوم قریب محجوب کرتا ہے بعید کو جسقدر زیادہ قریب ہوگا اسیقدر دوسرونکو محجوب کریگا جیسا سگا بہائی محجوب کریگا سوتیلی بہائی کو اور بیٹا محروم کرتا ہے پوتی کو اور پوتا محروم کرتا ہے پرپوتے کو۔

مثال اسکی یہہ ہے ایک شخص مرگیا اور باقی رہین اوسکی دو سگی بہنین اور ایک سوتیلی بہین تمام مال سگی بہنون کو دیا جائیگا۔ اور سوتیلی بہن محجوبہ ہوگی اگر سوتیلی بہن کا بہائی ہو تو سگی ساتہہ عصبہ ہوگی اسصورت ہیں مال کے ۹ حصے کئے جائینگے ہر ایک سگی بہن کو تین تین اور باقی

بسبب اپنے یعنے باپ کے جو بیٹا ہے باپ کا

۲ سے ایک حصہ سوتیلی بہین اور دو حصہ سوتیلی بھائی کو۔

یہ بھائی مبارک ہے جسکی تاثیر سے بہین نے بھی حصہ پایا۔

دوسری مثال ایک عورت مرگئی اور باقی اسکی وارث زوج سگی بہین سوتیلی بہین رہے زوج کو نصف اور سگی بہین کو بھی نصف اور سوتیلی بہین کو سدس دیا پہلے انکا مخرج ۲ ہے اور بعد عول کے ۷ اگر اسصورت مین سوتیلی بہین کا بھائی ہو تو اسکو عصبہ کرتا ہے۔ اور یہ دونون باقی مال کے مستحق ہین مگر اس صورت مین چونکہ باقی مال کچھ نہین ہے۔ لهذا یہ دونون محجوب ہونگی کیونکہ کل مال کے حصے چھہ تھی تین لئے زوج نے اور تین سگی بہین نے۔ باقی کچھہ نرہا یہ مسئلہ عجائبات سے ہے کہ بھائی بدبخت کی تاثیر سے بہین بھی محجوبہ ہوگئی

(۷) محروم مثل کافر اور قاتل اور غلام کی کسی وارث کو اوسکی حصہ سے محجوب[۱] نہین کرتا اور نہ کسی کے زیادہ حصہ کو کم کرتا ہے۔ مثال اسکی یہ ہے ایک عورت مرگئی اور وارث اسکے زوج اور باپ ایک بیٹا کافر رہا۔ زوج برابر نصف لیگا اور باپ باقی کا مال۔ بیٹا چونکہ کافر ہے لہذا محروم رہا اس محروم نے زوج کے حصے کو کم نہین کیا اور نہ باپ کی عصوبت کو دور کیا بلکہ ایسا سمجھا گیا۔ کہ کوئی بیٹا اسکا نہین ہے بخلاف اس صورت مین کہ جسمین بیٹا مسلمان ہوا اس صورت مین بیٹا عصبہ ہوگا اور زوج کو محجوب کریگا نصف سے طرف ربع کی اور باپ کو عصبوتہ سے طرف سدس کی

(۸) محجوب دوسری وارث کو محجوب کر سکتا ہے حجب نقصان اور حجب حرمان سے مثال اسکی ایک شخص مرگیا اور وارث رہیں اوسکی دو بہنین اور باپ اور مان دونون

[۱] مگر نزدیک ابن مسعود کے حجب نقصان سے محجوب کرسکتا ہے۔ چنانچہ صورت مسطورہ مین زوج کا حصہ نصف سے ربع ہوجاتا ہے لیکن حجب حرمان سے محروم نہین کرسکتا۔ چنانچہ باپ کو اسصورت مین اسکی ہونے عصبت سے علیحدہ نہین کیا جاتا جیسے کہ عمل مین ظاہر ہے مخرج (۴)

بیٹا کافر	باپ	زوج
محروم	۳	۱

ہیں محجوبہ ہیں باپ کے ساتھ جیسا کہ اسکے حالات سے واضح ہے مگر ان دونوں نے باوجود محجوبہ ہونے کے ماں کو بھی محجوبہ کر دیا۔ اور اوسکو ثلث سے محروم کرکے سدس دلوایا چنانچہ اس صورت میں ایک حصہ ماکو اور پانچ حصے باپ کو دئی جائینگی اگر یہ ماکو محجوبہ نکرتین۔ تو دو حصہ ماکی ہوتی اور چار باپ کے۔

(۹) محروم اور محجوب بالحرمان مین یہ فرق ہے کہ محروم کسی وقت وارث نہین ہو سکتا اور محجوب وقت عدم موجودگی حاجب کے برابر ورثہ پاتا ہے مگر اسکی ساتھہ یہ کسی حصہ کا مالک نہین ہوتا مگر محجوب بالحرمان پر محروم کا اطلاق بھی ہو سکتا ہے۔ محروم بباعث عدم اہلیۃ کی کالعدم سمجھا جاتا ہے۔ اسیواسطے یہ کسی وارث کو حجب حرمان نقصان سے محجوب نہیں کرتا اور محجوب بالحرمان فی نفسہ اہل ہے لیکن وہ دوسری کی غلبہ سے نااہل ہوگیا۔ اسلئے اسکو دوسرے وارث کی حق میں معدوم جس اعتبار سے آپ حصہ لی نہیں سکتا دوسرےکو محجوب کر سکتا ہے۔

پانچوین فصل مبادی الحساب میں

دفعہ بیست و یکم

حصون کے مخرجون کے بیان مین

(۱) اب میں وہ قاعدے اور اصول بیان کرتا ہوں جسکی طرف تقسیم ترکہ میں حاجت پڑتی

ہے چونکہ تمام فروض یعنی حصے کسر ین ہے اور ہر کسر کے لئے مخرج لازم ہے اسلئے میں پہلی مخرج اور کسر کے تعریف لکھتا ہوں ۔

(۲) عددکسر اور مکسور۔ ایک حصہ یا کئی حصے برابر حصی ایک اکائی کے جیسے $\frac{1}{3}$ اسمیں ایک حصہ ہے برابر حصون اکائی کے جو تین ہیں یعنی ایک مقدار کی تین حصے مساوی کئے اور اونسے ایک حصہ لیا۔

(۳) مخرج کسر۔ وہ عدد ہے جس کے نسبت سے وہ کسر ایک صحیح کامل ہو جیسے نصف کہ اسکی مخرج دو ہے کیونکہ دو کا نصف ایک صحیح ہے پس نصف دو کے نسبت سے ایک صحیح کامل ہے۔

(۴) اگر کسی مقدار کی ہم برابر ٹکڑے کرین تو ہر ایک ٹکڑے کو عددکسر یا مکسور بولینگے مثلاً فرض کیا کہ ایک مقدار کے تین ٹکڑے ہیں۔ ایک ٹکڑے کو ایک تہائی کہینگے اور اسطرح ($\frac{1}{3}$) اسکو لکھیں کے ۔ اور دو ٹکڑوں کو $\frac{2}{3}$ دو تہائیاں کہینگے اور تینوں ٹکڑوکو تین تہائیاں یا ایک مقدار بولا جائیگا۔

(۵) یہ کسر دو عدد دون سے لکھی جاتی ہے ۔ ایک عدد اوپر اور دوسرا نیچے ۔ اور درمیان ان دو نونکی ایک لکیر ہوتی ہے اوپر کے عدد کو کسر اور نیچے عدد کو مخرج کہتے ہین ۔ مخرج سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقدار کی اسقدر حصہ کئی گئے اور کسر سے سمجھا جاتا ہے کہ کل حصہ سے اس کسر کی مقدار حصہ مراد ہین مثلاً $\frac{5}{6}$ سے یہ مراد ہے کہ ایک مقدار کے چھہ حصے بنائی اور اسنے پانچ حصے لئے ۔

(۶) اب وراثت میں کل چھہ حصے ہیں - تین ایک قسم کی اور تین دوسری قسم کے
نصف ½ ربع ¼ ثمن ⅛ ان تینوں کا اسلئے ایک قسم تصور کیا کہ بعض کے تضعیف سے بعض
حاصل ہوتے ہیں اور بعض کے تنصیف سے بعض جیسا کہ نصف کی تنصیف سے ربع حاصل ہوتا ہے
اور ربع کی تنصیف سے ثمن اور ثمن کی تضعیف سے ربع بنتا ہے اور ربع کی تضعیف سے نصف
ثلثان ⅔ اور ثلث ⅓ اور سدس ⅙ یہ تینوں دوسری قسم سے ہیں انمیں بھی تضعیف اور تنصیف کی مناسبت
ہے ثلثان کا نصف ثلث اور ثلث کا نصف سدس اور سدس کا ضعف ثلث اور ثلث کا ضعف
ثلثان -

دفعہ بیست ودوم

کسور ستہ کی مخرجین بحالت انفراد

(۱) (نصف) کا مخرج دو ہے - مثلاً میت کی ایک بیٹی اور ایک سگا بھائی باقی
ہے - بیٹی کا حصہ نصف اور باقی بھائی کا اس مثال میں نصف منفرد ہے اور کوئی کسر
اسکی ساتھ نہیں - اب مال کے اسیقدر حصے کئی جائینگے جسقدر کہ مخرج ہے مخرج نصف کا
دو تھا حصہ بھی دو کیئے ایک بیٹی کو اور ایک سگی بھائی کو دیا -
(۲) ربع کا مخرج چار ہے - مثلاً میت کا ایک زوج اور بیٹیا موجود ہیں زوج کا حصہ
ربع اور باقی کا مال بیٹی کا چار حصہ سے ایک حصہ زوج کا اور تین بیٹی کے -

(۳) (ثمن) کا مخرج آٹھ ہے مثلاً زوجہ اور ایک بیٹا باقی ہیں زوجہ کا حصہ ثمن ہے اور باقی بیٹی کا مخرج ۸ سے اٹھوان حصہ ایک عورت نے لیا اور باقی کے سات بیٹی نے جو کہ عصبہ ہے (۴) ثلث کا مخرج تین ہے مثلاً وارث ہیں ما اور سکا بھائی ما کا حصہ ثلث کل ہے اور باقی کا مال سکا بھائی لیگا تین حصو نسے ایک ماکو دیا اور دو سکی بھائی کو

(۵) (ثلثان کا مخرج تین ہے مثلاً دو بیٹیان اور ایک چچا وارث ترکہ کے ہیں دو بیٹیون کا حصہ ثلثان اور چچا عصبہ باقی مال کا مستحق ہے تین حصہ سے دو حصے بیٹیوں کو آئی اور ایک چچا کو

(سدس) (۶) کا مخرج چھہ ہے مثلاً چھوڑ گیا کوئی شخص بعد وفات کے ایک ما اور بیٹی کو ما کا حصہ چھٹا ہے۔ اور بیٹا عصبہ چھہ سے ایک ماکو اور پانچ بیٹی کو دئی جو عصبہ ہے۔

دفعہ بیست و سوم

کسور ستہ کی مخرجین بحالت ترکیب جنس واحد کے

(۱) اگر ایک قسم سے دو یا تین کسرین جمع ہو جاوین پس انکا مخرج مشترک وہی ہے جو انسے کم سے کم کسر کا مخرج ہے۔ کیونکہ اقل کے مخرج مین اکثر بھی داخل ہے جیسا کہ اہل حساب پر واضح ہے۔ مثال ہر ایک کے

(۲) ثمن اور نصف کا مخرج آٹھ ہے۔ کیونکہ ان دو نوںسے کم کسر ثمن ہے پس یہی مخرج

ہوگا - زیادہ کے لیئے اور بھی قیاس ہے دوسری ترکیبون مین مثلاً زوجہ اور ایک بیٹی مین
مال تقسیم کرنا ہے - زوجہ کا حصہ ثمن ہے اور بیٹی کا نصف مال کے آٹھ حصے کئی ایک حصہ زوجہ کو
اور چار یعنی نصف مال کا بیٹی کو باقی جو تین بچے وہ بیٹی کو دئی موجب قاعدہ رد کے جسکا قاعدہ آگے
بیان ہوگا -

(۳) ثمن اور ربع کا مخرج تو آٹھ ہے - مگر یہ دونون کسر ین جمع نہین ہوتین کیونکہ وراثت مین
ثمن حصہ زوجہ کا اور ربع زوج کا ہے - اور یہ دونون جمع نہین ہوتے بلکہ انمین سے ایک باقی
ہوگا زوج مرے تو زوجہ رہیگی اور زوجہ مرجاوے تو زوج اسکا وارث ہوگا

(۴) ربع اور نصف کا مخرج چار ہے جیسا کہ باقی رہا زوج اور ایک بیٹی - زوج کا حصہ
ربع ہے - اور بیٹی کا نصف چار سے ایک زوج کو دیا اور باقی رہے تین وہ بیٹی کو دئی دو
موجب حصہ کی اور ایک بباعث رد کے -

(۵) ربع اور نصف اور ثمن) ان تینون کا مخرج تو آٹھ ہے - مگر یہ تینون بباعث منع
جمع ربع اور ثمن کے باب وراثت مین پائی نہین جاتے جسکا ذکر پہلی بیان ہوا -

(۶) سدس اور ثلث کا مخرج چھ ہے - مثال اسکی ماں اور دو مادری بہنین کے ہے ماں مستحق
ہے سدس کی اور دو بہنین مادری ثلث کی وارث ہین مال کے چھ حصے کئی ایک حصہ ماں کو
اور دو حصہ بہنون کو باقی رہے تین حصہ وہ بھی انپر تقسیم کئی بموجب قاعدہ رد کے -
تین باقی ماندہ سے ایک ماں کو دیا اور دو بہنین مادری نے لئے کل حصے ماں کو دو آئے اور بہنون
کو چار -

(۷) سدس اور ثلثان کا مخرج مشترک چھہ ہے مثال اسکی ماں اور دو سگی بہنیں کی ہے
ماں کا حصہ سدس اور بہنوں کا حصہ ثلثان ایک لیا ماں نے اور چار بہنوں نے باقی
ایک رہا ایک چار خمس بہنوںکو اور ایک خمس ماکو موجب قاعدہ رد کے دیا۔

(۸) ثلث اور ثلثان کا مخرج تین ہے۔ مثال اسکی دو بہنوں مادری اور دو بہنوں سگی
کی ہے مادری بہنوں کا ثلث ہے اور سگی بہنوںکا حصہ ثلثان ایک مادری بہنوں نے لیا
اور دو سگی بہنوں نے۔

(۹) ثلث اور ثلثان اور سدس تینوںکا مخرج چھہ ہے۔ مثال اسکی ما اور دو بہنیں مادری
اور دو بہنیں سگی کی ہے۔ ماکا سدس۔ مادری بہنوں کا ثلث۔ سگی بہنوںکا ثلثان۔ ایک
ماکو آیا دو مادری بہنوںکو چار سگی بہنوں کو یہ صورت عولی ہے۔

دفعہ بیست و چہارم

کسور ستہ کی مخرجیں بحالت ترکیب دو جنسوں کے

(۱) اگر نصف (جو پہلی کسر ہے) دوسری قسم کے تمام کسروں یا بعض سے جمع ہو تو مخرج
انکا چھہ ہوگا۔ اور اگر ربع مختلط ہو ساتھہ دوسرے قسم کے تمام یا بعض کسروں سے
تو مخرج انکا بارہ ہوگا۔ اور اگر ربع دوسری قسم کے ساتھہ جمع ہو تو مخرج مشترک
اب ۲۴ ہوگا۔

مثال

(نصف۔ ثلثان۔ ثلث۔ سدس)

زوج۔ دو سگی بہنیں۔ دو مادری بہنین۔ ما

۳ ۴ ۲ ۱

حل

مخرج ٦۔ عول ١٠

کل جمع حصون کے ١٠ ہے اسواسطی یہہ صورت عولے ہے

مثال (۲)

نصف۔ ثلث۔

زوج دو مادری بہنین

۳ ۲ حصہ ا رد

حل: مخرج ٦ سے تین زوج کے لئے دو بہنون نے باعتبار حصہ کے اور ایک بموجب رد کے

مثال (۳)

نصف۔ ثلثان

زوج دو سگی بہنین

۳ ۴

حل: مخرج ٦ عول ٧

چونکہ حصے مخرج سے زیادہ ہین لہذا یہ صورت عولی ہے

مثال (۴)

نصف۔ سدس

بیٹی ما

۳ ا بموجب حصہ

$1\frac{1}{2}$ $\frac{1}{2}$ باعتبار رد

حل: مخرج ٦ سے تین بیٹی کے اور ایک ما کا باقی رہے دو انکی چار حصہ کئی ڈیڑہ بیٹیون کا اور آدہا ما کا حق باعتبار رد کے ثابت ہوا کل بیٹی کی $4\frac{1}{2}$ اور ما کی $1\frac{1}{2}$

---

[1] رد کے قاعدہ سے اس صورت مین ٦ کی دو حصے کئی ایک حصہ زوج کو اور باقی کا ایک بہنون کو دیا تا کل دونون تقریرون کا ایک ہے ۱۲

[2] تقریر مسطورہ واسطے سمجہانے عام کے لکہی گئی ہے ورنہ بموجب قاعدہ رد کے چہہ حصون کے چار حصے بنائے جائینگے تین بیٹی کے اور ایک ما کا اسلئے ما کا حصہ دونون تقریرون میں ایک ہے ۱۲

(مثال ۵)

نصف	سدس	ثلث
زوج	ما	دو بہنین مادری
۳	۱	۲

مخرج ۶ سے زوج کا تین، ما کا ایک، بہنون کی دو
کل مخرج پوری پر تقسیم ہوگیا۔

(مثال ۶)

نصف	ثلثان	ثلث
زوج	دو سگی بہنیں	دو مادری بہنین
۳	۴	۲

مخرج ۶ سے تین سے زوج کی چار سگی بہنون کے
دو مادری بہنون کے چونکہ کل حصہ ۹ ہوا لہذا
یہ صورت عول ہے۔

(مثال ۷)

نصف	سدس	ثلثان
زوج	ما	دو سگی بہنین
۳	۱	۴

مخرج ۶ سے تین زوج اور ایک ما اور چار
سگی بہنون نے لئی کل حصے آٹھ ہوے لھذا
یہہ صورت عول ہے۔

مثال ۸

ربع	سدس	ثلث	ثلثان
زوجہ	ما	دو مادری بہنیں	دو سگی بہنیں
۳	۲	۴	۸

چونکہ ربع جمع ہوا ساتھ دوسرے قسم کے لھذا مخرج
اسکا ۱۲ ہوا جمع حصون کے اس صورت مین زیادہ ہے
مقدار مخرج سے کیونکہ حصے کل ۱۷ ہین لہذا
یہ مسئلہ عول ہے۔

مثال ۹

ربع ۔	سدس	مخرج ۱۲ سے تین زوجہ کو اور دو بھائی مادری
زوجہ	ایک بھائی مادر	کو باقی رہی سات وہ بھائی مادری کو دئی
۳	۲ حصہ ۷ رد	باعتبار رد کے

(مثال ۱۰)

ربع	ثلث	۱۲ سے تین زوجہ کی اور چہار بھائیون کے
زوجہ	دو بھائی مادری	باقی کی پانچ بہی بھائیون کو دئی باعتبار رد کے
۳	۴ حصہ	

مثال ۱۱۔

ربع	ثلثان	۱۲ سے تین زوجہ کے اور آٹھہ سگی بہنون کے
زوجہ	دو سگی بہنین	باقی رہا ایک وہ بہی انکو دیا باعتبار رد کے
۳	۸ حصہ ۱ رد	

(مثال ۱۲)

ربع	ثلثان	سدس	مخرج ۱۲ سے تین زوجہ کے اور آٹھہ بہنون کے
زوجہ	دو سگی بہنین	ما	اور ۲ ما کا حصہ ہے۔ چونکہ کل حصے
۳	۸	۲	۱۳ ہین لهذا مسئلہ عولی ہے

مثال ۱۳۔

ربع	ثلثان	ثلث
زوجہ	دو سگی بہنیں	دو مادری بہنین
۳	۸	۴

مخرج ۱۲ سے تین زوجہ کے اور آٹھ سگی بہنوں کے اور چار مادری بہنوں کے چونکہ کل حصے ۱۵ ہوئے لہذا یہ مسئلہ عولی ہے

مثال ۱۴

ربع	سدس	ثلث
زوجہ	ماں	دو مادری بہنین
۳	۲	۴
	۱	۲ رد

مخرج ۱۲ سے تین زوجہ کو اور دو ما کو اور چار بہنوں کو باقی رہے تین انہیں سے دو مادری بہنوں کو اور ایک ما کو بموجب قاعدہ رد کے اور زوجہ اور زوج پر رد نہیں ہوتا

مثال ۱۵

ثمن۔	ثلث۔	ثلثان	سدس
زوجہ		بیٹیاں	ما

مخرج اسکا تو ۲۴ ہے مگر وارث یہ چار جمع نہیں ہوتی۔ کیونکہ ثلث کا وارث اسصورت مین کوئی نہیں ہوسکتا ثلث کی صاحب دو وارث ہیں ایک ما اور دوسرا دو یا ذیادہ مادری بہنیں ما کا اسصورت مین بیٹیوں کے ہونے سے ثلث کا سدس ہوگیا۔ اور مادری اولاد بوقت ہونے بیٹیوں کے کوئی وارث ہی نہیں ہوتا۔ ثلث پانیکا کیا نام ہے اور بیٹیوں کا ہونا اس جگہ ضرور ہے۔ کیونکہ زوجہ کا ثمن انہیں کے باعث سے ہے اگر یہ نہوں تو ثمن کا حصہ نہیں پایا جاتا۔

مثال ۱۶

ثمن ـ ثلثان ـ سدس زوجہ بیٹیان ـ ما ۳ ۱۶ ۴		اسکا مخرج مشترک ۲۴ ہے اسی تین زوجہ کے اور ۱۶ بیٹیون کے اور چار ماکی ہین باقے رہا ایک اسکی ۴/۵ بیٹیون کے اور ۱/۵ ماکو بحساب رد کے دیا۔

۵ ۲۸ ۷ ۱۲ ۴ تصحیح موجب رد

(۱۷)

ثمن ـ سدس ـ ثلث ما دوبہنین مادرے		یہ تینون جمع نہیں ہوسکتے بباعث نہ ملنے صاحب ثمن کے کیونکہ ثمن کے مستحقہ زوجہ ہے۔

اور وہ اسصورت مین جبکہ میت کی اولاد ہو ربع کی مستحقہ ہے ۔ اور اسکی ثمن کیواسطے ایک بیٹا اسکی ساتھہ فرض کیا جاوے تو ثلث نابود ہوجاتا ہے ۔ کیونکہ مادری بھائی بہنین اسکی ہوتے وارث نہین ہین۔

(۱۸)

ثمن ـ ثلثان ـ ثلث زوجہ بیٹیان		یہ بہی جمع نہین ہونے کیونکہ ثلث کے مستحق ایک ما ہے اوسکا حصہ بیٹیون کے ساتہہ

سدس ہے اور دوسرا دو مادری بہائی یا بہنین وہ اسکے ہوتی جمیع ثلث سے محجوب ہین۔

(۱۹)

ثمن ـ ثلث دو بہائی مادرے	یہ صورت بہی باب وراثت مین نہین ہے[۱]

[۱] اگر ابن مسعود کے نزدیک زوجہ اور دو مادرے بہائیون کے ساتہہ بیٹا فرض کیا جاوے تو ہوسکتا ہے۔

ثمن - ثلث

دو بہائی مادری

کیونکہ ثمن کی صاحبہ زوجہ ہے - اور وہ اس صورت مین ربع کی مستحقہ ہے اگر اسکی ساتھ بیٹا فرض کرین واسطے اثبات ثمن کے تو ثلث کا وجود نابود ہوتا ہے

(٢٠)

ثمن - ثلثان

زوجہ	بیٹیان
٣	٢١

مخرج مشترک اس کا ۲۴ ہے - اسلئے تین دئی زوجہ کو اور باقی بیٹیون کو ۱۶ حصہ کے اور پانچ رد سہی

(٢١)

ثمن - سدس - عصبہ

زوجہ	ما	بیٹا
٣	٤	١٧

اس صورت مین ثمن کیواسطے ایک بیٹا فرض کر لیا اور اس صورت مین اسکے فرض کرنے سے نقصان نہین آتا ۲۴ سے تو تین ۳ زوجہ کو ۴ ما کو باقی کے ۱۷ بیٹی کو جو عصبہ ہتے -

نقشہ ذیل سے کسرون کے مخرجین معلوم ہوتے ہین

نقشہ مخارج

نام کسرونکا	نصف	ربع	ثمن	ثلث	ثلثان	سدس
نصف	۲	۴	۸	۶	۶	۶
ربع	۴	۴	۸	۱۲	۱۲	۱۲
ثمن	۸	۸	۸	۲۴	۲۴	۲۴
ثلث	۶	۱۲	۲۴	۳	۳	۶
ثلثان	۶	۱۲	۲۴	۳	۳	۶
سدس	۶	۱۲	۲۴	۶	۶	۶

تشریح نقشہ

ہر دونوں عددون کا مخرج انکی خانہ مقابل مین لکہا گیا ہے چونکہ دو عددون سے زیادہ کا مخرج مشترک اِس نقشہ سے بادنی تامل ظاہر ہوسکتا ہے لہذا نقشہ کو زیادہ نہین بڑہایا گیا۔

چھٹی فصل عول کے بیان مین

دفعہ بیست و پنجم

(۱) عول کے معنی لغت مین ظلم کی طرف میلان کرنا۔ اور اصطلاح مین

زیادہ کرنا مخرج پر کسی کسر کا جبکہ مخرج مجموعہ حصص خارجہ سے کم ہو - اور اس مخرج کو اسلئے عائلہ کہتے ہین کہ اسنے ظلم کیا وارثون پر کیونکہ اُسکے طفیل سے ہرایک وارث کو نقصان پہنچا - اور اوسکی تنگی سے ہرایک وارث کو بمقدار اپنے اپنے حصہ کے کمی لاحق ہوئی -

(۲) وراثت کے باب مین مخرج تین قسم ہے -

اوّل عادلہ جو کہ برابر ہو مجموعہ حصص خارجہ کے

دوّم قاصرہ جس کا مجموعہ زیادہ ہو مجموعہ حصص خارجہ سے اور اسکی زیادتے کو ان وارثون مین جو کہ مستحق رد کے ہین تقسیم کیا جاوے -

سوّم عائلہ جو مجموعہ حصص کو ایفا نکرے بلکہ اس مجموعہ سے کم ہو - پس اس صورت مین جس قدر مخرج مجموعہ حصون سے کم ہوگا اسیقدر اس کی وہ کسر بڑہائی جاویگی - اور وارثون پر اسی مجموعہ کے موافق تقسیم ہوگی اور ہرایک وارث کو نقصان بحساب پہنچیگا چنانچہ اسکی مثالون سے ظاہر ہے

(۳) سات مخرجونسے چار مخرج (۲ و ۳ و ۴ و ۸) کا عول نہین ہے - اور تین (۶ و ۱۲ و ۲۴) بسا اوقات عائلہ ہوتے ہین -

یہ مثالین اُن چار مخرجون کے ہین جنکا عول نہین ہے -

مخرج غیر عائلہ کی مثالین (۲)

مخرج ۲

زوج	سگی بہن
نصف	نصف
۱	۱

(۳)

دو سگی بہن	دو مادری بہن
ثلثان	ثلث
۲	۱

(۴)

زوج	بیٹی	چچا یا عصبہ
ربع	نصف	باقی
۱	۲	۱

(۸)

زوجہ	بیٹی	چچا
ثمن	نصف	باقی
۱	۴	۳

(۴) چهه کا عول ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ ہوتا ہے اس سے زیادہ یہ مخرج باب وراثت مین نہین بڑہتا-

مثالین اسکی

مخرج ۶ عول ۷

(۱) زیادہ کیا مخرج پر سدس

زوج	سگی بہن	سگی بہن
نصف $\frac{1}{2}$ (۳)	ثلث $\frac{1}{3}$	ثلث $\frac{1}{3}$

مخرج ۶ عول ۸

(۲) زیادہ کیا مخرج پر ثلث

زوج	دو سگی بہنین	ما
نصف $\frac{1}{2}$ (۳)	ثلثان $\frac{2}{3}$ (۴)	سدس $\frac{1}{6}$ (۱)

مخرج ۶ عول ۹

(۳) زیادہ کیا مخرج پر نصف

زوج	دو سگی بہنین	دو مادری بہنین
نصف $\frac{1}{2}$ (۳)	ثلثان $\frac{2}{3}$ (۴)	ثلث $\frac{1}{3}$ (۲)

مخرج ۶ عول ۱۰

(۴) زیادہ کیا مخرج پر نصف اور سدس

زوج	ما	دو سگی بہنین	دو مادری بہنین
نصف $\frac{1}{2}$ (۳)	سدس $\frac{1}{6}$ (۱)	ثلثان $\frac{2}{3}$ (۴)	ثلث $\frac{1}{3}$ (۲)

(تشریح مثال اوّل) ایک میّت کی وارث زوج اور دو سگی بہنین ہین چونکہ زوج کا حصّہ نصف اور بہینون کا ثلثان ہے لہذا مخرج اسکا ۶ ہے ۶ کا نصف ۳ زوج کو دیا اور ثلثان اسکا چار دونون بہنون کا حصہ ہوا کل حصے سات ہوئے لہذا چهہ پر اس کا سُدس زیادہ کرکے اسکو سات بنایا اور پہر تقسیم کیا تاکہ نقصان ہر ایک کو بقدر اپنے اپنے حصّے کے پُہنچے-

(۵) مخرج ۱۲ کا عول ۱۳ یا ۱۵ یا ۱۷ ہوتا ہے- بجز ان تینون کے باب وراثت مین اس کا عول نہین ہے-

مثالین انکی یہ ہین

مثال اول مین زیادہ ہوا سدس کا نصف
مثال دوم مین ربع زیادہ ہوا
مثال سیوم مین ثمن زیادہ کیا گیا ثلث اور نصف سدس کا

(۱۳) مخرج (۱۲) عول ۱۳

زوجہ	دو سگی بہین	ایک مادری بہین
ربعہ ۳	ثلثان ۸	سدس ۲

(۱۵) مخرج (۱۲) عول (۱۵)

زوجہ	دو سگی بہین	دو مادری بہین
ربع ۳	ثلثان ۸	ثلث ۴

(۱۷) عول (۱۷)

زوجہ	دو سگی بہین	ما	دو مادری بہین
ربع ۳	ثلثان ۸	سدس ۲	ثلث ۴

(۶) ۲۴ؑ کا عول فقط ۲۷ ہے نہ اس سے کم اور نہ زیادہ۔ مثال اس کی یہ ہے

مخرج ۲۴ عول ۲۷

زوجہ	دو بیٹیان	باپ	ما	ثمن زیادہ ہوا
ثمن ۳	ثلثان ۱۶	سدس ۴	سدس ۴	

کل ۲۷

ساتوین فصل نسبت اعداد کی بیان مین

دفعہ بست و ششم

(۱) عدد اصطلاح مین وہ ہے جو نصف ہو اپنے دونون طرف کے مجموعہ سے جیسا کہ چار مجموعہ اسکی طرفون کا جو تین اور پانچ ہین آٹھ ہوتا ہے اور آٹھ کا نصف چار ہے۔

(۲) چونکہ اعداد کی نسبتون سے واقف ہونا تقسیم ترکہ مین ضروریات سے ہے لہذا مین اعداد کی نسبتون کو علٰحدہ علٰحدہ ذکر کرتا ہون۔ اعداد کی نسبتین چار ہین۔

؏ امام ابن مسعود کے نزدیک اس کا عول ۳۱ تک ہو سکتا ہے اور یہ مبنی ہے اس اختلاف پر جسکی رو سے اسکا بیٹا کافر اور غلام اور قاتل دوسری وارث کو مجحوب کر سکتا ہے مثال اسکی یہ ہے

بیٹا کافر	زوجہ	ما	دو بہنین مادری	دو بہنین سگے	
محروم	ثمن ۳	سدس ۴	ثلث ۸	ثلثان ۱۶	مخرج ۲۴ سے اجتماع ہونے ثمن اور سدس وغیرہ کے ۱۲

تماثل اور تداخل اور توافق اور تبائن-

(۳) تماثل مساوی ہونا دو عددون کا جیسا چار روپئے اور چار آدمی چونکہ چار اور چار مین مساوات ہے پس ان دونون مین نسبت تماثل کے ہے

(۴) تداخل کے معنی لغت مین داخل ہونا اور اصطلاح مین منقسم ہونا بڑے عدد کا چھوٹے عدد پر بغیر کسر کے جیسا کہ چار منقسم ہوتا ہے دو پر بغیر کسر کے اگر چار روپیہ دو آدمیون پر بانٹے جائین۔ تو ہر ایک آدمی کو دو دو بلا کسر ملینگی یا یون کہو کہ چھوٹا عدد اڑادے کل بڑے عدد کو یعنے اگر چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے منہا کیا جاوے۔ دو یا زیادہ دفعہ تو بڑے عدد سے کچھ باقی نہ رہے چنانچہ نو سے تین منہا کئے تین دفعہ تو ۹ سے کچھ باقی نہین رہتا۔ یا یون کہو کہ چھوٹے پر اسکی برابر اگر ایک مقدار یا زیادہ بڑہائے جاوین تو وہ برابر ہوجاوے بڑے عدد کی جیسا کہ دو پر اگر اور دو زیادہ کئے جائین تو چار ہوجاتے ہین-

اور اگر تین پر دو تین بڑہائے جاوین تو یہ تین برابر ہوجاتے ہین ۹ کے حاصل یہ کہ چھوٹا عدد عاد ہو بڑے عاد کا-

(۵) توافق موافق ہونا دو عددون کا کسی جز مین- اس مین چھوٹا عدد بڑے عَدَد کو نہین اُڑاتا بلکہ اِن دونون کو تیسرا عدد اوڑاتا ہے- اور وہ تیسرا عدد اُن کا عاد اعظم ہوگا مثلاً ۸ اور ۲۰- ۸ بیس کو نہین اُڑا سکتا اور نہ بیس آٹھ پر پورا پورا تقسیم ہو سکتا ہے بلکہ ان کو ایک تیسرا عدد جو چار ہے اُڑاتا ہے آٹھہ کو چار نے دو دفعہ اُڑایا- اور ۲۰ کو پانچ دفعہ اِن دونون مین تَوافُق بالربع ہے- کیونکہ عاد اعظم ان دونون کا جزو وَفق کی (جو ربع ہے) مخرج ہوتا ہے-

(۷) تباین کے معنی جدا ہونا دو عددون کا اسطرح پر کہ نہ چھوٹا عاد ہو بڑے کا اور نہ ان دونونکا کوئی تیسرا عدد عاد مشترک ہو جیسا کہ ۱۰ اور ۹ مین نسبت ہے - ایسا کوئی عدد ہے جو عاد مشترک ہو سکی ۱۰ اور ۹ کا -

دفعہ بست و ہفتم

طریق معرفت توافق اور تباین

(۱) دونون جانبون سے چھوٹی عدد کو ایک دفعہ یا زیادہ منہا کرنا چاہئے اگر حاصل تفریق ایک بچی تو وہ عدد متباین ہونگی جیسا کہ ۷ اور ۱۰ سے سات منہا کئے باقی بچے تین تین کو سات سے دو بار منہا کیا باقی رہا ایک ایک کو تین سے دو دفعہ منہا کیا باقی رہا ایک پس یہ دونون متبائن ہوئے -

اور اگر حاصل تفریق ایک سے زیادہ ہو تو وہ دونو متوافق ہونگی ساتھ اُس عدد کی مثل چھ اور بیس کے بیس سے چھہ تین دفعہ منہا کیا باقی رہے ۲ -

اور جب دو کو چھ سے دو دفعہ منہا کیا تو باقی رہے دو پس چھہ اور بیس مین توافق بالنصف ہے علی ہذا القیاس توافق بالثلث اور بالربع اگر تین یا چار باقی رہین مثل ۹ اور ۱۲ یا ۸ اور ۱۲ کی اور توافق بالخمس ہوگا اگر پانچ باقی رہین مثل ۱۰ اور ۱۵ کی اور توافق بالسدس اگر باقی چھ رہین مثل ۱۲ اور ۱۸ کی اور توافق بالسبع مثل ۱۴ اور ۲۱ کے اور توافق بالثمن مثل ۱۶ اور ۲۴ کی اور توافق بالتسع مثل ۱۸ اور ۲۷ کے اور توافق بالعشر مثل ۲۰ اور ۳۰ کے -

فصل آٹھوین تصحیح کے بیان مین

دفعہ بست و ہشتم

(۱) تصحیح کے معنی لغت مین دُور کرنا مرض کا بیمار سے اور اصطلاح مین دور کرنا کسر دن کا جو واقع ہین درمیان حصون اور وارثون کے ساتھ ضرب کی یا بدون اسکی تصحیح کے سات قاعدے ہین تین درمیان سہام اور روس کے اور چار درمیان روس اور روس کے اولاً پہلی تینون کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۲) اگر حصہ ہر فریق کا کسر اُپر بانٹا جاوے تو اب ضرب کی حاجت نہین ہے مثال اُسکے یہ ہے

مخرج ۶

د	باپ	ما	بیٹی	بیٹی
	سدس ۱	سدس ۱	ثلث ۲	ثلث ۲

اس مثال مین سدس جمع ہوا ساتھ ثلث کی اسلئے مخرج اُن کا چھ ہوا کو جب ہر ایک وارث پر بمقدار انکی حصہ کے تقسیم کیا تو پوری پوری مخرج اُن پر تقسیم کئے گئے اور کسر کسی فریق پر نہین آئے اب ضرب وغیرہ کی حاجت نہین ہے۔

(۳) اگر کسر آوے ایک فریق پر لیکن اس فریق کے سردن اور حصون مین توافق ہو پس ضرب دینے چاہئے وفق روس کو جنپر کہ کسر آئی ہے اصل مخرج مین یا اوسکی عول مین اگر مسئلہ عولے ہو (مثال ضرب مخرج)

باپ	ما	دس بیٹیان	اصل مخرج ٦ تصحیح ٣٠
سدس	سدس	ثلثان	
١	١	٤	
٥	٥	٢٠	

چونکہ سدس اور ثلثان کا اجتماع ہوا لہذا مخرج انکا چھہ ہو چھہ سے ایک ایک ما باپ نے لیا۔ باقی چار دس بیٹیون کا حصہ رہا۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ چار سہام دس رؤس پر پورے پورے تقسیم نہیں ہوتے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ ١٠ اور ٤ مین کون نسبت ہے بموجب قاعدہ نسبت اعداد کے معلوم ہوا کہ ان مین نسبت توافق بالنصف ہے کیونکہ دو ان دونون کا عاد ہے۔ لہذا دس کے وفق کو جو ٥ ہے اصل مخرج مین ضرب دیا حاصل ضرب ٣٠ ہوئے یہی تصحیح ہو گے ٣٠ سے ہر ایک بیٹی کو دو دو حصہ آئے

(مثال ضرب عول)

اور ما اور باپ کو پانچ پانچ

زوج	باپ	ما	چھہ بیٹیان	اصل مخرج ١٢
ربع	سدس	سدس	ثلثان	عول ١٥
٣	٢	٢	٨	تصحیح ٤٥
٩	٦	٦	٢٤	

اصل مخرج اسکا باران تہا واسطے اختلاط ربع اور سدس کے لیکن جب باران کو تقسیم کیا وارثون پر تو مجموعہ حصون کا ١٥ ہے۔ لہذا یہ مسئلہ عائلہ ہے۔ چھہ بیٹیان کو اصل مسئلہ سے آٹھ حصے آئے اونکی حصون مین جو آٹھہ ہین اور سرون مین جو چھہ ہین توافق بالنصف ہے لہذا چھہ کو تین کیا اور تین کو ١٥ مین جو عول ہے ضرب دیئے تو حاصل ضرب ٤٥ ہوئے اب سب کے حصون کو تین مین ضرب دینے سے تصحیح کے حصے حاصل ہو نگے

چنانچہ زوج کو اصل مسئلہ سے تین آئے تھی تین کو تین مین ضرب دئے تو حاصل ضرب ۹ ہوئے علی ہذا القیاس دوسری حصے بھی تین کے ضرب سے حاصل ہوتے جائینگے۔

(۴) اگر حصون اور وارثون کے سرون مین توافق نہو بلکہ تباین ہو تو اس صورت مین کل عدد روس کو جنپر کہ کسر آتی ہے اصل مخرج مین ضرب دینا چاہیئے اور اگر مسئلہ عولی ہے تو اسکی عول مین ضرب دیجاتی ہے۔ (مثال اصل مخرج)

باپ	ما	پانچ بیٹیان	اصل ۶
سدس	سدس	ثلثان	تصحیح ۳۰
۱	۱	۴	
۵	۵	۵	

پانچ بیٹیون اور چار حصون مین تباین ہے پانچ کو چھہ مین جو اصل مخرج ہے ضرب دینے سے تصحیح ۳۰ حاصل ہوئے۔ ہر ایک بیٹی کو چار اور ہر ایک ما باپ کو پانچ

مثال مسئلہ عولے

زوج	پانچ سگی بہنین	اصل ۶
نصف	ثلثان	عول ۷
۳	۴	
۱۵	۲۰	تصحیح ۳۵

اصل مخرج اس مسئلہ کا ۶ سے عول اسکا ۷ اصل مخرج سے پانچ بہنون کو چار حصے آئے چار اور پانچ مین تباین ہے پانچ کو جو روس ہین سات مین ضرب دیا حاصل ۳۵ ہوئے پس یہی تصحیح ہوئے

(ان چارون کا بیان جو درمیان رؤس اور روس کے)

(۵) اگر کسر آوے دو یا زیادہ فریقوں پر لیکن اعداد رؤس مین مماثلت ہو پس اس صورت مین ایک فریق کے عدد روس کو اصل مخرج مین ضرب دینے سے تصحیح حاصل ہوگے اور یہ مماثلت عام ہے خواہ بین دونون رؤس کے عددون مین ہو یا اسکے وفق مین —

چھہ بیٹیان	تین دادیان	تین چچا	اصل مخرج ۶
ثلثان	سدس	باقی عصبہ	تصحیح ۱۲
۴	۱	۱	
۱۲	۳	۳	

چھہ بیٹیون کو اصل مخرج سے چار آئے چار اور چھہ مین توافق بالنصف ہے — چونکہ چھہ کا وفق تین ہے پس تینون فریق کے اعداد روس مماثل ہوگئے کیونکہ دادیان اور چچے پہلے سے تین تین تھے۔ اب بیٹیونکا وفق عدد روس تین ہوگیا تین کو ۶ مین ضرب دینے سے حاصل ۱۸ تصحیح ہوئے۔ اصل مخرج کے حصے تینون فریقون پر پورے پورے منقسم نہین ہوتی تھی ایک عدد کی ضرب دینے سے سب حصے اپنے اپنے وارثون پر بلا کسر منقسم ہوگئی جیسا کہ مثال سے واضح ہے —

(۶) اگر کسر آوے دو زیادہ فریقون پر لیکن اسکے اعداد روس مین تداخل ہو پس اس صورت مین جو عدد سب سے زیادہ ہوگا اسکو اصل مخرج مین ضرب دینے سے تصحیح حاصل ہوگی

مثال اسکے یہ ہے

چار زوجات	تین دادیاں	باراں چچے	ربع اور سدس کے اختلاط سے مخرج ۱۲ ہوا کل حصے اصل مسئلہ کے ۱۲ تصحیح ۱۴۴
۱/۴	۱/۶	عصبہ باقی	
۳	۲	۷	
ہر چہار کو ۳۶	ہر سہ کو ۲۴	ہر دوازدہ کو ۸۴	

عدد روس مین جو ۴ و ۳ و ۱۲ ہین تداخل ہے چار اور تین متداخل ہین باراں مین کیونکہ ۱۲ کو چار تین دفعہ اڑاتا ہے ۔ اور تین چار دفعہ اب ۱۲ کو جو سب سے زیادہ اصل مخرج مین ضرب دیا حاصل ضرب ۱۴۴ ہوئے یہی تصحیح ہر ایک کے حصے کو جو اصل مخرج سے ہین ۔ ۱۲ مین ضرب دینی چاہیے تاکہ تصحیح کے تقسیم آسان ہو جاوے ۔

(۷) اگر کسر آوے ایک سے زیادہ فریقون پر ۔ اور انکی اعداد روس مین توافق ہو پس ایک عدد کے وفق کو دوسری تمام عدد مین ضرب دیکر تیسری عدد کی وفق مین ضرب دیجاتی ہے ۔ بشرطیکہ حاصل ضرب اور تیسری عدد مین نسبت توافق کی ہو ۔ ورنہ حاصل ضرب کو تیسری عدد کے نفس مین ضرب دیجاتی ہے ۔ اور حاصل ضرب تصحیح ہوتی ہے ۔ مثال اسکی یہہ ہے

چار زوجات	اٹھارہ بیٹیاں	پندراں دادیاں	چھ چچے	اصل ۲۴
۱/۸	۲/۳	۱/۶	عصبہ باقی	تصحیح ۴۳۲۰
۳	۱۶	۴	۱	
۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰	

اس صورت مین ثمن اور ثلثان وغیرہ کا اختلاط ہوا لہذا اصل مخرج ۲۴ ہوا ۲۴ سے زوجات کو تین اور بیٹیون کو ۱۶ ۔ اور دادیون کو ۴ ۔ اور چچون کو ایک ملا ہر ایک

فریق کے سرون اور حصون میں بجز بیٹیوں کے تباین ہے اسواسطے ہر سہ اعداد روس
بعینہ ہے اور بیٹیون کے سر ۱۸ ہیں اور حصے انکے ۱۶ انمیں چونکہ توافق بالنصف ہے - لہذا
۱۸ اکی وفق کو جو ۹ ہے دوسری اعداد روس کے ساتھہ شامل کیا تو عدد روس ۴ و ۹ و
۱۵ و ۶ ہوئی ۴ اور ۶ مین توافق بالنصف ہے ۴ کے وفق کو جو ۲ ہے ۶ مین ضرب دیا تو
۱۲ ہوئے ۱۲ اور ۹ مین توافق بالثلث ہے لهذا ۱۲ کو ۹ کے وفق مین جو ۳ ہے ضرب دیا تو
حاصل ضرب ۳۶ ہوئی - ۳۶ اور ۱۵ مین بھی توافق بالثلث ہے - ۱۵ اکی وفق کو جو ۵ ہے
۳۶ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۸۰ ہوئی انکو جب اصل مخرج میں ضرب دیا تو حاصل ضرب
۴۳۲۰ ہوئی پس یہی تصحیح ہوئے ہر ایک حصے کو جو اصل مخرج سے ہے ۱۸۰ میں ضرب دینے
سے تصحیح کے حصے حاصل ہو گئے -

زوجات ۳×۱۸۰ = ۵۴۰

بیٹیان ۱۶×۱۸۰ = ۲۸۸۰

دادیان ۴×۱۸۰ = ۷۲۰

چچا ۱×۱۸۰ = ۱۸۰ کل (۴۳۲۰)

آسان طریقہ اسمیں یہہ ہے کہ روس کے سب عددون کو ایک سطر مین لکھا جاوے اور
درمیان ہر ایک عدد کے خط فاصلہ دیا جاوے اور سب کے نیچے ایک لکیر کھینچی جاوے
پھر دیکھو کہ یہہ کل اعداد یا انمین سے اکثر عدد کس عاد مشترک پر تقسیم ہو سکتے ہین اسکو سطر
مذکور کی بائین طرف لکھو اور عاد مشترک سے متوافقین کو اسپر تقسیم کرکے خارج قسمت کو نیچے لکھا

چاہیئے اور جو عدد متباین ہو اسکو بھی بی تقسیم کئی ہوئے نیچے اتار دو بعد اسکی اسطرحپر
یہی عمل کرو یہانتک کہ اخیر کی سطر میں دو عدد متوافق نرہیں پھر سب عادون اور اعداد
متباین کو ضرب دو حاصل ضرب وہی ہوگا جو عمل اول سے ہوا ہے - اور اوسکو ذو اضعاف اقل
کہتے ہین

۳	×۶ - ۱۵ - ۹ - ۴
۲	۲ - ۵ - ۳ - ۴
	۰ - ۵ - ۳ - ۲

۴۳۲۰ = ۲۴ × ۱۸۰ = ۳ × ۲ × ۵ × ۳ × ۲

(۸) اگر اعداد رؤس میں جنپر کہ کسر آتی ہے متباین ہوں تو اسصورت میں پہلی عدد کے نفس کو
دوسری عدد کے نفس میں ضرب دیجاتی ہے حاصل ضرب کو تیسری عدد کے نفس میں ضرب
ہوتی ہے علی ہذا القیاس جسقدر اعداد متباین ہون - سب کو آپسمیں ضرب دینے سے تصحیح
حاصل ہوگی مثال اسکی یہہ ہے

دو زوجہ	چھہ دادیان	دس بیٹیان	سات چچی	اصل مخرج ۲۴ واسطی جمع ثمن اور سدس کے
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ بافی	
۳	۴	۱۶	۱	
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰	تصحیح ۵۰۴۰

اصل اس مسئلہ کا ۲۴ ہے واسطے اختلاط ثمن اور سدس کی ۲۴ سے تین زوجتین کو ۳
جدات کو ۱۶ بیٹیون کو ایک چچا کو ۶ جدات اور انکی چار حصون میں توافق بالنصف ہے
اسواسطے ۶ کو ۳ کیا اور ۱۰ بیٹیوں اور انکی حصون میں جو ۱۶ ہے یہی توافق بالنصف

ہے اسواسطے دس کو پانچ کیا اب اعداد رؤس یہ ہوئی۔ ۲ اور ۳ اور ۵ اور ۷ یہ سب اعداد متباین ہیں لھذا ان سب کو آپسمیں ضرب دیا۔ ۲×۳×۵×۷ = ۲۱۰ تو حاصل ضرب ۲۱۰ ہوئی اسکو اصل مخرج میں جو ۲۴ ہے ضرب دیا تو حاصل ۵۰۴۰ ہوئی یہی اسکے تصحیح ہوگی بعدہ اصل مخرج کی حصون میں ۲۱۰ مین ضرب دینے سے تصحیح کے حصے حاصل ہونگے

زوجتین	۳×۲۱۰	= ۶۳۰		
دادیان	۴×۲۱۰	= ۸۴۰		
بیٹیان	۱۶×۲۱۰	= ۳۳۶۰	کل (۵۰۴۰)	
چچا	۱×۲۱۰	= ۲۱۰		

فی زوجہ ۳۱۵ فی دادی ۲۸۰ فی بیٹی ۳۳۶ فی چچا ۳۰

دفعہ بیست و ہفتم

بیان معلوم کرنا حصون ہر فریق کا تصحیح سے

(۱) اگر کسی فریق کا حصہ تصحیح سے معلوم کرنا منظور رہو جس عدد کو اصل مخرج مین ضرب دئے ہے اسکو فریق کے اس حصہ مین جو اصل مخرج سے ہے ضرب دینے سے تصحیح کا حصہ حاصل ہوگا چنانچہ زوجتین ایک فریق کا حصہ ہمنے معلوم کرنا ہے ۵۰۴۰ سے

چونکہ زوجتین کا حصہ اصل مخرج سے تین تہا لہذا جب اسکو ۲۱۰ مین ضرب دیا تو حاصل ۶۳۰ ہوئی اور ۲۱۰ وہ عدد ہے جسکو اصل مخرج ۲۴ مین ضرب دیکر تصحیح حاصل کی تہے علیہذا القیاس ہر فریق کے اصلی حصوں مین جب ۲۱۰ کی ضرب دیجاوی تو حصہ تصحیح کے حاصل ہو جاتی ہین جیسا کہ مثال مذکورہ سے ظاہر ہے۔

(۲۶) اگر کسی فریق کے ہر ایک فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو تو اوسکی تین قاعدے ہین۔

اول جسقدر اس فریق کی اصل مخرج سے حصے ہون ان سبکو اس فریق کی فردون پر تقسیم کیا جاوے پھر خارج قسمت کو اس عدد مین (جسکو اصل مخرج مین ضرب دیکر تصحیح حاصل کی ہے) ضرب دینی چاہیئے حاصل ضرب ہر ایک فرد کا حصہ ہوگا چنانچہ مثال مذکور مین زوجتین کا حصہ اصل مخرج سے تین تھا اور اشخاص اس فریق کے یعنی فرد دو تہی تین کو دو پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ڈیڑہ $1\frac{1}{2}$ اکو ۲۱۰ مین ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۱۵ ایک عورت کا حصہ ہوا طریق ضرب $\frac{3}{2} \times \frac{210}{1} = 315$

بیٹیون کی حصے ۱۶ تہے اور فرد انکی دس سولان کو دس پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ایک صحیح اور تین خمس ہوئے یعنی $\frac{8}{5}$ جب اسکو ۲۱۰ مین ضرب دیا

$\frac{8}{5} \times 42$ تو حاصل ضرب ۳۳۶ ہوئی ایک بیٹی کا حصہ وقس علیہ البواقی

دوم؛ جس عدد کو کہ اصل مخرج مین ضرب دیا ہے اوسکو فریق کے فردون پر تقسیم کیا جاوے اور خارج قسمت کو اوس فریق کے تمام حصے مین جو اصل مخرج سے ہے ضرب دیا جاوے حاصل ضرب ایک فرد کا حصہ ہوگا مثال مذکور مین ۲۱۰ کو اصل

مخرج میں ضرب دیا تھا اوسکو تقسیم کیا دو عورتوں پر خارج قسمت ۱۰۵ ہوا اسکو جب تین میں (جو حصہ ہے اصل مخرج میں فریق زوجتین کا) ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۱۵ حصہ ایک فرد کا ہوا فریق زوجتین سے دس بیٹیوں پر ۲۱۰ کو تقسیم کیا تو خارج قسمت ۲۱ ہوے ۲۱ کو ۱۶ حصوں میں ضرب دی تو حاصل ضرب ۳۳۶ ہر ایک بیٹی کا حصہ حاصل ہوا۔ سوم یہ تیسرا طریقہ سب سے آسان ہے اور طریق اسکا یہ ہے کہ نسبت کیجائی ہر فریق کے حصون کو جو اصل مخرج سے ہیں طرف اسکی فردون کی اور جو نسبت ثابت ہو اسکی مطابق مضروب سے ہر ایک فرد کے لئے حصے مقرر کئے جاوین چنانچہ مثال مذکور میں دو عورتیں اور تین حصے ہیں دو اور تین میں ڈیڑہ ½ ا کی نسبت ہے مضروب کو جو ۲۱۰ ہی ہی ڈیوڑہا کیا تو تین سو پندران ہوا ہر ایک عورت کو ۳۱۵ دینی چاہئے بیٹیوں کے حصے ۱۶ ہیں اور فرد اسکی دس ان دونوں میں ایک صحیح اور تین خمس (⅗ ا) کی نسبت ہے مضروب ۲۱۰ اور اسکی تین خمس کو ۱۲۶ ہے ہر ایک بیٹی کو دیا جسکا مجموعہ ۳۳۶ ہوتا ہے۔ آسان سے آسان قاعدہ یہ ہے کہ اصل مسئلہ سے جو حصے کسی فریق کا ہو یعنی ربع یا ثلث یا ثمن یا نصف وغیرہ اسکی مطابق تصحیح سے دیا جاوے اگر کسی فریق کا حصہ ثمن ہے تو تصحیح کو آٹھ پر تقسیم کیا جاوے اور خارج قسمت کو فریق کے فرد و نپر اگر دو ہون تو دو پر تقسیم کرو زیادہ ہون تو زیادہ پر خارج قسمت حصہ ہر ایک فرد کا ہوگا چنانچہ مسئلہ مذکورہ میں زوجتین کا حصہ ثمن ہے لہذا ۸ پر تصحیح کو جو ۵۰۴۰ ہے تقسیم کیا تو خارج ۶۳۰ ہوے یہ حصہ کل فریق کا ہے اگر ہر ایک فرد کا معلوم کرنا ہو تو ۲ پر ۶۳۰ کو تقسیم کرنا چاہئے

خارج قسمت ۲۱۵ ایک زوجہ کا حصہ ہوگا بیٹیون کا حصہ ثمان ہے - اگر تصحیح کو ان پر تقسیم کیا جاوے تو خارج قسمت ۳۲۰ ہوگا اسکو دش پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۳۲ ایک بیٹی کا حصہ حاصل ہوگا - اہل حساب جسقدر چاہیے اسکے قاعدے نکال سکتا ہے -

دفعہ سی ام

تقسیم مال کا قاعدہ درمیان وارثون اور قرضخواہو نکے

(۱) مال اور تصحیح میں نظر کیجائے اگر ان دونون میں تباین ہے تو ہر ایک شخص کی حصہ کو جو تصحیح سے ہے - تمام مال مین ضرب دینی چاہیے - حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کیا جاوے خارج قسمت اوسی شخص کا حصہ ہوگا مثال اسکی یہ ہے -

مخرج (٦)

بیٹی	بیٹی	ما	باپ	
ثلث	ثلث	سدس	سدس	(مال ٧ روپیہ)
۲	۲	۱	۱	

تصحیح اسکی بباعث اختلاط سدس وثلث کی ٦ ہے ٦ مخرج اور ٧ روپیہ مین مباینت ہے - ایک کو جو حصہ ملا ہے سات مین ضرب دیکر حاصل ضرب ٧ کو ٦ پر تقسیم کیا خارج قسمت ایک روپیہ اور چھٹا حصہ روپیہ کا ہوا یعنی ($1\frac{1}{6}$) اسیطرح -

باپ کا حصہ ۱ کا بیٹی کا حصہ اصل مخرج سے دونا دو کو سات مین ضرب دیکر حاصل ۱۴ کو ۶ پر تقسیم کیا خارج قسمت دو روپیہ تیسرا حصہ روپیہ کا ہوا یعنی (۲ ⅓) دوسرے بیٹی کا بھی اسیقدر اسی طریق سے حصہ نکلتا ہے۔

ما - ۱ × ۷ = ۷ ÷ ۱۱/۶ = (۱ ۱/۶)

باپ - ۱ × ۷ = ۷ ÷ ۱/۶ = (۱ ۱/۶)

بیٹیاں - ۴ × ۷ = ۲۸ ÷ ۱/۶ = (۴ ۲/۳)

جمع ۷

(۲) اگر تصحیح اور تعداد مال مین توافق ہو تو ہر شخص کی حصے کو مال کے وفق مین ضرب دیکر حاصل کو تصحیح کی وفق پر تقسیم کرنا چاہیئے - خارج قسمت اس شخصکا حصہ ہوگا جسکی حصہ تصحیح کو مال کی وفق مین ضرب دی ہے - فرض کرو کہ مثال مذکور مین آٹھہ روپیہ مال ہے

(۸ روپیہ مال وفق ۴)

مخرج ۶ وفق ۳

بیٹی	بیٹی	ما	باپ
۲	۲	۱	۱

ظاہر ہے کہ ۸ اور ۶ مین توافق بالنصف ہے ۸ کا وفق ۴ اور ۶ کا ۳ بیٹی کی حصی کو مال کے وفق میں جو ۴ ہین ضرب دیا تو آٹھہ ہوئے آٹھہ کو تین پر جو وفق تصحیح کا تقسیم کیا خارج قسمت دو روپیہ اور دو تہایان ہوا یعنی (۲ ⅔) دوسرے بیٹی کا حصہ اسیقدر ہے باپ کے حصہ کو ۴ مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۴ کو ۳ پر تقسیم کیا خارج قسمت ایک روپیہ ایک تہائی ہوا یعنی ⅓ ما کا بھی ⅓ ۱ حصہ ہے

بیٹیاں - ۴ × ۴ = ۱۶ ÷ ۱/۳ = (۵ ۱/۳)

ما – ۱×۴ = ۴ ÷ ۱/۳ = (۱ ۱/۱۲)

باپ – ۱×۴ = ۴ ÷ ۱/۳ = (۱ ۱/۱۲)

جمع ۸/۳

(۳) اگر مطلوب معلوم کرنا ہو فقط کسی فریق کا حصہ تو ہر ایک فریق کے حصے کو وفق مال مین بشرطیکہ مال اور تصحیح مین توافق ہو ضرب دیکر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کرنا چاہیئے ۔ اگر انمین توافق نہین تو حصہ کو کل مال مین ضرب دینا چاہیئے اور کل تصحیح پر تقسیم کیا جائے ۔ مثال مباینت

مخرج ۶ عول ۹

دو بہنین سگی	دو بہنین مادری	زوج	(مال ۳۲ روپیہ)
ثلثان	ثلث	نصف	
۴	۲	۳	

تصحیح اسصورت کی ۹ ہے اسمین اور ۳۲ مین تباین ہے ۔ بہنون سگی کے فریق کی حصہ ۴ کو ۳۲ مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۱۲۸ کو ۹ پر تقسیم کیا تو خارج قسمت چودان روپیہ اور دو تسع ہوا یعنی (۱۴ ۲/۹) مادری بہنون کا حصہ ۲ تہا ۲ کو ۳۲ مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۶۴ کو ۹ پر تقسیم کیا ۔ خارج سات روپیہ ایک تسع یعنی (۷ ۱/۹) ہوا زوج کی حصے تین کو ۳۲ مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۹۶ کو ۹ پر تقسیم کیا خارج دس روپیہ دو تہایان (۱۰ ۲/۳) ہوا اگر اسصورت مین ۳۰ روپیہ مال فرض کیا جائے ۔ تو ۹ اور ۳۰ مین توافق بالثلث یعنی ۳/۹ اور ۳۰ کا ۳ عاد اعظم ہے ۹ کا وفق ۳ اور ۳۰ کا ۱۰ سگی بہنون کے حصے ۴ کو ۱۰ مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۴۰

کو ۳ پر جو وفق ہے بتصحیح کا تقسیم کیا خارج قسمت تیران روپیہ ایک تھائی ہوا یعنی (۱۳⅓)

مادری بہنون کے حصہ ۲ کو ۱۰ مین ضرب دیکر تین پر تقسیم کیا خارج چھ روپیہ دو تہایان

یعنی ⅔۶ ہوا

زوج کا حصہ ۳ تھا ۳ کو ۱۰ مین ضرب دیکر ۳ پر تقسیم کیا خارج قسمت دس روپہی ہوا

دفعہ سی ویکم

(۱) اگر مال درمیان داینون کی تقسیم کرنا ہو۔ تو مجموعہ دیون کو تصحیح سمجھنا چاہیئے

اور ہر ایک داین کے قرض کو بمنزلہ حصہ وارث کی تصور کیجاوے باقی عمل وہی ہے

جو (تقسیم مال درمیان وارثین) کی قاعدے مین لکھا گیا ہے۔ مثال اسکی یہ ہے۔

خالد مرگیا اور باران روپیہ اسکا مال رہا اور اٹھارہ ۱۸ روپیہ اسکے ذمہ اس تفصیل سے

قرض ہے کہ زید کے ۴ اور عمر کے ۲ بکر کے ۱۲ - ۱۲ روپیہ مال اور اٹھارہ روپیہ

قرض مین توافق بالسدس ہے ۱۲ اکا وفق ۲ اور اٹھارہ کا ۳۔

۴ کو جو حصہ زید کا ہے ۲ مین جو وفق مال کا ہے ضرب دیکر حاصل ضرب ۸ کو تین پر جو وفق

قرض کا ہے تقسیم کیا خارج قسمت دو صحیح اور دو تہایان ہوا یعنے (⅔۲)

پہر عمر کے روپیہ ۲ کو ۲ مین ضرب دیکر ۳ پر تقسیم کیا خارج ایک صحیح ایک تہائی (⅓۱) ہوا

علی ہذا القیاس ۱۲ کو جو بکر کا قرض ہے دو مین ضرب دیکر تین پر تقسیم کیا خارج آٹھ ہوا

(۲) اگر مال اور قرض مین تباین ہو تو ہر صاحب دین کے کل قرض کو کل مال مین ضرب دیجاتی ہے۔

فرض کرو کہ صورت بالا مین کل مال متروکہ ۱۱ روپیہ ہے پس ۴ کو ۱۱ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۸ اپر تقسیم کرکے خارج قسمت دو روپیہ چار تسع (۴/۹ ۲) حق زید کا نکالا۔

اور ۲ کو ۱۱ مین ضرب دیکر ۸ اپر تقسیم کیا خارج ایک روپیہ دو تسع (۲/۹ ۱) حق عمر کا ہوا اور ۱۲ کو ۱۱ مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۱۳۲ کو ۸ اپر تقسیم کیا تو خارج سات روپیہ اور ایک تہائی روپیہ کی یعنے (۱/۳ ۷) بکر کا حق ثابت ہوا (تنبیہ) اگر امین تداخل ہو تو بہی وہی قاعدہ توافق کا برتنا چاہیئے۔

(۳) تجنیس

اگر مال مین کوئے کسر ہو تو ترکہ کو کسر کے جنس مین لانا چاہیئے اور ساتہہ اسکے اسقدر تصحیح کو بہی بڑہایا جاوے۔ مثال اسکی یہ ہے۔

مخرج ۶ عول ۸

مال (۱/۳ ۲۵ روپیہ)

ما	زوج	دوسگی بہنین
سدس	نصف	ثلثان
۱	۳	۴ = ۸

اس صورت مین کل مال ۲۵ روپیہ اور ایک تہائی روپیہ کی ہے لہذا ۲۵ کو تین ۳ مین جو مخرج ہے تہائی کی ضرب دیکر کسر کے جنس مین لایا تو ۷۵ ہوئے اسکی ساتہہ ۱ تہائی بہی جمع ہوئے۔ تو کل ۷۶ تہائیان ہوئے اسیطرح تصحیح ۸ کو بہی ۳ مین ضرب دیا

تو حاصل ضرب ۲۴ ہوئے - اب باقی کا عمل یہی ہے جو آگے بیان ہوا - ماکے حصہ ۱ کو ۷۶ میں ضرب دیکر حاصل ضرب ۷۶ کو ۲۴ پر تقسیم کیا - تو خارج قسمت ۳ روپیہ ایک چہٹا روپیہ کا ($۳\frac{۱}{۶}$) ہوا -

زوج کے حصہ ۳ کو ۷۶ مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۲۲۸ کو ۲۴ پر تقسیم کیا تو خارج نو روپیہ اور ۸ آنہ ہوا - یعنی $۹\frac{۱}{۲}$ -

علی ہذا القیاس سگے بہنون کے حصے ۴ کو ۷۶ میں ضرب دیکر حاصل ضرب ۳۰۴ کو ۲۴ پر تقسیم کیا تو خارج قسمت باران روپیہ دو تہایان روپیہ کی ($۱۲\frac{۲}{۳}$) ہوا

ما - $۱ \times ۷۶ = \frac{۷۶}{۱} \div \frac{۱}{۲۴} = (۳\frac{۱}{۶})$

زوج - $۳ \times ۷۶ = \frac{۲۲۸}{۱} \div \frac{۱}{۲۴} = (۹\frac{۱}{۲})$

بہین - $۲ \times ۷۶ = \frac{۱۵۲}{۱} \div \frac{۱}{۲۴} = (۶\frac{۱}{۳})$

بہین - $۲ \times ۷۶ = \frac{۱۵۲}{۱} \div \frac{۱}{۲۴} = (۶\frac{۱}{۳})$

جمع $۲۵\frac{۱}{۳}$

فصل نوین تخارج اور صلح ورثاء کی بیان مین

دفعہ سی و دوم

(۱) جایز ہے کہ کسی وارث کو وارثون سے خارج کیا جاوے - اور اسکو بطریق

صلح کے ترکہ سے کچھہ مال (جو کم ہو اسکے حصہ سے) دیا جاوے۔

(۲) جب کوئی وارث اپنے حصہ سے کم لیکر اپنے رضامندی سے اپنا حصہ دوسرے وارثون کو دیدے تو طریق تقسیم کا یہ ہے کہ پہلی بلحاظ وارث خارج کے تمام وارثون کی حصو نکی تصحیح (مخرج مشترک) مقرر کیجاوے۔ اور ہر ایک وارث کا حصہ معین کیاجاوے بعدہ وارث خارج کا حصہ بقیہ وارثون پر بموجب انکی حصہ کے تقسیم کرنا چاہیئے۔

مثال اوّل

(مخرج ۶)

زوج	ما	چچا
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	باقی عصبہ
۳	۲	۱

مخرج ۶ سے تین زوج کو اور ۲ ما کو اور ایک چچا کو دیا اسصورت میں زوج کے ذمہ زوجہ متوفیہ کا مہر تہا وارثون نے اسسے مہر نہ لیا اور اسکو برضامندی اسکی حصہ خارج کیا زوج خارج کے حصہ کو جو تین تہے بقیہ وارثون پر انکے حصو نکی مطابق تقسیم کیا دو حصہ ماکو اور ایک حصہ چچا کو دیا۔

اگر فرض کیا جاوے کہ چچا نے کچھہ لیکر حصہ اپنا چہوڑا تو چچا کے ایک حصہ سے تین خمس ($\frac{3}{5}$) زوج لیگا۔ اور دو خمس ($\frac{2}{5}$) ماکو ملینگے۔ یا کل مال کے پانچ حصے کیجاوین۔ تین زوج کو اور دو ماکو۔

اگر فرض کرین کہ مانے صلح کی تو ماکے دو حصہ سے ڈیڑہ $1\frac{1}{2}$ زوج کو ملیگا

اور آدھا ½ چچا کا حق ہوگا - یا کل مال کے چار حصے کئے جاوین تین زوج کو اور ایک چچا کو -

مثال دوم

مخرج ۸ تصحیح ۳۲

زوجہ	چار بیٹی
ثمن ۱	باقی عصبہ ۷
۴	۲۸

مخرج اسصورت کا ۸ ہے ایک دیا زوجہ کو باقی کے ۷ چار بیٹون پر پوری تقسیم نہیں ہوسکتے - ۴ اور ۷ مین تباین ہے - لھذا ۴ کو ۸ مین ضرب دیا حاصل ضرب ۳۲ ہوئے ۳۲ کا ثمن چار زوجہ کو آیا اور ہر ایک بیٹی کو سات حصے آئے اب فرض کرو کہ ایک بیٹی نے صلح کرلے اور اپنا حصہ چھوڑ دیا - اسکی سات حصون کی پچیس ۲۵ حصے بنائے جاوینگے جنسے چار زوجہ کو پہنچیگی اور سات سات ہر ایک بیٹی کو تینون بیٹونسے یا کل مال کی پچیس حصے کئے جاوین اور انسے چار زوجہ کو اور ہر ایک بیٹی کو سات تمام حصہ بیٹون کا ۲۱ ہوا -

دسوین فصل رد کے بیان مین

دفعہ سی و سیوم

(۱) رد کی معنے لغت مین واپس کرنا۔ اور اصطلاح مین جو بچ رہے مخرج سے بعد پالینے ہر ایک وارث کی اپنے حصے کو۔ اسکو پہر انہیں وارثون پر موجب انکی حصے کے (بشرط عدم موجودگی عصبات کی تقسیم کرنا۔

(۲) بعض مخرج میں اسقدر زیادہ حصے ہوتے ہیں کہ وہ مخرج انکو کفایت نہیں کرتا۔ لاچار اسپر کچھہ بڑہایا جاتا ہے۔۔ جیساکہ عول کی صورتون مین بیان کیا گیا اور بعض مین حصے کم ہوتے ہین جنکے مہیائی کے بعد کوئے حصہ مخرجکا باقی رہتا ہے۔

چنانچہ فرض کیا کہ مخرج ۶ میں دو حصے ہیں ایک نصف اور ایک ثلث نصف والی نے تین لئے اور صاحب ثلث نے ۲ دو اور تین پانچ ہوئے اسسی صاف ظاہر ہے کہ مخرج سے سدس باقی ہے پس اس سدس باقیماندہ کو چونکہ صاحب نصف اور ثلث پر پہر تقسیم کیا جاتا ہے۔ لہذا اسکو رد کی نام سے موسوم کیا گیا جیساکہ پہلا عول کے نام سے مشہور ہے۔

(۳) عصبات مالک ہوتے ہیں اسمال کے جو باقی رہے بعد پالینے ہر ایک وارث کے اپنے حصے کو اگر وارثون کے حصے ساوی ہون مخرج کی تو پہر مخرج سے کچھہ نہیں بچا لہذا عصبات محروم رہتے ہین مثلا زوج اور ایک سگی بہین اور ایک چچا وارث ہیں۔ زوج کا حصہ نصف اور سگی بہین کا حصہ بہی نصف ہے اور چچا عصبہ باقی مال کا مستحق ہے مال کے دو حصے ہوئے ایک حصہ زوج نے لیا۔ اور ایک بہین نے۔ چونکہ اسصورت مین باقی کچھہ نرہا۔ لھذا چچا محجوب ہوا۔

(۴) اگر مخرج سے کچھ بچے اور وارثان صاحب حصص کے ساتھ عصبہ بھی ہو تو باقی مال وہ لیگا اور رد کی حاجت نہوگی چنانچہ فرض کیا کہ دو وارث اور عصبہ ہے ایک وارث مستحق نصف کا ہے مثلاً زوج اور دوسرا ثلث کا مستحق مثلاً ما اور عصبہ چچا موجود ہے۔ اب جو اس مخرج سے بعد منہائی حصہ زوج اور ما کی سدس باقی رہا اسکا مستحق چچا ہوگا۔ پس اب رد کی ضرورت نہوئی۔ اگر صورت بالا میں عصبہ نہو تو سدس باقی کو پہر ان پر رد کرنا چاہیئے بموجب قاعدۂ رد کے۔

(۵) اگر کسی مخرج سے کچھ بچ رہا ہو اور کوئی اسکا مستحق نہو تو اسکو پہر انہیں وارثون پر خواہ کس قسم کے ہوں بموجب انکے حصہ سابقہ کے تقسیم کرنا چاہیئے مگر زوج اور زوجہ پر کہ یہ دونوں فقط اپنا پہلا حصہ لیتی ہیں وقت ہونے دوسری وارثون یا ذوالارحام وغیرہ کے انکو مابقی سے کچھ نہین دلوایا جاتا۔ ان کی سوا دوسری وارثون پر بحسب انکی حقوق کی رد کیا جاتا ہے۔

(۶) اگر احدی الزوجین نے اپنا حصہ لی لیا ہو اور اسکی مخرج سے کچھ بچ رہا ہو اور یہ مجرد ہو ذوالفرائض نسبیہ اور عصبات سے تو باقی مال ذوالارحام کو دیا جاتا ہے بشرط موجودگی انکی والا مولے الموالات کو۔ جیسا کہ پہلی بیان ہوچکا۔ اس زمانہ میں بباعث نہونے انتظام بیت المال کی شرعی طریقہ پر علماء نے زوجین پر بہی رد کا فتوے دیا ہے۔ مگر اسوقت جبکہ انکی بغیر کوئی اور غیر دعویدار بہی نہو۔ اور یہی آج کل مسلمانوںکو منظور رہے۔

ملا عامہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم مثل حضرت علی المرتضی علیہ السلام کے نزدیک جو مال مخرج سے بچ رہے اسکو واپس کیا جاتا ہے ذوالفرائض کیطرف اور زید بن ثابت کی نزدیک وہ مال بیت المال میں رکہہ جاتا ہے۔ ۱۲

(۷) رد کے چار قاعدے ہیں اور چار صورت میں منحصر ہین کیونکہ مسئلہ مین وہ وارث کہ جنپر رد کرنا ہے۔ یا ایک جنس کے ہونگے یا ایک سے زیادہ جنس کے۔ اور دونون صورتون میں یا تو زوجین انکے ساتھہ موجود ہونگے یا نہ پس یہ چار صورتیں ہوئین

قاعدہ اوّل

(۸) اگر مسئلہ مین فقط مستحق رد کی ایک جنس کے ہون اور کوے زوج یا زوجہ سے انکے ساتھہ نہ ہو توجس قدر تعداد مین یہ وارث ہونگی اسیقدر انکی حصے کئی جاوینگے اگر دو بیٹیاں ہون تو دو حصے اور اگر تین ہون تو تین علیہذا القیاس چار ہون تو چار حصے کئے جاوینگے۔ یہی صورت ہے دو بہنون اور دو دادیون کے۔ تشریح اسکے یہ ہے کہ دو بیٹیون کا حصہ ثلثان ہے اور ثلثان کا مخرج تین ہے تین سے انکو دو حصے آئے باقی رہا ایک اسکا اور کوئے مستحق نہین۔ اسکو بھی بیٹیون پر رد کرنا ہے لہذا کل مال کے دو حصے کئے اور بالمناصفہ انہین تقسیم کیا دونون دادیون کا حصہ سدس ہے۔ اور مخرج ۶ ہے اسمی ایک دیا انکو باقی جو رہے پانچ وہ بھی انکو دینے چاہیئے۔ لہذا انکی بھی دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ ہر ایک کو دیا۔

قاعدہ دوم

(۹) اگر مسئلہ مین رد کے مستحقون کے دو یا تین جنسین جمع ہون اور زوجین سے کوے انکے ساتھہ شامل نہو۔ تو اب تصحیح باعتبار حصون کے ہوگے یعنی جسقدر تعداد حصون کی ہوگی اسیقدر تصحیح بنائی جائیگی دو سدس ہون تو تصحیح دو ہوگے

اور اگر ثلث اور سدس ہون تو تصحیح ۲ مقرر ہوگی کیونکہ ثلث کی دو سدس ہوتے ہین اگر نصف اور سدس ہو تو تصحیح ۲ سمجھنے چاہیئے ۔ کیونکہ نصف کی تین سدس ہوتے ہیں اگر ثلثان اور سدس یا نصف اور دو سدس یا نصف اور ثلث ہون تو تینون صورتون مین تصحیح ۵ ہوگے ۔ ہر ایک مثال ذیل مین درج ہے ۔۔

مثال دو سدس	اس مثال مین دادے کا حصہ سدس ہے اور بہین کا بہی سدس مخرج انکا چھ ہے جب انکی حصے نکالے تو باقی چار رہے اس چار کو بہی اپر تقسیم کرنا ہے مگر باعتبار انکی حصون کے چونکہ اسکے حصے دو ہین لہذا تصحیح بہی دو ہوئے
مخرج ۶ رد ۲	
دادی مادری بہین	
سدس سدس	
۱ ۱	
(باقی)	
۴	

مثال تین سدس کے	اس مثال مین ثلث دو بہائیوں کا ہے اور سدس ما کا مخرج ۶ سے ۲ حصے بہائیون کے اور ایک حصہ ما کا باقی رہے تین لہذا حاجب ہوئے رد کے کل مال کے تین حصے کئے ۲ حصے بہائیو نکو دئے اور ایک ماکو ۔۔
مخرج (۶) رد (۳)	
دو مادری بہائے ما	
ثلث سدس	
۲ ۱	
باقی	
۳	

مثال ہہ سدس کی

مخرج (۶) رد (۴)

بیٹی	ا
نصف	سدس
۳	۱
باقی	
(۲)	

اس مثال مین بیٹی کا حصہ نصف اور ماکا سدس مخرج ۶ سے تین حصے بیٹی کی اور ایک حصہ ماکا باقی رہتے دو لہذا حاجت ہوئے رد کے چونکہ انکے حصے چار ہین مخرج اول سے لہذا تصحیح بہی چار ہوئے تین بیٹی کو دئے اور ایک ماکو۔

مثال و سدس کے بترکیب ثلثان اور سدس کے

مخرج (۶) رد (۵)

دو بیٹیان	ا
ثلثان	سدس
۴	۱
باقی	
(۱)	

اسمین دو بیٹیون کا حصہ $\frac{۲}{۳}$ ہے اور ماکا $\frac{۱}{۶}$ مخرج ۶ سے بیٹیونکا حصہ ۴ آیا اور ماکا ایک مجموعہ انکا پانچ ہوا باقی چونکہ مخرج سے سدس بچا ہے لہذا احتیاج رد کی ہوئے تصحیح بموجب انکی حصون کے ۵ مقرر کے پانچ سے چار بیٹیون کو اور ایک ماکو

مثال ۵ سدس کی ترکیب نصف
اور دو سدس کے

مخرج (٦) رد (۵)

بیٹی	پوتے	ما
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$
٣	١	١
	باقی (١)	

اس مثال میں بیٹی کا حصہ نصف اور پوتے کا سدس اور ما کا بھی سدس ہے ٦ سے بیٹی کو تین آئے اور پوتے کو ایک اور ماکو بھی ایک مجموعہ پانچ ہوا پس مخرج سے ایک سدس باقی رہا لہذا مخرج کو چھوڑ کر تصحیح ۵ مقرر کئے اور ۵ سے بیٹی کو ٣ اور پوتے اور ماکو دو دئے۔

مثال پانچ سدس کے ترکیب
نصف اور ثلث کے

مخرج (٦) رد (۵)

حقیقی بہن	دو مادری بہنیں
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$
٣	٢
باقی (١)	

اسمیں بہن حقیقی کا حصہ نصف ہے اور مادری بہنوں کا ثلث مخرج ٦ سے ٣ حقیقی بہن نے لئے۔ اور دو مادری بہنوں نے مخرج سے ایک سدس بچ رہا لہذا کل مال کے پانچ حصے کئے تین حقیقی کو اور ٢ مادری بہنوں کو

قاعدہ سیوم

(۱) اگر قسم اول کے ساتھہ زوجین بھی کوئے ہو تو احدے الزوجین کا حصہ اسکی حاصل
مخرج سے سہا کرو - بعد اُسکے باقی مال اگر وارثون پر پورا پورا تقسیم ہو جائے تو خوب اگر
پورا پورا تقسیم نہین ہوتا تو اعداد حصون اور روارثون مین دیکھنا چاہیئے کہ انہین توافق ہے
یا تباین - اگر توافق ہو تو وارثون کے وفق روٴس کو احدے الزوجین کے مخرجین جو
کہ شامل ہو انکی ساتھہ ضرب دینے سے تصحیح حاصل ہوتی ہے - یعنی اگر لڑکے ساتھہ زوجہ
ہو تو زوجہ کے مخرج خاص مین جو کہ ۴ اور ۸ بسبب اختلاف حالات ہے ضرب دینے
چاہیئے اور اگر ان وارثونکے ساتھہ زوج ہو تو اسکی مخرج خاص ۲ اور ۴ مین جو
مختلف مین بباعث اختلاف اسکی احوال کے ضرب دینے سے تصحیح بنتے ہے -
اگر اعداد حصص اور اعداد روٴس مین تباین ہو تو تمام اعداد روٴس کو مخرج احد الزوجین
مین ضرب دینے سے تصحیح حاصل ہوگی ہم اسکے تینون مثالین علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے
ہین مثال اول جسمین باقی مال دوسرے وارثونپر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے -

مخرج (۱۲) رد (۴)

زوج		تین بیٹیان
۱/۴	باقی	۳/۴ تقسیم مخرج (۱۲)
	(۱)	(۳) تقسیم تصحیح (۴)

زوج کا حصہ چونکہ ربع ہے اور بیٹیون کا ثلثان لھذا مخرج انکا ۱۲ ہوا ۱۲ سے
تین زوج کو اور ۸ بیٹیون نے لئے باقی ایک رہا لھذا رد کے حاجت ہوئے زوج
پر چونکہ رد نہین ہے اسواسطے زوجکا حصہ اسکی خاص مخرج جو ۴ ہے منہا کیا باقی
تین حصے رہے یہ تینوں چونکہ بیٹیونپر پوری پوری تقسیم ہوگئے لھذا حاجت ضرب کے اسصورت
مین نہوئے (مثال دوم جسمین اعداد روس اور اعداد سہام میں توافق ہو

مخرج (۱۲) رد (۴) تصحیح (۸)

زوج		چهه بیٹیان
ربع	باقی	ثلثان
۳	(۱)	۸ تقسیم (۱۲)
۱		۳ تقسیم (۴)
۲		۶ تقسیم (۸)

مخرج ۱۲ سے زوج نے تین لئے اور تینوں نے آٹھ کل ۱۱ ہوئے - مخرج سے
ایک بچ رہا - لھذا بموجب قاعدہ رد کے زوج کا حصہ اسکی مخرج خاص سے منہا کیا تو باقی
کے تین اگرچہ پوری تقسیم نہیں ہوسکتے چھہ بیٹیوں پر مگر تین حصون اور چھہ بیٹیون مین توافق
بالثلث ہے لھذا ۶ کے وفق کو جو دو ہے زوج کے مخرج میں جو ۴ ہے ضرب دیا تو حاصل
۸ ہوے پس یہی تصحیح ہوگے ۸ کا ربع ۲ زوج کو دیا باقنے سے ایک ایک ہر ایک بیٹی کو

(مثال سوم جسمین اعداد روئس وارثون
اور اعداد حصون میں تباین ہو)

مخرج (۱۲) ردّ (۴) تصحیح (۲۰)

زوج		پانچ بیٹیان
ربع	باقیہ	ثلثان
۳	(۱)	۸ مخرج ۱۲
۱		۳ ردّ ۴
۵		۱۵ تصحیح ۲۰

زوج کا حصہ اسکی مخرج سے جو ۴ ہے منہا کیا تو باقی کے تین پانچ بیٹیونپر پورے تقسیم نہیں ہوئے اور چونکہ ۵ اور ۳ میں تباین ہے لهذا پانچ کو زوج کے مخرج ۴ میں ضرب دیکر حاصل ضرب ۲۰ کو تصحیح مقرر کیا ۲۰ سے پانچ حصے زوج کو دئے اور باقی کے ۱۵ پانچ بیٹوں کو ہر ایک بیٹی کو تین تین حصے آئے۔

قاعدۂ چہارم

(۱) اگر مسئلہ میں دو یا تین جنس کے وارث مستحق واپسی کے ہون اور ساتھ اسکے زوج یا زوجہ جو مستحق نہیں ہیں واپسی کی بھی موجود ہون تو قاعدہ تقسیم اور رد کا اس صورت میں دو طرح ہوگا۔

(اول) حصہ زوج یا زوجہ کا جو کہ شامل ہو ان جنسون کے ساتھ اسکی خاص مخرج سے دیکر باقی جو بچے اسکو ان فریقون کے حصونپر جو خاص انکی مخرج سے (جسمین زوج یا زوجہ کا لحاظ نہیں ہے) انکو طبین ہین تقسیم کرنا چاہئے اگر باقی اور حصون میں مساوات ہو تو پھر کسیطرح کے ضرب وغیرہ کی حاجت نہوگی۔ بلکہ بموجب حصون کے باقی کو وارثون

میں تقسیم کیا جاویگا۔

- مثال قاعدۂ چہارم جسمین بعد منہائے حصہ زوج یا زوجہ کی بانٹنے کا دوسرے جنبون کے حصونپر پورا پورا ملاکر تقسیم ہوتا ہے۔

مخرج (۱۲)	رد (۴)	تصحیح (۴۸)
زوجہ ایک	دادیان چار	مادری بہین چھہ
چوتھا	چھٹا	تیسرا
۳	۲	۴ تقسیم مخرج ۱۲
۱	۱	۲ تقسیم مخرج رد ۴
۱۲	۱۲	۲۴ تقسیم تصحیح ۴۸

زوجہ کا چوتھا حصہ اور دادیون کا چھٹا اور بہنونکا تیسرا مخرج انکا بموجب اختلاط ربع اور سدس وغیرہ کے ۱۲ ہوا ۱۲ سے زوجہ نے ۳ اور دادیون نے ۲ اور مادری بہنون نے ۴ لئے مجموعہ ان سب کا ۹ ہوا باقی مخرج سے ۳ رہے انکو سوا زوجہ کے باقی کی دونون جنبون کو بموجب انکی حصہ کے واپس دینا چاہیئے لہذا بموجب قاعدۂ مندرجۂ بالا کی زوجہ کا حصہ اسکی مخرج سے جو ۴ ہے منہا کیا باقی رہی تین انکو چونکہ بموجب رد کی تقسیم کرنا ہے بہنون اور دادیون پر اسلیئے ان دونو کی مخرج خاص دریافت کرنیکی ضرورت ہوئے تاکہ ان کے حصون کا مجموعہ معلوم ہو جائے۔ چونکہ بہنون کا حصہ تیسرا اور دادیون کا چھٹا ہے اسواسطے مخرج انکا چھہ ہوا ۶ سے دو لیئے بہنون نے اور ایک دادیون نے مجموعہ حصون کا ۳ ہوا۔ ان تینون پر وہ تین جو باقی رہی تہے زوجہ کے

مخرج ۴ سے مطابق آگئی اور بلا کسر منقسم ہوگئی - اب کسی ضرب کی ضرورت نہوئے
صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ۴ سے ایک حصہ زوجہ نے لیا
اور باقی کے تین مین سے دو حصے بہنون نے
اور ایک حصہ دادیون نے - اسسی ہر ایک فریق کا حصہ معلوم ہوگیا اگر ہر ایک فرد
کا حصہ معلوم ہوگیا اگر ہر ایک فرد اور شخص کا حصہ ہر فریق سے معلوم کرنا مطلوب ہو تو
تصحیح کے قاعدون کو عمل مین لانا چاہئے - چنانچہ اس صورت مین دادیان چار ہین -
اور حصہ انکا ایک ایک اور چار مین تباین ہے اور بہنین چھ ہین اور حصے انکی دو دو اور
۶ مین تداخل ہے لہذا ۶ کی تین کیونکہ دو اڑاتا ہے ۶ کو تین دفعہ پہر حصہ دارون کے دو دونون
فریق کی شخصون کے طرف دیکہا تو معلوم کیا کہ ۳ اور ۴ مین تباین ہے لہذا تین کو ۴
مین ضرب دیکر حاصل ضرب ۱۲ کو زوجہ کے مخرج ۴ مین ضرب دئے حاصل ضرب ۴۸
تصحیح ہوے - زوجہ کو اس سے ۱۲ ملے اور دادیونکو بہی ۱۲ اور بہنون کو ۲۴ یعنے ہر ایک
دادی کو تین اور ہر ایک بہین کو چار

(د) اگر بعد منہائی حصہ زوج یا زوجہ کے باقی کا دوسری جنبون کی حصونپر پورا پورا
تقسیم نہو تو ان جنبون کے تمام حصون کو جو انکی خاص مخرج سے ہین احدی الزوجین کے
مخرج مین ضرب دینا چاہئے حاصل ضرب فریقین کے حصون کا مخرج ہوا

(مثال دوم قاعدہ چہارم جسمین بعد منہائی حصہ زوجات کی باقی کا دوسرے
جنبون پر جو مستحق وایسے کے ہین پورا پورا تقسیم نہین ہوتا)

مخرج اوّل (۲۴) رد (۸) مخرج دوم (۴۰) تصحیح (۱۴۴۰)

زوجہ چار	بیٹیان نو	دادیان چھہ
اٹھوان	دونہایان	چھٹا

۳	۱۶	۴ تقسیم مخرج اوّل (۲۴)
	باقی (۱)	
۱	۷	تقسیم رد (۸)
۵	۲۸	۷ تقسیم مخرج دوم (۴۰)
۱۸۰	۱۰۰۸	۲۵۲ تقسیم تصحیح (۱۴۴۰)

زوجات کا حصہ اٹھوان اور بیٹیون کے دوتہایان اور دادیان کا چھٹا چونکہ ثمن اور ثلثان وغیرہ کا اختلاط ہوا لہذا مخرج ۲۴ ہوا ۲۴ سے ۳ زوجات کو اور ۱۶ بیٹیون کو اور ۴ دادیون کو ملے مجموعہ ۲۳ ہوا باقی رہا ایک اسکو بجز فریق زوجات کی دوسرے فریقون پر موافق انکے حصون کے تقسیم کرنا ہے۔ بموجب قاعدہ رد کی زوجات کی کم سے کم مخرج مین سے جو ۸ ہے انکا حصہ ایک نکالا باقی رہے (۷) یہ سات باقی فریقون کے حصونپر پورے پورے تقسیم نہین ہوتے۔ کیونکہ بیٹیون اور دادیون کا مخرج خاص ہے (۶) ۶ سے ثلثان یعنی ۴ لیا بیٹیون نے اور سدس یعنی ایک لیا دادیون نے مجموعہ ان حصون کا ۵ ہوا ۵ پر سات پوری تقسیم نہین ہوتے لہذا ۵ کو مخرج زوجات مین

جو ۸ ہے ضرب دینے سے ۴۸ مخرج حاصل ہوا بعدہ ہر ایک فریق کے حصے کو اس طریق سے معلوم کرنا چاہئے زوجات کے حصے کو جو اسکی مخرج خاص سے ہے دوسری فریقون کی مجموعہ حصون ہیں ضرب دیکر انکا حصہ نکالا جاوے جیسا کہ اس صورت میں زوجات کی حصہ ایک کو مخرج ۸ سے ضرب دیا ۵ مین جو مجموعہ حصص فریقین کا تہا حاصل ۵ حصہ زوجات کا ہوا اور دوسری جنسون کی حصون کو جو انکی خاص مخرج سے ہین باقی مخرج زوجات مین ضرب دینے سے انکی حصے حاصل ہوگے مثلاً بیٹون کا حصہ انکی خاص مخرج سے جو ۶ ہے ۶ تہا اسکو ۷ مین جو باقی مخرج زوجات کا ہے ضرب دیا تو حاصل ۴۲ حصہ بیٹون کا ہوا اور دادیون کا حصہ مخرج خاص سے ایک تہا ایک کو ۷ مین (جو کہ بعد لینے حصہ زوجات کے باقی رہا) ضرب دیا تو حاصل ۷ حصہ دادیون کا ہوا۔ اسسی ہر ایک فریق کا حصہ معلوم ہوگیا اگر ہر ایک شخص کا حصہ معلوم کرنا ہو تو تصحیح کا چہٹا قصہ کار آمد ہوگا پہلی حصون اور حصہ دارون کے درمیان جو جو نسبتین ہین معلوم کرنے چاہین ۴ بیٹون اور ۵ انکی حصون مین تباین ہے نو بیٹون اور ۲۸ انکی حصون مین بہی تباین ہے۔ اور چہہ دادیون اور انکی حصون مین جو ۷ ہین تباین ہے چونکہ ان سب مین تباین ہے لہذا تمام حصہ دارون کی اعداد برحال رہے بعدہ حصہ دارون کے آپسمین نسبتین معلوم کرنے چاہین ۴ بیٹون اور ۶ دادیون مین توافق بالنصف ہے لہذا ۴ کی وفق کو جو ۲ ہے ۶ مین ضرب دیا تو حاصل ۱۲ ہوئے بارہ اور نو بیٹیان مین توافق بالثلث ہے لہذا ۹ کے وفق کو جو تین ہین بارہ مین ضرب دیا تو حاصل ۳۶ ہوئے بعد اوسکے ۳۶ کو ۴۰ مین جو مخرج ہے ہر سہ فریق کے ضرب دیا تو حاصل (۱۴۴۰) ہوئے اب ہر ایک فریق کے حصے کو جو انکے مخرج مشترک ۴۰ سے ہین (۳۶) مین

ضرب دینا چاہیئے حاصل ضرب حصہ اس فریق کا ہوگا جسکے حصے کو ضرب دی ہے
جیساکہ اسصورت مین زوجات کا حصہ پانچ تھا ٥ کو ۳۶ مین ضرب دیا تو حاصل ضرب
۱۸۰ حصہ زوجات کا ہوا بیٹیون کا حصہ ۲۸ تہا ۲۸ کو جب ۳۶ مین ضرب دیا تو حاصل
ضرب ۱۰۰۸ ہوئی دادیون کا حصہ ۷ تہا ۷ کو ۳۶ مین ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۵۲
ہوئے ہرایک زوجہ کو ۴۵ اور ہرایک بیٹی کو ۱۱۲ - اور ہرایک دادی کو ۴۲

گیارہوین فصل مناسخہ یعنی نقل اور تحویل مین

دفعہ سی و چہارم

(۱) مناسخہ کی معنے لغت مین دور کرنا اور رد کرنا جسکو کہیے اور اصطلاح مین مرجانا وارثون کا پہلی میراث کے بانٹنے سے پیشتر کی نقل کرنا انکی حصہ کو طرف انکی وارثون کی جو انکی پیچھے زندہ رہے ہون ۔

(۲) اگر کوئے مرگیا ہو اور باقی ہون اسوقت اسکی چند وارث مگر ابہی مال تقسیم نہ کیا گیا ہو کہ یہ بہی مرگئی ہون اور پیچہے رہے ہون اونکی اور وارث تو اب ترکہ اسکا ان وارثون زندہ مین تقسیم کیا جائیگا بموجب قواعد مندرجۂ ذیل کے ۔

اول

(۳) پہلے میت اوّل کے وارثون کے تصحیح مقرر کیا جاوے اور تصحیح سے ہر ایک وارث کا حصہ علیحدہ کیا جاوے

دوم

(۴) پہر اس شخص متوفے سے جو پیچہے مرا ہو اسکی وارثون کی تصحیح مقرر کیا جاوے علی ہذا القیاس میت سیوم اور چہارم کی جسقدر کہ ہون تصحیح مقرر کرنے چاہیے۔

سوم

(۵) جب دونون میتون کی وارثون کی تصحیح بن جاوے تو پہر نظر کرنے چاہیئے کہ میت دوم کو میت اوّل کے ورثہ سے کسیقدر حصے ملی تہے اور اب اسکا مال اسکے وارثون مین کتنی حصون مین تقسیم کیا گیا ہے اگر جسقدر کہ اسکو حصے ملے تہے بعینہ اوسیقدر کی حصون مین اوسکا مال تقسیم ہوا ہو تو مین مرا دہے۔
کیونکہ اب ضرب وغیرہ کی حاجت نہوئے اور جواب آسان کے سے نکل آیا۔

چہارم

(۶) اگر جسقدر کہ میت دوم کو میت اوّل کے ورثہ سے حصے ملے ہون اُنمین اور اس عدد مین جو میت دوم کے وارثون کی تصحیح ہے مساوات نہو بلکہ توافق ہو تو اس تصحیح کے وفق کو پہلے تصحیح مین (جو میت اول کے وارثون کے ہے) ضرب دینا چاہیئے حاصل ضرب سب وارثون کے حصے کی تصحیح ہو گی یعنی تمام وارثان میت اول دوم کے حصے نکلنے یہ مخرج ہوگے اور اسکا نام تصحیح عام ہوگا اب وارثون کی حصے اس قاعدہ ذیل سے حاصل ہوسگے۔ میت اول کے ہر ایک

وارث کے حصے کو جو انکی خاص تصحیح (یعنی تصحیح اول) سے ہیں دوسرے تصحیح کے وفق مین (جو میت دوم کی وارثون کے خاص تصحیح کہلاتی ہے ضرب دینا چاہئے - حاصل ضرب ہر ایک وارث کا حصہ ہوگا تصحیح عام سے اور میت دوم کی وارثون کے حصے کو جو تصحیح ثانی سے ہے میت دوم کی ان حصون کے وفق مین ضرب دینا چاہیئے جو اسکو میت اول کے ترکہ سے حاصل ہوئے ہیں

پنجم

(۷) اگر تصحیح ثانی میں اور میت کے حصون کے عدد میں تباین ہو تو کل تصحیح ثانی کو ضرب دیجائیگی پہلی تصحیح مین - حاصل ضرب تصحیح عام ہوگے سب وارثون کی کیا میت اول سے کیا میت دوم سے -

اور وارثون کی حصہ نکالنے کا قاعدہ یہ ہے -

میت کے ہر ایک وارث کے حصے کو جو انکے تصحیح سے ہو - دوسری کل تصحیح مین ضرب دینا چاہیئے حاصل ضرب ہر ایک وارث کا حصہ ہوگا تصحیح عام سے اور تصحیح ثانی سے جو حصے ہیں وارثان میت دوم کی انکو کل اس عدد میں ضرب دینا چاہئے - جو میت دوم کو میت اول کے ترکہ سے بطور اپنے حصہ کی آیا ہو حاصل ضرب حصہ ہر ایک وارث کا ہوگا - میت دوم سے -

یہ قاعدے فقط دو میتون کے بیان ہوئے

ششم

(۸) اگر تیسرا وارث مرجاوے، توپہلی دونون میتون کو ایک میت سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ جب ان دونون مسئلون کے تصحیح (مخرج مشترک) ایک ہو گئی تو گویا یہ تمام وارث ایک میت کی وارث ہوئے۔

اور تیسری وارث کو میت دوم تصور کر کے قواعد مندرجہ صدر سے کام لینا چاہیئے علیہذا القیاس اگر چوتھا وارث مرجاوے تو پہلی تینونکو ایک میت سمجھا جاتا ہے اور چوتھی کو دوسرے میت کے جگہہ تصور کیا جاتا ہے۔ اگر پانچوان وارث مرجائے تو پہلے چار ونکو ایک میت مقرر کرنا چاہیئے۔ اور پانچوین کو دوسرے میت اور اسیطرح عمل کرنا چاہیئے غیر نہایت تک

(۹) مثال مثلاً زینب مرگئے اور اسکی وفات کی بعد باقی رہا ایک شوہر مسمی زید اور ایک بیٹی مسماۃ ہندا اور ایک ماں مسمات خدیجہ۔ ساہی زینب کا مال تقسیم نہین کیا گیا تھا کہ یہ تینون وارث مرگئی پہلے زید مرا اور اسکی زوجہ مسمات نور بیگم اور باپ مسمی عمر اور ماں مسمات فاطمہ باقی رہے۔

بعد اسکی ہندہ مرے اور اسکی دو بیٹی مسمی نور اور کریم اور ایک بیٹی مسمات عائشہ اور ایک نانی مسمات خدیجہ (یہ وہی خدیجہ ہے جو زینب کی ماں تھی کیونکہ زینب کی ماں اسکی نانی ہوتی ہے۔

بعد اسکی خدیجہ مرے اور اسکا شوہر خالد اور دو بھائی مسمیان عبد اللہ اور سعد اللہ باقی زندہ رہے۔

(۱۰) پہلے ہم زینب کے وارثون کی تصحیح بتاتے ہین اس طریق سے

مخرج (۱۲) رد (۴) تصحیح اول (۱۶) تصحیح دوم (۳۲) تصحیح سوم (۱۲۸)

میت اول

زینب

زوج	بیٹی	ما	قسم وارث
زید	ہند	خدیجہ	نام وارث
ربع	نصف	سدس	نام حصوں کے
۳	۶	۲	تقسیم مخرج (۱۲)
جمع (۱۱) باقی (۱)			
۱	(۳)		تقسیم مخرج رد ۴
۴	۹	۳	تقسیم تصحیح اول ۱۶
۱۸	۱۸	۶	تقسیم تصحیح دوم ۳۲
۳۲	۷۲	۲۴	تقسیم تصحیح سیوم ۱۲۸

بیان عمل

زید مستحق ہے ربع کا اور ہند مستحقہ نصف کی اور خدیجہ مستحقہ سدس کی مخرج انکا بسبب اختلاط ربع اور سدس وغیرہ کے ۱۲ ہو ۱۲ سے ۳ لئے زوج نے اور چھ ہند نے اور ۲ ما نے کل حصے ۱۱ ہوئے مخرج ۱۲ سے ایک حصہ بچ رہا۔ لہذا اسکو بیٹی اور ما پر رد کیا جاتا ہے بموجب قاعدہ رد کے زوج کی خاص مخرج ۴ ہے ۴ سے ایک

حصہ اسکا نکلا تو باقی تین رہے بعدہ بیٹی اور ماکے خاص مخرج معلوم کرنے سے ضرورت ہوئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ تین انکی حصون پر پورے تقسیم ہوتی ہین یا نہین - جیساکہ قاعدہ ردکا ہے - چونکہ بیٹی کا نصف ہے اور ماکا سدس - لهذا مخرج انکا چھ ہوا ۶ سے تین بیٹی کے اور ایک ماکا مجموعہ حصونکا ۴ ہوا ظاہر ہے کہ ۳ جو باقی رہے بعد منہائے حصہ زوج کے اس کے مخرج سے ان چار حصون پر جو ما او بیٹی کے خاص مخرج سے ہین - پورے تقسیم نہین ہوتے کیونکہ چار اور تین مین تباین ہے - لہذا ان چار حصون کو اس چار مین جو زوج کی خاص مخرج ہے ضرب دیا تو حاصل ۱۶ ہوئے ۱۶ سے ۴ زوج کو اور ۹ بیٹی کو اور ۳ ماکو ملی بموجب قاعدہ چہارم ردکے (ختم ہوا عمل تصحیح اول کا)

(۱۱) جب ہم میت اول کی تصحیح سے فارغ ہوئے تو اب میت دوم کی تصحیح مین شروع ہوتے ہین اس طریق سے - مخرج (۴) تصحیح اول (۴) تصحیح دوم (۸) تصحیح سوم (۳۲)

میت دوم
زید

زوجہ	باپ	ما	قسم وارث
نور بیگم	عمر	فاطمہ	نام وارثون کے
ربع	عصبہ باقی کا مستحق	ثلث باقی	نام حصون کے
۱	۲	۱	تقسیم مخرج (۴)
۲	۴	۲	تقسیم حصہ زوج از تصحیح ثانی (۸)
۸	۱۶	۸	تقسیم حصہ زوج از تصحیح سوم (۳۲)

زوجہ مستحق ہے ربع کے اور باپ عصبہ ہے اور ماں تیسرے حصے اس مال کے مستحق ہے جو باقی رہے بعد نکالنے حصہ زوجہ کی۔ بموجب ان حصوں کے مخرج انکا ۴ ہوا ۴ کا ربع یعنے ایک زوجہ نے لیا باقی رہے تین انکا ثلث یعنی ایک ماں نے لیا۔ باقی کے دو کا مالک باپ ہوگا پس تصحیح انکی چار ہوئے۔

جب ہم دوسری تصحیح سے بھی فارغ ہو چکے تو اب ہم دیکھتے ہین کہ میت دوم یعنی زید کے حصون مین (جو اسکو میت اول کے ترکہ سے ملی ہیں) اور اسکی وارثوں کی مخرج مین یعنی وہ عدد کہ جسمین اسکے مال کا تقسیم کرنا ضرور رہے) کیا نسبت ہے زوج کی حصے میت اول کے ترکہ سے ۴ ہی تھی اور اوسکے وارثون کے مخرج (تصحیح) بھی ۴ چونکہ چار اور چار مین تماثل ہے۔ پس وہ چار جو زید کو ملے تھے وہی اسکی وارثون پر پوری تقسیم ہوگئے۔ اب ضرب وغیرہ کی حاجت نہ ہوئی

(۱۲) بعدہ ہم میت سیوم کی وارثون کے تصحیح نکالتے ہیں اور اسکو میت دوم کی جگہ تصور کرکے قواعد مندرجہ کو عمل میں لاتے ہیں میت سیوم ہند ہے اور وارث اسکے دو بیٹے اور ایک بیٹی اور ایک نانی ہے میت سیوم کے وارثون کی تصحیح کا عمل اس طریقہ پر ہے۔ مخرج (۶) تصحیح اول (۱۸) تصحیح دوم (۷۲)

	میت سیوم ہند			
بیٹا	بیٹا	بیٹی	نانی	
نور	کریم	عائشہ	خدیجہ	
عصبہ	عصبہ	عصبہ	سدس	
۲	۲	۱	۱	تقسیم مخرج ۶
۹	۹	۳	۳	تقسیم تصحیح ۱۸
۲۴	۲۴	۱۲	۱۲	تقسیم تصحیح ۷۲

ہند کی نانی مسمات خدیجہ مستحقہ ہے سدس کی اور اسکے دونون بیٹے کریم اور نور اور بیٹی عائشہ عصبہ ہین اور بیٹی کا حصہ ادہا ہے بہ نسبت ایک بیٹی کے مخرج اسکا ۶ ہے ۶ سے ایک لیا نانی نے باقی رہے پانچ ۔ پانچ سے ۲ لئے کریم نے اور ۲ نور نے اور ایک عائشہ نے ۔ اب دیکہنا چاہیئے کہ تصحیح اول سے جو ہند کو حصے ملے تہے انمین اور اس عدد مین جسمین کہ اوسکا مال تقسیم کرنا ضرور ہے کیا نسبت ہے چونکہ ہند کے حصے میت اول کے ورثہ سے ۹ تہی اور ہند کا مال اسکے وارثون مین ۶ حصون پر تقسیم ہوتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ ۶ اور ۹ مین توافق بالثلث کیونکہ ان دونونکا عاد اعظم تین ہے اب بموجب عمل قاعدہ نمبر ۴ مناسخہ کی ۶ کی وفق کو جو ۲ ہے پہلے تصحیح مین جو ۱۶ ہے ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۲ تصحیح عام ہوتے اب میت اوّل کے ہر ایک وارث کے حصے کو جو تصحیح ۱۶ سے ہین اس تصحیح کے وفق مین جو ۲ ہے ضرب دینا چاہیئے حاصل ضرب حصہ ہر ایک وارث کا ہوگا میت اول سے اسطرح پر ۔

میت دوم زید			میت اوّل زینب		
زوجہ نور بیگم	۱×۲ =	۲	زوج زید	۴×۲ =	۸
باپ حسمر	۲×۲ =	۴	بیٹی ہند	۹×۲ =	۱۸
ما فاطمہ	۱/۴ ×۲ =	۲/۸ جمع	ما خدیجہ	۳/۱۶ ×۲ =	۶/۳۲ جمیع

حساب دان اسکو فی البدیہہ سمجہہ جاتا ہے کہ جب پہلے تصحیح ۱۶ تہے اور اب ۳۲ ہوئے تو ہر ایک وارث کے لئے حصے اب اس دوسری تصحیح کے روسے دگنی ہو جاوینگے ۔ چنانچہ پہلے زید کے حصے ۱۶ سے ۴ تہی اب ۸ ہوگئے ۔ اسیواسطے زید کے وارثون کے حصے بہی

وگنے ہوگئے - کیونکہ پہلے ان کے تصحیح بہتے جس سے نور بیگم کا ایک اور عمر کے دو اور فاطمہ کا ایک تہا اور اب چونکہ انکی تصحیح ۸ ہوئے لہذا ہر ایک وارثہ کے حصے دگنے ہوگئے میت سیوم یعنی ہندہ کے وارثون کی حصونکو ۹ کے وفق میں جو ہندہ کو میت اول کے ترکہ سے ملی تہی ضرب دو تو حاصل ضرب ان وارثونکا حصہ بموجب تصحیح ۲۳ کے ہوگا نور کے حصے دو تہے دو کو ۹ کے وفق مین ضرب دیا تو حاصل ۶ ہوئے علی ہذا القیاس کریم کے دو حصے کو ۳ مین ضرب دیا تو حاصل ۶ ہوئے اور نانی کے ایک حصہ کو تین مین ضرب دیا حاصل تین ہوئے کل حصون کا مجموعہ ۱۸ ہوا -

میت سیوم

عائشہ - ۱ × ۳ = ۳

کریم - ۲ × ۳ = ۶

نور - ۲ × ۳ = ۶

نانی - ۱ × ۳ = ۳

بہتر کہ تم اس جواب کی تقریر یون بیان کرو

ہندہ کو میت اول کے ترکہ سے ۲۳ حصونمین سے ۱۸ حصہ ملی تہے اب ہندہ مرگئی تو وارث اسکی دو بیٹی اور ایک بیٹی اور ایک نانی ہے نانی مستحقہ ہے سدس کے باقی کے عصبہ مین ۱۸ کا سدس جو تین ہے نانیکو دیا - باقی رہے ۱۵ یہ حق عصبات کا ہے اسطریق سے کہ بیٹی کا حصہ ادہا ہو بہ نسبت ہر ایک بیٹی کے لہذا ۶ دیئے ہر ایک بیٹی اور تین دیئے

بیٹی کو۔ ماں دو تقریروں کا ایک ہے
(۱۳) جب ہم فارغ ہوئے میت سوم کے تصحیح سے تو اب عمل چہارم کے تصحیح مین شروع ہوتے ہین اور پہلے تینون میت کو ایک میت تصور کرتے ہین اور میت چہارم کو دوسری میت مقرر کرتی ہین میت چہارم خدیجہ ہے اور اوسکے وارث ایک شوہر اور دو بہائی ہین۔

عمل تصحیح اس طریقپر ہے

مخرج (۲) تصحیح اول (۴) تصحیح دوم (۳۶)

میت چہارم خدیجہ

قسم وارث	زوج	بہائی	بہائی
نام وارث	خالد	عبداللہ	سعداللہ
مخرج کی تقسیم	۱	(۱)	
تصحیح اول کے تقسیم	۲	۱	۱
تصحیح دوم کے تقسیم ۳۶	۱۸	۹	۹

چونکہ شوہر مستحق ہے نصف کا اور دونون بھائی عصبہ ہین لہذا مخرج انکا ۲ ہوا۔ ایک لیا شوہر نے اور باقی کا ایک دونون بھائیون مین ایک پورا تقسیم نہین ہوتا دو بہائیون پر ایک اور دو مین تباین ہے لہذا ۲ کو موجب قاعدہ تصحیح نمبر ۳ کے ۲ مین جو مخرج ہے انکا ضرب دیا حاصل ضرب ۴ ہوا یہی تصحیح ہوئے جب ہم میت چہارم کے تصحیح خاص سے فارغ ہوئے۔ جب ہم میت چہارم کی تصحیح خاص سے فارغ ہوئے تو اب ہم دیکھتے ہین

کہ میت چہارم یعنی خدیجہ کے پاس کسقدر حصے ہین چونکہ خدیجہ میت اول یعنی زینب کے ماہی اور
میت سوم یعنی ہند کے نانی ہے لہذا اسنے دو جگہ سے علیحدہ علیحدہ حصہ پایا زینب کے
ورثہ سے ۳۲ حصون مین سے اسکو ۴ حصے ملے تہے اور ہند کی میراث سے اسیقدر کے
۸ حصون سے اسکو تین حصے آئے مجموعہ حصونکا ۹ ہوا۔

بعد اسکی ۹ ہین جو اسکے حصے ہین اور ۴ ہین جنمین کہ اسکا مال تقسیم کرنا ضرور ہے (یعنی اسکی دو نو
کی تصحیح مین) دیکھتے ہین کہ کیا نسبت ہے ظاہر ہے کہ ۹ اور ۴ مین تباین ہے لہذا بموجب قاعدہ
مناسخہ نمبر ۵ کے ۴ کو جو تصحیح دوم کی بجگہ تصور کیا گیا ہے تصحیح اول کے کل عدد مین ضرب دیا حاصل
ضرب اکسو اٹہائیس ہوے یہ تصحیح عام ہے چارون میتون کے وارثون کی بعد اسکے میت
اول اور دوم اور سوم کے ہرایک وارث کے حصے کو جو تصحیح ۳۲ سے ہین۔ اس تصحیح مین جو
چار ہے ضرب دینا چاہیئے حاصل ضرب ہرایک وارث کا حصے کو جو تصحیح عام سے (جو اکسو
اٹہائیس ہی) ہوگا۔ اسیطریقہ

میت اول زینب	میت دوم زید
زوج زید ۸×۴ = ۳۲	زوجہ بیگم ۲×۴ = ۸
بیٹی ہند ۱۶×۴ = ۶۴	عمر ۴×۴ = ۱۶
خدیجہ $\frac{۷}{۳۲}$ + ۴ = $\frac{۲۸}{۱۲۸}$ جمع	فاطمہ $\frac{۲}{۸}$ ج ۳۲ ۔ $\frac{۸}{۳۲}$ جمع

۳۲ جو زید کو زینب کے ترکہ سے ملی تہی وہی
ان پر پورے تقسیم ہوگئے

میت سوم ہند.

بیٹا نور - ۶ × ۴ = ۲۴

بیٹا کریم - ۶ × ۴ = ۲۴

نانی خدیجہ ۳ × ۴ = ۱۲

بیٹی عائشہ ۳/۱۹ + ۴ = ۱۲/۷۶

۲۷ جو ہندہ کو زینب کے ترکہ سے ملی تہی وہی بعینہ اسکی وارثون پر تقسیم ہو گئے

اور میت چہارم کے حصے کو جو اسکی خاص تصحیح سے ہون ۹ ہین (جو میت چہارم کے حصے دونون ترکہ سے ہین) ضرب دینے سے ہر ایک وارث کے حصے بموجب تصحیح ۱۲۰ کے حاصل ہو گئے جیسا کہ میت چہارم کے زوج کا حصہ تصحیح خاص سے جو ۸ ہی ۲ تہا ۲ کو ۹ مین ضرب دئے تو حاصل ۱۸ ہوئے اور اسکے بہائی عبداللہ کا ایک حصہ تہا ایک کو ۹ مین ضرب دیا تو حاصل ۹ ہوئے اور دوسری بہائی سعداللہ کا بہی ایک حصہ تہا اوسکو ۹ مین ضرب دیا حاصل ۹

میت چہارم

خدیجہ

زوج خالد ۲ × ۹ = ۱۸

بہائی عبداللہ ۱ × ۹ = ۹

بہائی سعداللہ ۱ × ۹ = ۹

(۲)

یا یون کہو کہ خدیجہ کو منجملہ ۱۲۰ حصون کے میت اول ترکہ سے ۴۴ اٹہہ آئے اور میت دوم کے ترکہ سے اسیقدر کے ۲۷ حصون سے ۱۸ ملے کل ۶۲ ہو گئے - زوج چونکہ مستحق

ہے نصف کا لہذا ۳۶ کا نصف ۱۸ اسکو دیا باقی رہے ۱۸ وہ بالمناصفہ دو بیٹیون مین تقسیم کئی گئے ہر ایک بیٹی کو ۹ ملے

(۱۴) خلاصہ مناسخہ کا یہ ہوا کہ کل مال کے ۱۲۸ حصے بنائے اور مندرجہ طریق ذیل سے ہر ایک وارث زندہ کو دئے

۳۲				۶۰			
زید کے وارث				ہند کے وارث			
زوجہ	باپ	ما		بیٹا	بیٹا	بیٹے	
نور بیگم	عمر	فاطمہ		نور	کریم	عائشہ	
۸	۱۶	۸		۲۴	۲۴	۲۴	

۳۶		
خدیجہ کے وارث		
زوج	بہائے	بہائے
خالد	عبداللہ	سعداللہ

(۱۵) اگر مناسخہ کا کوئے مقدمہ تمہارے پیش ہو تو تمکو چاہیئے کہ وقت فیصلہ لکہنے کے یہ بات دریافت کرلو کہ میت اول مرد ہے یا عورت تا کہ تم کو فیصلہ لکہنے مین غلطی نہ پڑے کیونکہ اسکے عدم دریافت سے بعض وقت نہایت فحش غلطی پڑتی ہے مثلاً عدالت مین ایک مقدمہ اس قسم کا درپیش ہے کہ ایک میت کے وارث

ما اور باپ اور دو ہمشیران ہین گر قبل تقسیم میراث کی ایک بیٹی مر گئی ہے۔

تشریح

صاف ظاہر ہے کہ بیٹی میت دوسری کی بہی وہی وارث ہین جو میت اول کے ہین ذات ان وارثون کی نہین بدلے۔ مگر وراثت انکی اسجگہ بدل گئی ہے۔ کیونکہ میت اول کے ما میت دوم کی جدہ (نانی) ہے اور میت کا باپ میت دوم کا جد ہے۔۔ اور میت اول کی بیٹی میت دوم کی سگی بہین ہے

اس صورت مین تم کو چاہیئے کہ پہلے پوچہہ لو کہ میت اول عورت ہے یا مرد اگر مرد ہے تو ما باپ میت اول کے جدان صحیحان ہوگئے میت دوم کے اگر عورت ہو تو باپ میت اول کا جد فاسد ہوگا میت دوم کا دیکہو اس صورت مین اگر تم میت اول کو بغیر دریافت کئے عورت مقرر کرلو تو جد فاسد کو تم کچہہ نہین دلسکیگے کیونکہ ذوالارحام سے ہے نہ عصبہ ہے نہ ذوفرض۔ اور اگر تم میت اول کو مرد سمجہہ لو تو پہر یہ جد صحیح ہوگا۔ اور باقی کا مال اسکو دیا جاویگا اور بہنین اسکی ہوتے محروم ہوگی ہم اس مسئلہ کے دونون صورتونمین تصحیح نکالتے ہین۔

تصحیح مسئلہ مسطورہ کی اس تقدیر پر کہ میت اول مرد ہو

مخرج (۶ تصحیح (۱۸)

میت اول

ما	باپ	بیٹی	بیٹی
فاطمہ	عمر	عائشہ	نور بیگم
سدس	سدس و عصبہ	ثلث	ثلث
۱	۱	۲	۲
۳	۳	۶	۶

مخرج اس مسئلہ کا واسطے اختلاط سدس اور ثلث کے ۶ ہوا ماں نے لیا ایک اور باپ نے بہی ایک عائشہ نے دو اور نور بیگم نے بہی ۲ کل حصے برابر مخرج کے ہوگئے

مخرج (۶)		میت دوم عائشہ ۲
دادی	دادا	سگے[ع۱] بھین
فاطمہ	عمر	نور بیگم
سدس ۱	عصبہ ۵	مجوبہ

بیٹی (میت دوم) کے ہاتھ مین پہلے میت کے ترکہ سے ۲ تہے اور اوس کا مال تقسیم ہوا ہے ۶ مین چونکہ ۲ اور ۶ مین تداخل ہے لہذا ۶ کے تین کئی تین کو تصحیح مین جو ۶ ہے ضرب دیا تو حاصل (۱۸) تصحیح عام ہوے جنسے بیٹی کے ہاتھ مین ۶ آوین گے وہی چھ آب فاطمہ اور عمر پر پوری تقسیم ہوگئی۔ فاطمہ کو ایک اور عمر کو ۵ اگر میت اول کو عورت مقرر کرو تو تصحیح یہ ہوگے۔

تصحیح اس تقدیر پر کہ میت اول عورت ہو

مخرج (۶) - ۱۲

میت اول آمنہ

ما	باپ	بیٹی	بہبسٹی
فاطمہ	عمر	عائیشہ	نور بیگم
۱/۲	۱/۲	۲/۴	۲/۴

عا سگی بہین دادا کی ہونے ہوئے وارث نہین ہوتی مثال مین فقط ایک سمجھانے کیواسطے لکھی گئے ہے۔

مخرج (۶) رد ۴

میت دوم عایشہ

نانی	نانا	سگے بہین
فاطمہ	عمر	نور بیگم
سدس ۱	مجحوب	نصف ۳

فاطمہ اسجگہ جدہ صحیحہ اور عمر جد فاسد کیونکہ فاطمہ عایشہ کی ماں آسنہ کے ماہی اور یہی تعریف جدہ صحیحہ کی ہے جیساکہ بیان ہوا اور عمر جد فاسد ہے کیونکہ عمر عایشہ کی ماں کا باپ ہے جب عمر کو نسبت کی ہے عایشہ کیطرف تو اسکی نسبت مین ماں داخل ہوئی۔ لہذا جد فاسد ہوا چونکہ جد فاسد ذوالارحام سے ہوتا ہے۔ لہذا اسجگہ مجحوب ہے نانی کا حصہ سدس ہے اور سگی بہین کا نصف مخرج انکا چھہ ہوا ہے ایک ملا نانی کو اور تین ملا سگی بہین نے باقی رہے دو لہذا حاجت رد کی ہوئے بموجب قاعدہ رد کے حصے انکی ۴ ہو گئی ایک حصہ نانی کو اور تین سگی بہین کو سگی بہین کے ہاتھ مین تصحیح اول سے ۲ تھی اور تصحیح ثانی سے ۴ دو اور ۴ مین تداخل ہے لہذا ۴ کو ۲ کیا ۲ کو تصحیح اول ۶ مین ضرب دینی چاہیئے حاصل ضرب ۱۲ تصحیح عام ہوگی۔

(۱۶) اگر قبل تقسیم میراث کے بعض وارث مرجاوین اور وارث انکی وہی پہلی میت کی وارث ہون اور تقسیم مین کچھہ تغیر نہ واقع ہو تو اسصورت مین ایک ہی تقسیم کافی ہے اور دوسرے علیحدہ تقسیم بیفایدہ ہے مثلاً ایک شخص مرگیا اور چھوڑ گیا دو بیٹی اور تین بیٹیان

اور مرگئی ایک بیٹی قبل تقسیم میراث کے اور وارث اسکی وہی دو بھائی اور دو بہنین ہین اور کوئی وارث نہین ہے اس صورت مین تقسیم کیا جاوے مال ان وارثون مین جو باقی ہین اسطور پر کہ مرد کو دوگنا دیا جاوے بہ نسبت حصہ ایک عورت کے کیونکہ اسمین اگر مناسخہ کا قاعدہ عمل لایا جاوے تو پھر بھی یہی نتیجہ نکلیگا پس کیا فایدہ ہے مناسخہ کی عملون سے جبکہ بغیر ان کے تقسیم صحیح ہو جاوے اور اگر تقسیم مین تغیر واقع ہو - یا وارث علیحدہ علیحدہ ہون تو پھر مناسخہ کے قاعدہ سے کام لینا چاہیئے مثلاً ایک شخص مر گیا اور باقی رہا اسکا ایک بیٹا ایک بی بی سے اور تین بیٹیان دوسری بی بی سے اور قبل تقسیم میراث کے ایک بیٹی مرگئی اور وارث اسکی وہی ایک سوتیلا بھائی اور دو سگی بہین ہین - چونکہ اب تقسیم مین بسبب سوتیلی بھائی کے تغیر آتا ہے - اسلئے انکی علیحدہ علیحدہ تقسیم ہوگی -

بارہوین فصل ذوالارحام کی بیان مین

دفعہ سی و پنجم

(۱) ذوالارحام جمع ذوالرحم کی ہے اور رحم شکم مین اسجگہ کا نام ہے جہان بچہ نشو و نما پاتا ہے - اور اصطلاع عام مین اس قرابت کا نام ہے جو رحم مین شریک ہو اور اصطلاح اہل فرائض مین ذوالرحم وہ شخص ہے جو نہ عصبہ ہو اور نہ اس کا کوئی حصہ

مثل دوسرے اشخاص ذوالفرائض کے معین ہو۔

(۲) ذوالارحام چار قسمین ہین قسم اوّل مین وہ شخاص ہین جو میت کیطرف منسوب ہین اور وہ بیٹیون اور پوتیون کی اولاد ہے خواہ کتنی نیچے کیون نہو۔ (۲) ذوالارحام چار قسم ہین قسم اول

(۳) قسم دوم مین وہ لوگ ہین جنکی طرف میت کی نسبت ہوتی ہے اور وہ ذو الفرائض اور عصبات سے نہین ہین مثل اجداد اور جدات ساقطہ کے خواہ کس قدر اونچے ہون (۳) قسم دوم

(۴) قسم سیوم مین وہ اشخاص ہین جنکی نسبت میت کے والدین کیطرف کیجاتی ہے اور وہ بہنون کے اولاد اور بہائیون کی بیٹیان اور اخیافی بہائی کے بیٹے ہین۔ اگرچہ کتنی ہی نیچی ہون اور دور کے رشتہ دار ہون اور بہائی اور بہین سے عام مراد ہے خواہ حقیقی ہون یا سوتیلی یا اخیافی۔

(۵) قسم چہارم مین وہ لوگ شامل ہین جو میت کی دادی اور نانی اور دادی اور نانی یا انسی اونچی کیطرف منسوب ہوتے ہین اور وہ پہوپہیان اور چچے اخیافی اور ماموں اور خالہ ہین خواہ کتنی ہی بعید ہون اور بعد انکی جو اولاد ہوگے۔ خواہ کتنی نیچے درجے کی ہو وارث ہوگی۔

(۶) اشخاص قسم اوّل کے[1] خواہ کتنی ہی نیچے اور دور کے رشتہ دار ہون انکی موجودگی مین باقی کی دوسری قسمون سے کوئی شخص مستحق ورثہ کا نہین ہوتا۔ اگر اس قسم سے کوئی بہی زندہ نہو تو قسم دوم کے اشخاص دعویدار ہوتے ہین اونکی ہوتے چاہئے یہ کتنی

[1] ابوسلیمان روایت کرتاہے محمد بن حسن سے، اور یہ روایت کرتاہے ابوحنیفہ سے کہ استحقاق وراثت

دعویدار ہوتے ہین انکے ہوتے چاہیئے یہ کتنی ہی بعید کیون نہ ہون قسم سوم اور چہارم والے دعوے نہین کر سکتے اگر انسے ایک بھی باقی نہ رہے تو قسم سوم والے ورثہ پاتے ہین۔ انکی حاضرے مین چاہے یہ کتنے اسفل ہون قسم چہارم والے محروم رہتے ہین قسم چہارم والے تب دعوے کر سکتے ہین جبکہ پہلے تینون قسمونکے اشخاص سے کوئے بھی باقی نہو۔

دفعہ سی و ششم

صنف اول یعنی بیٹیون اور پوتیونکی اولاد کے قاعدہ وراثت کا بیان

(۱) اس قسم کے اشخاص سے متوفی سے جو زیادہ نزدیک ہوگا وہ مقدم ہے میراث کے لینے مین دوسرے دعویدارون بعید سے۔ مثلاً بیٹی کی بیٹی (نواسے) مقدم ہے پوتے کی بیٹی (اپھر کے ان سے سے) کیونکہ بیٹی کے نواسے دو واسطہ سے میت کو ملتی ہے اور نواسے ایک

مین سب اصناف سے صنف دوم اگرچہ کتنی ہی بلند ہو مقدم ہے بعد اسکے صنف اول اگرچہ کتنی ہی نیچے ہو۔ اور بعد اسکی صنف سوم اور پھر صنف چہارم خواہ کتنی ہی بعید ہون اور روایت کرتا ہے ابو یوسف اور حسن بن زیاد ابو حنیفہ سے اور روایت کرتا ہے ابن سماعہ محمد بن حسن سے اور یہ روایت کرتا ہے ابو حنیفہ سے کہ سب سے مقدم وراثت کے باب مین صنف اول ہے صنف دوم بعد صنف سوم پیچھے اسکے صنف چہارم جس طرح کہ عصبات کی ترتیب ہے اور یہی روایت معتبر اور مفتی بہ ہے۔ اور اسی پر باب وراثت مین فیصلہ ہوتا ہے

اور نواسے ایک واسطہ سے - لہذا پسر کے نواسے کا دعوے نواسے کی موجودگی مین لایق سماعت نہوگا۔

(۲) اگر ان مین سے زیادہ قریب کوئے نہو بلکہ سب کے سب درجہ قرابت مین مساوی ہون یعنی جسقدر کہ ایک دعویدار اور میت کے درمیان واسطہ ہین - اسیقدر دوسرے دعویدار اور میت کے درمیان مین واسطے ہون تو اس صورت مین جو شخص کہ وارث کی اولاد سے ہوگا وہ مقدم سمجھا جاویگا ان اشخاص سے جو کہ وارث کی اولاد سے نہین ہین مثلاً پسر کی دختر کی دختر (پوتے کی بیٹی) مقدم ہے دختر کی دختر کی پسر (نواسے کے پسر) سے کیونکہ پہلے پوتے کی اولاد سے ہے - جو کہ صاحب فرض (وارث) ہے اور دوسرے نواسے کی اولاد سے ہے جو کہ ذوالارحام سے ہے لہذا کل مال کے مستحق پوتے کی بیٹی ہوگی - جبکہ یہ اکیلی رہ جاوے -

(۳) اگر اس قسم کے اشخاص دعویدار ایسے ہین جو کہ درجہ قرابت مین مساوی ہون اور سب کے سب وارث کی اولاد ہون اور ہر ایک بذریعہ وارث کے دعویدار ہو یا سب کے سب ذوالرحم کی اولاد سے ہون - یعنی کوئی بھی ایسے وارث کے وسیلہ سے مدعی نہو تو قاعدہ تقسیم میراث دو طرحپر ہوگا -

(قاعدہ اول)

ان اشخاص کے اصول مین نظر کیجاوے - کہ آیا جماعت انکے اصول کے ہر ایک درجہ مین مرد اور عورت ہونے مین متفق ہے یا مختلف اگر انکے اصول کے ہر ایک درجہ کی جماعت

ہو جسمین جنس ذکورت اور انوثت مین متحد ہو یعنے اپنے اپنے درجہ مین یا تو تمام جماعت کے مرد ہون یا سب کے سب عورتین تو مال اس صورت مین بموجب تعداد اشخاص دعویدارون کے تقسیم ہوگا بشرطیکہ یہ دعویدار بھی جنس ذکورت اور انوثت مین متحد ہون مثلاً اگر تعداد اشخاص دعویدارون کی پانچ ہے۔ تو حصے بھی پانچ کئے جاوینگے اور اگر چار ہے۔ تو چار علی ہذالقیاس چھ مرد دعویدارون کے واسطے چھ۔ اور سات عورتون کے لئے سات حصے کرکے مال تقسیم کیا جاتا ہے اگر جماعت دعویدار مین اختلاف ہو اور انکے اصول مین اختلاف نہ ہو تو مرد کو دوچند دیا جاویگا بہ نسبت حصہ ایک عورت کے

مثال اول جسمین دعویدار دو مرد ہین اور انکے اصول متحد ہین۔

ولید متوفی

درجہ اول	بیٹی زینب	بیٹی فاطمہ
درجہ دوم	بیٹا عمر	بیٹا بکر
درجہ سیوم	بیٹا زید	بیٹا خالد

مثال دوم جس مین دعویدار دو عورتین ہین اور انکے اصول متحد ہین۔

عمر متوفی

درجہ اول	بیٹی	بیٹی
درجہ دوم	بیٹا کریم	بیٹا حلیم
درجہ سیوم	بیٹی جمیلہ	بیٹی سعیدہ۔

مثال اوّل میں ولید متوفی کی میراث کے دعویدار زید اور خالد درجہ سیوم میں ہیں ان کے اصول
چونکہ ہر ایک درجہ میں ایک جنس کے ہیں درجہ دوم میں عمر زید کا باپ اور بکر خالد کا باپ
جنس ذکورت میں متحد ہیں علی ہذا القیاس درجہ اوّل میں زید کی دادی زینب اور خالد
کی دادی فاطمہ جنس انوثت میں متفق ہیں۔ لہذا ولید کے میراث کے دو حصے کر کے
ایک زید کو اور ایک خالد کو دیا۔

مثال دوم میں عمر کی میراث کے دعویدار حمیدہ اور سعیدہ دو عورتیں ہیں (جو کہ عمر کی نواسون
کے بیٹیان ہیں) انکے اصول چونکہ ہر ایک درجہ میں جنس ذکورت اور انوثت میں متحد ہیں۔
درجہ دوم میں کریم اور حلیم دونوں مرد ہیں حمیدہ کا باپ کریم اور سعیدہ کا باپ حلیم۔
اور درجہ اوّل میں حمیدہ اور سعیدہ کے دونوں دادیان ہیں لہذا مال کے دو حصے کئے ہر ایک
عورت کو ایک ایک۔

مثال سیوم جس میں دعویدار ایک مرد اور ایک عورت ہے۔

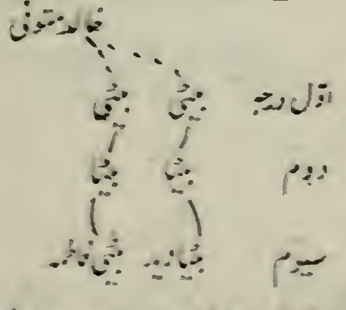

مثال سیوم میں خالد کے وراثت کے دعویدار ایک ایک نواسہ کا بیٹا زید اور دوسرے نواسہ
کی بیٹی فاطمہ ہے درجہ اوّل اور دوم میں انکے بزرگ ایک جنس کے ہیں درجہ دوم میں

مرد اور درجہ اول مین عورت ان دعویدارون کے اصول مین تو اتفاق ہے مگر ان مین اختلاف ہے بند بموجب قاعدہ مندرجہ بالا کے دو حصہ زید کو اور ایک حصہ فاطمہ کو دیا اسیطرح اگر ایک شخص کے وفات کے بعد اسکا ایک نواسہ اور ایک نواسی دعویدار ہون تو نواسہ کو دو حصے اور نواسی کو ایک ملیگا۔

(قاعدہ دوم) اگر اشخاص متذکرہ بالا کے اصول کی جماعت بعض درجون مین مختلف ہو یعنی بعض دعویدارون کے بزرگوار کسی ایک درجہ مین مرد ہون۔ اور بعضون کے عورتین تو اول اس درجہ کی جماعت پر تقسیم ہوگا جسمین پہلے اختلاف واقع ہو بعد اسکے ان دعویدارون کو بموجب حصے انکے بزرگوارون کے دیا جاویگا۔ اور اس فروع کے مرد کو عورت پر ترجیح نہ دیجاویگی۔

مثال جسمین دعویدار ایک مرد اور ایک عورت ہے اور اصول ہر ایک کے مختلف مین

متوفی حلیم

درجہ اول	بیٹی حمیلہ	بیٹی فاطمہ
درجہ دوم	بیٹا صدیق	بیٹی زینب
درجہ سوم	بیٹی عائشہ	بیٹا عمر

اس مثال مین متوفی حلیم کے مال کے دعویدار ایک اسکے نواسہ صدیق کی بیٹی عائشہ ہے دوسرا متوفی کے نواسے زینب کا بیٹا ہے درجہ اول مین انکے اصول مین اتحاد ہے

کیونکہ درجہ اول مین جمیلہ عایشہ کی دادی اور فاطمہ عمر کے نانی جنس انوثت مین متحد مین درجہ دوم مین اختلاف ہے عایشہ مرد (صدیق) کے اولاد سے اور عمر عورت زینب کے اولاد سے چونکہ یہہ درجہ موقع اختلاف اول کا ہے لهذا مال کے دو حصے صدیق کو دیئے اور ایک حصہ زینب کو بعدہ عایشہ نے اپنے باپ کے دو حصے لئے اور عمر نے اپنے ماں کا ایک حصہ

(۴) اگر میت اور اس قسم کے اشخاص دعویدارون مین (جنکے تعریف مع تفصیل (نمبر ۳) مین مذکور ہے) بہت واسطہ ہون اور جماعت وسایط (دعویدارون کے اصول) اکثر درجون مین ذکورت اور انوثت مین مختلف ہو۔ تو مال کو اس درجہ کی جماعتمین تقسیم کیا جاویگا جہان پہلے سے اختلاف شروع ہوا۔ بعد اسکے درجہ اختلاف کے دو فریق کئے جاوینگے۔ عورتون کے فریق کا حصہ جمع کرکے عورتون کے اولاد مین اور مردون کا حصہ مردون کی اولاد مین تقسیم کیا جاویگا ::

اگر عورتون اور مردون کے اولاد میں بہی اختلاف واقع ہو یعنی انکی اولاد مین بہی بعض مرد ہون اور بعض عورتین تو اس جگہ بہی دو فریق کرکی مردون کا حصہ مردون کی اولاد مین اور عورتونکا

- ابو یوسف علیہ الرحمۃ اور حسن بن زیاد فقط تعداد فروع کا لحاظ رکہتے ہین۔ اصول کیطرف و نظر نہین کرتے خواہ متفق ہون یا مختلف چنانچہ اس صورت اختلافی مثال ہی انکی نزدیک عایشہ کو ایک حصہ اور عمر کو دو حصے ملنے چاہئے اور اختلاف اصول کیطرف نہین نظر کیجاتی۔ اگرچہ یہ مذہب آسان ہے مگر اکثر مانا نہین گیا صورت اتفاق کے مثالون مین یوسف رح کا مذہب اور ابو حنیفہ کا متفق ہے

حصہ عورتون کے اولاد مین تقسیم کیا جاویگا - اسیے قاعدہ سے تقسیم کرنا چاہیے درجہ اخیر تک
فرض کرو کہ ایک شخص کے وفات کے بعد مندرجہ ذیل طریق پر اسکی دعویدارون کے وسایط
ہین

نقشہ

	اول مسئلہ (۱۵) سے بعدہ تصحیح اسکی (۶۰) ہوئے											
درجہ اول	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
					(۶۰)							
درجہ دوم	بیٹے	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا
				۳۶						۲۴		
درجہ سوم	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا
				(۱۸)				(۱۸)		۱۲		۱۲
درجہ چہارم	بیٹے	بیٹے	بیٹے	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	
	(۶)			۱۲			۹		۹	۱۲		
درجہ پنجم	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹا	بیٹے	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹے
	۳		۳	۳	۶	۳	۹		۹	۴	۸	
درجہ ششم	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹے	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
	۱	۲	۳	۲	۶	۲	۶	۳	۹	۴	۸	۱۲

درجہ ششم مین جسقدر اشخاص ہین وہ سب کے سب زندہ فرض کئے گئے ہین اور انکے اوپر کے
محاذ مین انکی بزرگوار لکھی گئی ہین جنکے طفیل یہہ لوگ مستحق ہوئے ہین - اسیطرح
ہر ایک کے اوپر اسکا بزرگوار ہے درجہ اول تک ۱۲

عمل تقسیم و تشریح مثال

درجہ اول مین سب جماعت کے حصہ دختر انوثت مین منحصر ہین درجہ دوم مین پہلے نو

بیٹون کے اولاد عورتین ہین اور پچھلے تین بیٹون کے اولاد تین مرد ہین - لہذا موقعہ اختلاف درجہ دوم ہوا چونکہ تین پسر درجہ دوم مین بمنزلہ چھہ دختر کے ہین لہذا یہ جماعت پندرہ اشخاص کی ہوتے کل مال کے حصے ۵ کئے نو بیٹیون کے ۹ حصے اور تین پسرون کے ۶ حصے بیٹیون کا حصہ انکی اولاد مین درجہ سیوم مین تقسیم کرنا ہے اور پسرونکا انکی اپنے اولاد مین انتقال کیا جاویگا لہذا پسرونکا فریق علیحدہ کیا گیا - درجہ سیوم مین چھہ عورت ہین اور تین مرد چونکہ تین مرد بمنزلہ چھہ عورت کے ہین لہذا کل اشخاص ۱۲ ہوئے حصے انکے ۹ تھے چونکہ ۹ اور ۱۲ مین توافق بالثلث ہے اسلئے ۱۲ کے وفق ۴ کو ۵ مین جو اصل مخرج تھا ضرب دے تو حاصل ۲۰ ہوا اور یہی ان دعویداران کے حصے کی تصحیح ہے اور عمل تقسیم موجب قاعدہ مذکورہ اسطرح پر ہے

درجہ دوم مین فریق عورت کا حصہ ۲۰ سے ۳۶ ہے --

اور فریق مرد کا حصہ ۲۴ درجہ دوم کے فریق مرد کے اولاد درجہ سیوم مین دو عورتین اور ایک مرد ہے لہذا ۲۴ سے مرد نمبر ۱۲ درجہ سیوم کو ۱۲ حصے دئے اور عورت نمبری ۱۰ و ۱۱ کو ۶ حصہ - مرد نمبر ۱۲ درجہ ۳ کا چونکہ فریق علیحدہ ہے لہذا یہ بارہ درجہ ۶ کے عورت نمبر ۱۲ کے طرف انتقال ہوئے - درجہ سیوم کی عورت نمبری ۱۰ و ۱۱ کے اولاد درجہ چہارم مین عورت ۱۰ و ۱۱ ہے - ان مین اختلاف نہین اور درجہ ۵ مین انکے اولاد عورت ۱۰ و پسر ۱۱ ہے چونکہ اس جگہ اختلاف ہے لہذا ۱۲ سے ۸ پسر ۱۱ ہے ۴ عورت ۱۰ کو دئے پسر ۱۱ کی ایک بیٹی ۱۱ درجہ ۶ مین ہے لہذا وہ ۸ کے مستحق ہوئے اور عورت ۱۰ کی بیٹی ۱۰ درجہ ۶ نے ۴ حصے پائے درجہ دوم کے فریق مرد کی تقسیم تمام ہوئی

درجہ دوم کی دو عورتون کے اولاد درجہ سیوم مین تین پسر بمنزلہ چھہ بیٹیان ہین چونکہ تین پسر
بمنزلہ چھہ بیٹیون کے ہین لہذا ۲۶ سے ۱۸ مردون اور ۸ عورتون کو بحصہ مساوی دئی گئے پسران
ش و ش و ۹ درجہ ۳ کی اولاد درجہ چہارم مین دو عورتین اور ایک مرد ہے لہذا ۱۸ کو بحصہ
مساوی تقسیم کیا - مرد ۹ کو نو حصہ اور عورت ش و ش کو بھی نو حصے ملے - مرد ۹ درجہ ۴ کے
۹ حصے اسکی بیٹی ۵ درجہ کیطرف منتقل ہوئے - عورت ش و ش درجہ چہارم کی اولاد درجہ ۵
مین دو عورتین ش ش مین اختلاف نہیں اور انکی اولاد درجہ ۶ مین ایک مرد ش اور عورت
ش ہے ۹ سے مرد کو ۶ اور عورت ش کو ۳ ملی - تمام ہوئی تقسیم درجہ سیوم کے فریق مرد کے
درجہ سوم کی چھہ عورتون کی اولاد درجہ ۴ مین تین مرد اور تین عورتین ہین - ۱۸ سے ۱۲ تین
مردون ۲ ۵ ۶ کو دئی اور ۶ عورتون ۱ ۲ ۳ کو ملی - مردان درجہ چہارم کی اولاد
درجہ مین عورت ۵ اور مرد ۶ اور عورت ۷ مین ۱۲ سے مرد کو ۶ اور عورت ۷ و ۶ کو
بھی ۶ بحصہ مساوی دئی گئی - مرد ۵ کی بیٹی کو درجہ ۶ مین ۶ حصہ آئے اور عورت ۷
و ۸ کی اولاد درجہ ۶ مین ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے ۶ سے ۴ عورت ۶ اور ۲ مرد ۷
درجہ ۶ کو ملے - درجہ چہارم کے تین بیٹون کی اولاد درجہ پنجم مین دو عورتین اور ایک مرد ہے
لہذا ۶ کو بحصہ مساوی تقسیم کیا تین عورت ۱ ۲ کو اور تین مرد ۳ کو مرد ۳ کا حصہ ۳
اسکی بیٹی ۳ درجہ ۶ کو دیا اور عورت ۱ و ۲ درجہ ۵ کے اولاد درجہ ۶ مین بیٹی ۱ اور بیٹا ۲
مین لہذا تین سے ایک عورت ۱ کو اور ۲ مرد ۲ کو درجہ ۶ مین دئے مجموعہ حصونکا ۴۰ ہوا
(۵) مثال سابق مین ہر ایک اصل واحد کی فرع واحد تھی اگر ایسے صورتون مین بعض اصول کی

متعدد فرع ہو تو اسمین بھی درجہ اختلاف پر مال تقسیم کیا جاتا ہے۔ مگر فرق یہہ ہے کہ جس درجہ پر مال تقسیم ہوگا اس درجہ کے جماعت کو اس فرع کے تعداد کے برابر بڑہایا جاویگا۔ اور صفت انکی یعنے ذکورت اور انوثت بر حال رہیگی۔ مثلاً اگر درجہ اختلاف کی جماعت مین ایک عورت ہے۔ اور جماعت دعویدارون مین اسکے فرع بین دو پسر ہین۔ تو اوس عورت کو دو عورتین تصور کیا جاویگا اور اسکو دو عورتون کا حصہ دیا جاتا ہے۔ فرض کیا کہ ایک متوفی کی بعد اسکی دعویدار مندرجہ ذیل طریق پر ہین۔

نقشہ اصل مخرج، بعد دے ۴×۴ = ۲۸ تصحیح

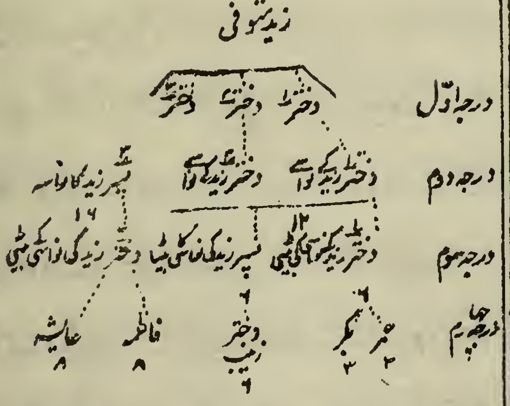

زید متوفی کی میراث کے دعویدار اسکی نواسے کے دو نواسی عمر اور بکر اور اسکی نواسے دوم کے ایک پوتی زینب اور اسکی نواسہ کی دو نواسیان فاطمہ اور عائشہ ہین۔

درجہ اول مین دعویدارون کے اصول مین اختلاف نہین ہے کیونکہ سب کی سب عورتین ہین درجہ دوم مین اختلاف ہے کیونکہ اس درجہ مین عمر اور بکر دعویدار کی بزرگوار نانی ہے اور

زمیب کی دادی اور فاطمہ اور عائشہ کا بزرگوار نانا ہے۔ چونکہ یہ درجہ خلاف اول ہے
لہذا اسکی بموجب ہمنے متوفی کا مال تقسیم کرنا ہے۔ دختر ۱ درجہ دوم کی فرع درجہ چہارم مین چونکہ
دو پسر مین۔ لہذا اسکو دو دختر تصور کیا دختر ۲ درجہ ۲) کی فرع درجہ چہارم مین ایک دختر
ہے اسلئے اسکو ایک ہی خیال کیا۔ پسر ۳ درجہ دوم کی فرع مین درجہ چہارم مین دو دختر ہین
اسواسطے اسکو دو پسر فرض کیا پس جملہ وارث اس قاعدہ سے یہ ہوئے۔ دو دختر
ایک دختر دو پسر۔ دو پسر بمنزلہ چار دختر کے ہین لہذا کل تعداد اسکے سات ہوئی پس مال
سات حصے کئے۔ دو حصے عمر بکر کی نانی کو بباعث زیادہ تعداد فرع کے ملے۔ اور ایک
حصہ زینب کے دادی کو اور ۴ حصہ فاطمہ اور عائشہ کی نانی کو دئے گئے کیونکہ مرد کا
حصہ دوچند ہوتا ہے عورت سے اور اسکو اس جگہ دو مردون کی جگہ تصور کیا ہے۔ نانی
کے حصہ ۴ فاطمہ اور عائشہ کیطرف درجہ چہارم مین منتقل ہوئے۔

درجہ دوم کی دختر ۱ و ۲ کے حصے تین تھے۔ اور انکے اولاد درجہ سیوم مین دختر اور پسر
ہین مگر دختر کو بھی اس جگہ بمنزلہ دو دختر کے سمجھا ہے لہذا تعداد انکی ۴ ہوئے کیونکہ
ایک پسر بمنزلہ دو بیٹی کے ہوتا ہے تعداد انکی ۴ اور حصے تین ہین ۴ اور ۳ مین تباین ہے
لہذا ۴ کو ۷ (اصل مسئلہ) مین بموجب مسئلہ قاعدہ تصحیح کے ضرب دی تو حاصل ۲۸ ہوئے
۲۸ کو درجہ دوم کی جماعت مین تقسیم کرنا چاہیے بموجب تعداد دعویدارون کے ۲۸ سے ۱۶
پسر کو دی۔ کیونکہ وہ بمنزلہ دو پسر کے ہے اور دختر ۲ اور دختر ۱ کو جو کہ بمنزلہ دو دختر
کے ہے ۱۲ ملے۔ دختر ۱ و ۲ کی اولاد درجہ سیوم مین دختر ۱ اور پسر ۲ ہین ۱۲ سے ۶ پسر

ملے اور ۲ دختر نے کیونکہ یہ دختر بمنزلہ دو دختر کے ہے بعدہ دختر کا حصہ اسکی دو بیٹیون زید اور عمر مین بحصہ مساوی تقسیم ہوا ہر ایک کو تین تین حصے ملے اور پسر نمبر ۲ درجہ چہارم کا حصہ ۶ اسکے بیٹی زینب کی طرف منتقل ہوا۔ اور پسر ۳ درجہ دوم کا حصہ ۱۶ اسکے دونون نواسیون فاطمہ اور عائشہ مین جو کہ درجہ چہارم مین ہین بحصہ مساوی تقسیم ہوا ہر ایک کو آٹھ آٹھ ملے۔

(۶) اگر اس قسم کی دعوے دار ونمے بعض ایسے ہون۔ جو میت کی دو یا تین جہتہ سے قریبی ہون تو انکو ہر ایک جہت کے ذریعہ سے حصہ پہنچتا ہے اور انکو ترجیح دیجاویگی ان وارثون پر جو فقط ایک جہتہ سے میت کی قریبی ہین یعنے ایک جہتہ والے کو ایک ہی بزرگوار کا حصہ ملیگا۔ اور انکو بموجب تعداد بزرگون کے ایک سے زیادہ بزرگوارونکا حصہ دیا جاویگا چنانچہ صورت مندرجہ ذیل مین ظاہر ہے۔ اول تخریج ۷ بعدہ ۵+۲+۲ = ۲۸

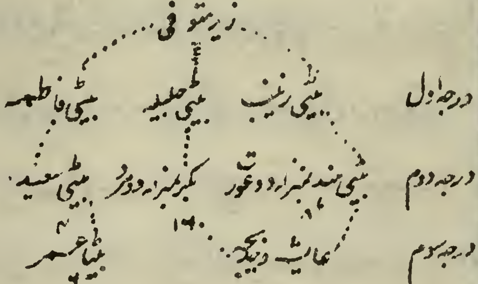

ابو یوسف کے نزدیک جماعت شریع مین سات حصون پر مال تقسیم کرتا ہے منجملہ جسکے ۳ عمر اور خدیجہ کو اور ایک زینب کو اور ۲ فاطمہ اور عائشہ کو جدا جدا دئیے جاتے ہین ۱۲

زید متوفی کے میراث کے دعویدار اسکی نواسے ہند کی دو بیٹیان عائشہ اور خدیجہ ہین اور عائشہ
اور خدیجہ زید کے نواسہ بکر کی بھی بیٹیان ہین کیونکہ ہند بکر کی زوجہ ہے ظاہر ہے کہ جب کسی
شخص کے نواسہ اور نواسی مین تزویج ہو تو جو انکی اولاد ہوگی وہ دو جہت سے اوس شخص کو ملینگے ایک
باپ کی طرف سے اور دوسری ماں کیجانب سے تیسرا دعویدار میراث کا زید کی نواسے سعیدہ کا بیٹا
عمر ہے چونکہ ان دعویدارونکے اصول درجہ دوم مین اختلاف ہے اسلئے مال اسجگہ تقسیم کیا جاویگا۔
ہند کو بلحاظ تعدد فروع کے بمنزلہ دو عورتون کے تصویر کیا اور بکر کو بمنزلہ دو مرد یا چار عورت کے
مقرر کیا سعیدہ کے فرع مین تعدد نہین۔ ہندا دو ایک ہی عورت سمجھی گئے درجہ دوم مین تعداد
کل اشخاص کے بباعث مقرر کرنے بکر کے بمنزلہ چار عورت کے سات ہے پس کل حصے
بھی سات ہوئی سات سے چار بکر کو اور دو ہند کو اور ایک سعیدہ کو دیا۔ بکر فریق اول ہوا
اور ہند اور سعیدہ فریق دوم ہند اور سعیدہ کی اولاد درجہ سیوم مین ایک لڑکا عمر اور دو
لڑکیان عائشہ اور خدیجہ ہین۔ چونکہ مرد بمنزلہ دو عورت کے ہے لہذا تعداد انکے چار ہے
اور حصے ان کے تین ہین ۲ ہند کیجانب سے ملی۔ اور ایک سعیدہ کیطرف سے ۳ اور ۴
مین چونکہ تباین ہے لہذا ۴ کو اصل مسئلے مین ضرب دیکر ۲۸ تصحیح حاصل کی۔
اب ۲۸ سے درجہ دوم مین بکر کو ۱۶ آئی اور ہند کو جو کہ بمنزلہ دو عورت کے ہے ۸ ملی اور سعیدہ کو
۴ بکر کے حصے ۱۶ عائشہ اور فاطمہ کیطرف جو کہ اسکے بیٹیان ہین منتقل ہوئے۔ ہند اور
سعیدہ جو ایک فریق ہے ہین انکی حصے ۱۲ کو درجہ سیوم مین اس طرح تقسیم کیا کہ عمر
پسر سعیدہ کو ۶ اور ہر ایک فاطمہ اور عائشہ کو تین تین عمر کو ایک ہی جہت سے ۶ حصے ملے اور

فاطمہ اور عایشہ کو باپ کی طرف سے ۱۶ اور ماکیجانب سے ۶ کل ۲۲ ہوئے

نقشہ حالات ذوالارحام درجہ اول

نام دعویدار انکے	نواسی	نواسہ	نواسی کی بیٹی	نواسی کا بیٹا	نواسہ کی بیٹی	پوتی کی بیٹے
نواسی	کل مال بحصہ مساوی	کل مال سے عورت کا ایک حصہ مرد کے دو	کل بلا اشتراک	کل بلا اشتراک	کل بلا اشتراک	کل بلا اشتراک
نواسہ	مرد کے دو عورت کا ایک	کل مشترک بحصہ مساوی	کل بلا اشتراک	کل بلا اشتراک	کل بلا اشتراک	کل بلا اشتراک
نواسی کی بیٹی	ساقط	ساقط	کل مشترک بحصہ مساوی	عورت کا ایک مرد کے دو	تین حصوں سے اول کا ایک دوم کے دو	ساقط
نواسی کا بیٹا	ساقط	ساقط	تین حصوں سے عورت کا ایک مرد کے دو حصہ	کل مشترک بحصہ مساوی	تین حصوں سے ایک حصہ	ساقط
نواسہ کی بیٹی	ساقط	ساقط	تین حصے سے دو حصہ	اول کے دو دوم کا ایک	کل مشترک بحصہ مساوی	ساقط
پوتی کے بیٹی	ساقط	ساقط	کل مال بلا اشتراک	کل مال بلا اشتراک	کل مال بلا اشتراک	کل مشترک بحصہ مساوی

دفعہ سی و ہفتم

دوسری قسم کے ذوالارحام یعنی اجداد اور جدات ساقطہ
قاعدہ تقسیم وراثت کے بیان مین

(۱) جو دعویدار اس قسم کا میت سے زیادہ تر قریب ہوگا وہ مقدم سمجھا جاویگا دوسرے دعویدارون بعید سے چاہے کس جہت کا ہو مثلاً ما کا باپ (نانا) محروم کرتا ہے باپ کے ما کے باپ یعنی باپ کے نانی کو۔ اور ما کی باپ کی ما یعنی۔ ما کی دادی کو علیٰ ہذا القیاس۔ باپکی ما کا باپ یعنی (باپ کا نانا) جب زندہ ہو تو باپ کی نانی کا باپ یعنی (میت کی پردادی کا باپ) بالکل خارج کیا جاتا ہے وارثون سے۔

(۲) اگر درجہ قرابت مین سب دعویدار مساوی ہون۔ اور بعض دعویدارون کا قریب ہونا میت سے بواسطہ وارث کے ہو تو اُن کو ان دعویدارون پر جو وارث کے ذریعہ سے قریبی نہین ہین بلکہ وہ کسی شخص ذوالارحام کے وسیلہ سے قرابت حاصل کرتے ہین ترجیح نہین دیجاتی مثلاً نانی کا باپ اور نانے کا باپ یہ دونون درجہ قرابت مین مساوی ہین کیونکہ ہر ایک تین درجہ پر میت سے بعید ہے نانی کا باپ وارث کے ذریعہ سے جو کہ نانی (جدہ صحیحہ) ہے دعویدار ہے اور نانے کا باپ ذوالرحم کے وسیلہ سے جو کہ نانا (جد فاسد) ہے مدعی ہے۔ اس جگہ نانی کے باپ کو جو وارث کے ذریعہ سے دعویٰ کرتا ہے نانے کے باپ پر جو ذوالرحم کے وسیلہ سے مدعی

ہے ترجیح نہین ہے بلکہ اس صورت مین مال کے تین حصہ ہونگے ۔ نانی جدہ فاسدہ کے
باپ کو دو حصہ اور نانی جدہ فاسدہ کے باپ کو ایک حصہ بموجب قاعدہ مستمرہ کے ۔

(۳) اگر دعویدارون کے درجہ قرابت مین مساوات ہو اور ہر ایک وارث کے ذریعہ سے یا ذوالارحام کے وسیلہ سے مع اتحاد جہت قرابت کے دعوے کرتے ہون تو انکی ان اشخاص مین جو کہ دعویدارون اور متوفی کے درمیان مین ہین دیکھنا چاہئے ۔ اگر وہ ہر ایک درجہ مین صفت ذکورت اور انوثت مین متفق ہون تو اس صورت مین بموجب تعداد دعویدارون کے مال تقسیم ہوگا ۔ بشرطیکہ یہ دعویدار بھی صفت ذکورت اور انوثت مین متفق ہون و الا مرد کو بہ نسبت حصہ ایک عورت کے دوچند دیا جاویگا اور اگر درمیانی اشخاص صفت ذکورت اور انوثت مین مختلف ہون ۔ یعنی بعض درجہ مین مرد کے مقابل عورت ہو تو اختلاف اول پر مال کی تقسیم اس طرح پر ہوگی کہ مرد کے دو حصے اور عورت کا ایک حصہ جیسا کہ صنف اول مین بیان کیا گیا ہے ۔

مثال اول جسمین دعویدار جہت قرابت مین متحد ہین اور درمیانی اشخاص بھی صفت ذکورت و انوثت مین متفق ہین

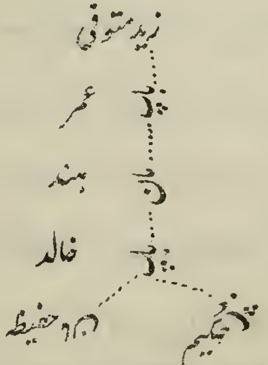

دیکھو اس صورت مین حفیظہ زید کے باپ کے نانی کی نانی اور حکیم زید کے باپ کے نانی کا باپ۔ دعویدار ہین۔ حکیم اور حفیظہ خالد کے ذریعہ سے جو کہ ذوالرحم ہے دعوی کرتے ہین اور جہت قرابت مین بھی متحد ہین۔ کیونکہ یہ دونون میت کی باپ کی طرف کے سلسلے مین داخل ہین۔ درمیانی اشخاص انکی عمر ہند خالد ہین۔ اگر حکیم کا اور حفیظہ کا سلسلہ نسبت علیحدہ علیحدہ لکھو تو عمر کے مقابلہ مین عمر اور ہند کے مقابلہ مین ہند۔ اور خالد کے مقابلہ مین خالد۔ آجاتا ہے جس سے معنی اتحاد صفت ذکورت اور انوثت جلدی سمجھی جاتے ہین۔

زید متوفی

درجہ	(۲)	(۱)	
درجہ اول	باپ عمر	باپ عمر	متحد
درجہ دوم	ما ہند	ما ہند	متحد
درجہ سیوم	باپ خالد	باپ خالد	متحد
درجہ چہارم	باپ حکیم	ما حفیظہ	مختلف

چونکہ خود دعویدارون مین صفت ذکورت اور انوثت مین اتحاد نہین پایا جاتا لہذا مرد کو دو حصہ اور اسکی مقابلہ مین عورت کو ایک حصہ دیا گیا۔ مثال دوم جسمین دعویدار جہت قرابت مین متحد ہین اور درمیانی اشخاص صفت ذکورت اور انوثت

ہین متفق نہین ہین۔

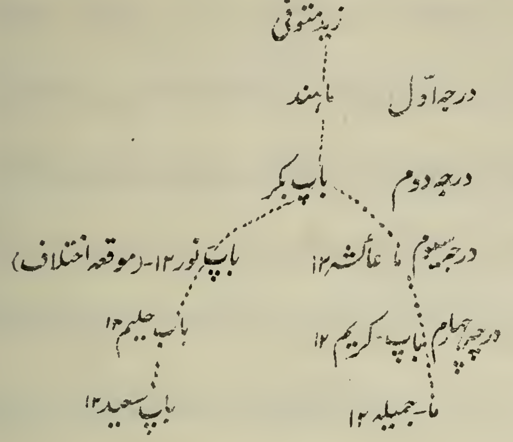

اس مثال ہین جمیلہ زید کی نانی (بکر) کی نانی (کریم) کی ماہے اور سعید زید کی نانی (بکر) کا پڑداداہے یہہ دونون جہت قرابت مین متحد ہین۔کیونکہ ہرایک کا سلسلہ زید کی ما ہند کی طرف پہنچتا ہے درجہ اول ودوم مین اختلاف نہین درجہ سیوم مین اختلاف واقع ہوا۔کیونکہ جمیلہ کے سلسلہ درجہ سیوم مین عورت ہے۔اور سعید کے سلسلہ درجہ سیوم مین مرد ہے۔پس اس جگہ مال کی تقسیم ہوگی۔عائشہ کو ایک حصہ اور نور کو دو حصے بعدہ نور کا حصہ اسکی بزرگوار سعید کو پہنچیگا۔اور عائشہ کا حصہ اسکی دادی جمیلہ کو۔پس جمیلہ کا ایک حصہ اور سعید کے دو حصے ہونگے۔

(۴) اگر وہ دعویدار جو کہ درجہ قرابت مین مساوی ہین۔جہت قرابت مین مختلف ہون یعنی بعض کا سلسلہ میت کے باپ کیطرف ہو اور بعض کا میت کی ما کیطرف۔تو اس صورت مین مال کے تین حصے ہونگی ما کی طرف والون کا ایک حصہ اور باپ

کی جانب والون کے دو کیونکہ وہ دعوی دار جو باپ کے واسطہ سے قریب ہوتا ہے وہ باپ کے قائمقام تصوّر ہوتا ہے اور جو ما کے ذریعہ سے قرابت حاصل کرتا ہے اسکو ما کی جگہ سمجھا جاتا ہے - اور مثال اسکی یہ -

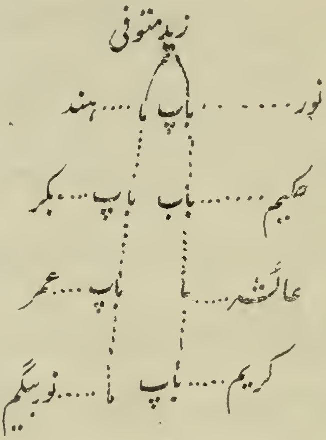

دیکھو اس صورت مین کریم - زید کے دادی (حکیم) کا نانا - اور نور بیگم کی نانی بکر کی دادی دعوی دار ہین - یہ دونون دعوی دار جہت قرابت مین متفق نہین ہین اس واسطے کہ کریم کا سلسلہ زید کی باپ نور کیطرف پہنچتا ہے اور نور بیگم کا سلسلہ زید کی ما کی جانب جاتا ہے - پس اس صورت مین باپ کی طرف والی یعنی کریم کو دو حصہ دئے اور ما کی طرف والی نور بیگم کو ایک حصہ دیا -

(۵) حاصل قاعدہ تقسیم وراثت ذوالارحام قسم دوم کا یہ ہے - اوّل دیکھنا چاہئے کہ دعویدار درجہ قرابت مین مساوی ہین یا نہین - اگر مساوی نہون تو جو شخص زیادہ قریب ہوگا اسکو تمام مال دیا جاوی گا - اور اگر درجہ قرابت مین تمام دعویدار مساوی

ہون - تو پہر جہت قرابت کیطرف نظر کیجباوی - کہ آیا وہ جہت قرابت مین متحد ہین
یا مختلف اگر مختلف ہون یعنی بعض دعوی دارون کا سلسلہ ماکی طرف جاتا ہو
اور بعض کا باپ کی جانب تو مال کے تین حصہ کرکے دو حصّے باپ کیطرف والون
کو اور ایک حصہ ماکی جانب والون کو دیا جاتاہے اور اگر دعوی دار جہت قرابت
مین متحد ہون - تو پہر اُن اشخاص کو جو کہ درمیان میت اور دعویدارون کے
حائل ہین دیکھنا چاہئے - کہ آیا وہ اپنی درجہ کی جماعت مین صفت ذکورت
اور انوثت مین مختلف ہین یا متفق - اگر متفق ہون تو پہر دعوی دارون کے
طرف دہیان کیا جاوی کہ وہ بھی اِس صفت مین متحد ہین یا مختلف - اگر
دعوی دار متفق ہون یعنی سب کے سب مرد ہون یا سب کے سب عورتین -
تو جس قدر تعداد انکی ہوگی اسیقدر حصہ ہونگی - اگر دو مرد یا دو عورتین ہون تو
دو حصّے ہونگے علی ہذا القیاس زیادہ ہون تو زیادہ حصہ کیجاوینگی - اگر دعویدار
جنس ذکورت اور انوثت مین متحد ہون - تو مرد کا حصہ بہ نسبت حصہ ایک عورت
کے دوگنا ہوگا - اور اگر درمیانی اشخاص کسی درجہ مین مختلف ہون تو محل اختلاف
اوّل پر مال کو تقسیم کرنا چاہیے جس طرح کہ صنف اول مین بیان ہوا -

نقشہ حصص ذوالارحام قسم دوم

اسمائے دعویداران	نانا	نانی کا باپ	دادی کا باپ	نانی کا باپ	نانی کا دادا	نانی کا نانا
نانا	متحد	مقدم	مقدم	مقدم	مقدم	مقدم
نانی کا باپ	محروم	متحد	ایک حصہ تین حصون سے	دو حصہ تین حصون سے	مقدم	مقدم
دادی کا باپ	محروم	دو حصہ تین حصون سے	متحد	دو حصہ تین حصون سے	مقدم	مقدم
نانی کا باپ	محروم	ایک حصہ	ایک حصہ	متحد	مقدم	مقدم
نانی کا دادا	محروم	محروم	محروم	محروم	متحد	دو حصہ تین حصون سے
نانی کا نانا	محروم	محروم	محروم	محروم	ایک حصہ تین حصون سے	متحد

تنبیہ

اگر دو جہت کے دعویدارون کے ہر ایک فریق مین بھی چند دعویدار ہون تو اُس کا طریق تقسیم وراثت اس طرح پر ہوگا - کہ پہلی باپ کی جہت والون کو دو حصہ دیے جاوین - اور ماکی جانب والون کو ایک حصہ - بعد اسکے ہر فریق کے دعویدارون مین بموجب قاعدہ تقسیم اِن اشخاص کے جو کہ جہت قرابت مین متحد ہین مال کی تقسیم کرنی چاہیئے اور صورت اسکی یہ ہے

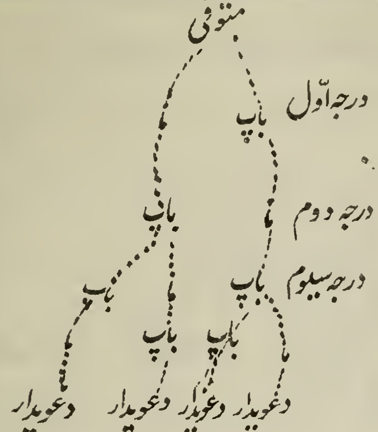

دفعہ سی و ہشتم

قسم سوم کے ذوالارحام یعنی بہنون کی اولاد اور بھائیون کی بیٹیون اور اخیافی کی بیٹون کے قاعدہ تقسیم وراثت کے بیان مین

(۱) ان کا قاعدہ بھی مثل قاعدہ قسم اوّل کے ہے یعنی جو دعویدار میت سے زیادہ تر قریب ہوگا وہ مقدم سمجھا جاوے گا دوسری دعویدارون بعید سے خواہ کس جہت کا ہو مثلاً سگی بہین کی بیٹی کے ہوتے سگی بھائی اور سوتیلی بھائی کا نواسہ محروم ہوتا ہے۔ کیونکہ اوّل بہت قریب ہے دوسرون سے

(۲) اگر درجہ قرابت مین سب کے سب دعویدار مساوی ہون تو عصبہ کی اولاد مقدم ہوگی ذوالارحام کے اولاد سے مثلاً اگر سگی بھائی یا سوتیلی بھائی کے پوتے کے ساتھ بہین کا نواسہ دعویدار ہو تو اُسکا دعوی لائق سماعت نہ ہوگا۔ اور کل مال بھائی کے پوتے کو دیا جاویگا اس واسطے کہ بھائی کے پوتے عصبہ کے اولاد سے ہے یعنی میت کی بھتیجی کے بیٹی ہے۔ اور بھتیجا عصبہ ہے۔ اور بہین کا نواسہ میت کے بھتیجی کی اولاد سے ہی۔ اور بھتیجی ذوالارحام سے ہے۔

(۳) اگر اخیافی بھائی کے پوتے اور اخیافی بہین کا نواسہ دعویدار ہوان تو ہر ایک کو نصف مال کا دیا جاویگا کیونکہ اخیافی بہین اور بھائی .... جو کہ ان دعویدارون کے بزرگوار ہین استحقاق وراثت مین مساوی ہین۔ جیسا کہ ذوالفرایض مین مذکور ہوا۔ پس انکی اولاد مین بھی وہی نسبت ملحوظ ہونی چاہیے اور صورت اس مسئلہ کی یہ ہے

اخیافی بھائی	اخیافی بہین
⋮	⋮
بیٹا	بیٹی
⋮	⋮
بیٹی	بیٹا
(۱)	(۱)

(۴) اگر دعویدار درجہ قرابت مین مساوی ہون اور انمین کوی بھی عصبہ کے

اولاد سے نہ ہو۔ یا سب کے سب عصبہ کی اولاد سے ہوں یا بعض ذوالفرائض کے اولاد سے ہوں۔ اور بعض عصبات کی اولاد سے۔ تو اِس صورت میں بھائیوں اور بہنوں پر مال تقسیم کیا جاویگا مگر اس طریق سے کہ بھائیوں اور بہنوں کو بموجب تعداد انکی اولاد کی فرض کرنا چاہئے۔ یعنی اگر ایک بھائی کے دو بیٹے یا دو بیٹیاں ہوں تو اس بھائی کو بمنزلہ دو بھائیوں کے تصور کرنا چاہئے اور اگر کسی بہین کا ایک بیٹا یا بیٹی ہو۔ تو اسکو ایک ہی سمجھکر مال کی تقسیم کرنی چاہئے بعد اسکی بھائیوں کا حصہ انکی اولاد میں اور بہنوں کا حصہ انکی اولاد میں علٰحدہ علٰحدہ تقسیم کرنا چاہئے۔

مثلاً اگر حقیقی بھائی اور سوتیلی بھائی اور اخیافی بھائی کی ایک ایک لڑکی موجود ہو۔ اور انکی ساتھ تینوں بہنوں متفرقات سے بھی لڑکے اور تین لڑکیاں (یعنی ہر ایک بہین کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی) دعویدار ہوں تو بموجب نقشہ ذیل کے عمل قاعدہ تقسیم وراثت کا کیا جاویگا۔

مخرج (٣) تصحیح (٩)

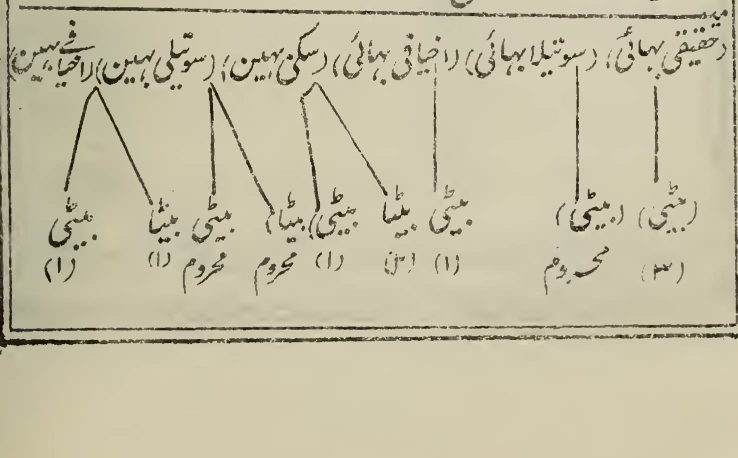

تشریح عمل

اس صورت مین ہمنی بموجب قاعدہ مسطورہ کے دعویدارون کو چھوڑ کر انکی بزرگوارون یعنی بہائیون اور بہنون مین نظر کی - چونکہ اسجگہ کچھ بہائی اور بہنین حقیقی ہین اور کچھ سوتیلی اور کچھ اخیافی - لہذا سوتیلی بہائی بہین کو انسی محروم کر کے خارج کیا اسواسطے کہ سوتیلی بہائی اور بہین حقیقی بہائی کے ہوتے محروم ہوتی ہین جیسا کہ فصل ذوالفرائض مین ذکر کیا گیا بعد انکی اخراج کے یہ وارث باقی رہے

حقیقی بہائی اور حقیقی بہین اور اخیافی بہائی اور اخیافی بہین

بعد اسکی بہائیون اور بہنون کو برابر تعداد انکی فروع کے بڑہا کر تصحیح نکالی - چونکہ حقیقی بہائی اور اخیافی بہائی کی فرع مین تعدد نہین ہے - لہذا یہ اپنی اصلی حالت پر باقی رہے حقیقی بہین کی فرع ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے لہذا اسکو بجائی دو بہینون کے تصور کیا گیا - اسی طرح اخیافی بہین کو بہی بموجب اسکی اولاد کے بمنزلہ دو بہینون کے سمجہا - پس بعد لحاظ تعدد فرع کے بہائیون اور بہنون کی تعداد یہ ہوئی -

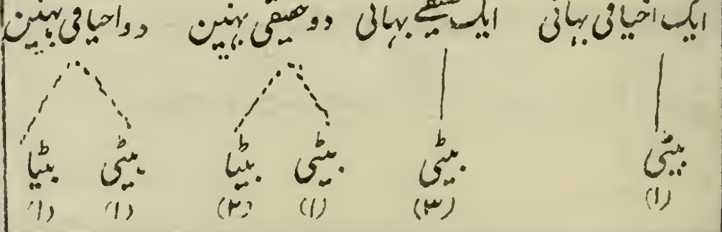

طریق تصحیح

حقیقی بہائی اور بہین عصبہ ہین اور اخیافی بہائی بہینون کا حصہ ثلث ہے - لہذا مخرج اس مسئلہ کا تین ہوا انین کا ثلث ایک - ایک پورا نہین ہوتا تین شخصون یعنی دو بہینون اور ایک بہائی اخیافی پر - لہذا تین کو تین مین ضرب دیکر ۹ تصحیح حاصل کیئے ۹ کا تیسرا حصہ ۳ ہر ایک اخیافی کو دیا گیا بعدہ اخیافی بہائی کا حصہ اسکی بیٹی کیطرف منتقل ہوا - اور اخیافی بہین کا حصہ جسکو بمنزلہ دو بہنون کے فرض کیا تہا اسکی پسر اور دختر کو دیا گیا - ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملا - کیونکہ جب ان بزرگوارون مین مرد کو عورت پر ترجیح نہین دیجاتی - لہذا ان مین بہی مرد کو عورت پر ترجیح نہین دی - بلکہ عورت اور مرد مین تین حصہ

حاشیہ
اس صورت مین ابو یوسف علیہ الرحمۃ قوۃ جہت قرابت کا لحاظ رکہتا ہے یعنی جس عیدار کا بزرگوار میت سے زیادہ تر قریب ہو اسکی موجودگی مین دوسری عیدارون کا (جنکی بزرگوار بنسبت اسکی بعید ہون کچہ حق نہین ہے پس اسکی رائے مین سگی بہائی اور بہین کی اولاد مین تمام مال تقسیم کیا جاتا ہے اگر یہ نہون تو سوتیلون کی اولاد کو تمام مال دینا چاہیئے اگر یہ بہی نہون - تو مادری بہائیون اور بہنون کی اولاد مین تقسیم کرنا چاہیئے - اور ہر ایک کی اولاد مین یہ قاعدہ ملحوظ رکہنا چاہیے کہ مرد کو دو اور عورت کو ایک حصہ ... چنانچہ اس صورت مین اسکی نزدیک سگی بہین کے پسر کو دو حصہ اور اسکی دختر کو ایک حصہ اور سگی بہائی کے دختر کو بہی ایک دیا جاتا ہے -

مشترک ہین بحصہ مساوی لجد منہائی ثلث کے ۹ سے ۶ باقی رہے - ۶ سے تین حقیقی بہائی کو اور تین دونون حقیقی بہینون کو - بعد اسکے ہر ایک کا حصہ انکی اولاد کیطرف انتقال کیا گیا حقیقی بہائی کا حصہ ۳ - اسکی بیٹی نے لیا اور حقیقی بہین کا حصہ ۳ - اسکی پسر اور دختر مین تقسیم کیا پسر کو دو حصہ اور بیٹی کو ایک حصہ ملے -

(۵) اگر میت کی وفات کے بعد اسکی تین بہائیون متفرق کی تین پوتیان عجیدار ہون - توسکی بہائی کی پوتی کو بالاتفاق تمام مال دیا جاوے گا کیونکہ یہ عصبہ کی اولاد سے ہے اور اس کا دادا یعنی میت کا حقیقی بہائی قوۃ قرابت مین دوسرے بہائیون یعنی سوتیلی اور اخیافی سے زیادہ قوی ہے -

صورت اس مسئلہ کی یہ ہے

حقیقی بہائی	سوتیلا بہائی	مادری بہائی
بیٹا	بیٹا	بیٹا
بیٹی	بیٹی	بیٹی
کل مال	محرومہ	محرومہ

(۶) اگر اس قسم کے دعویداروں سے بعض ایسی دعویدار ہون جو ایک سے زیادہ جہت سے میت کے رشتہ دار ہون۔ تو انکو ہر ایک جہت کے رو سے حصہ دیا جاوے گا جیسا کہ صنف اول مین ایک سے زیادہ جہت کے قریبون کو بموجب انکی تعداد جہت کے حصہ دیا جاتا تہا جیسا کہ نقشہ و عمل مسطورہ ذیل مین واضح ہے۔

مخرج (۶) تصحیح ۴×۶ = (۲۴)

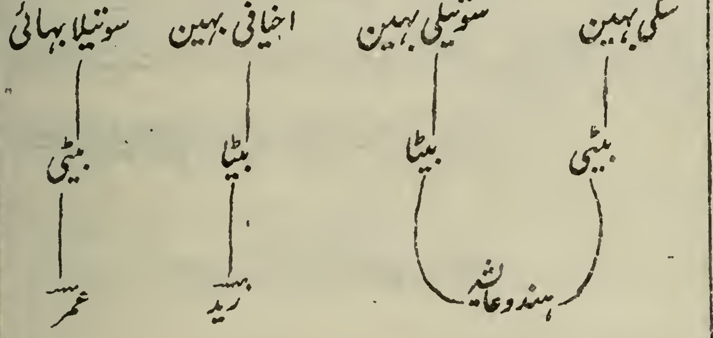

تشریح عمل

سگی بہین کی دو نواسیان ہین لہذا بموجب تعداد فرع کے دو سگی بہنین فرض کئی گئین۔ اسیطرح سوتیلی بہین کی بہی دو پوتیان عایشہ اور ہند ہین لہذا دو سوتیلی بہین متصور ہوئین اخیافی بہین اور سوتیلی بہائی کی فرع مین تعدد نہین پایا گیا لہذا یہ دونون ایک ایک رہے۔

تشریح حصص

دو سگی بہنون کا حصہ دو تہایان اور اخیافی بہین کا حصہ ایک چہٹا - سوتیلی بہین بمعیت سوتیلی بہائی کے عصبہ ہے - لہذا یہ دونون مستحق باقی مال کے ہین -

بیان تحصیل تصحیح

چونکہ اس مسئلہ مین ثلثان اور سدس کا اجتماع ہوا ہے اس واسطے مخرج ان کا ۶ ہوا ۶ سے ایک اخیافی بہین کو - اور چار سگی بہین کو اس سبب سے دئے کہ اسکو دو بہنون کی جگہ تصور کیا ہے - باقی مخرج ۶ سے بعد منہائے حصہ اخیافی اور سگی بہین کے ایک بچا اسکی مستحق سوتیلا بہائی اور سوتیلی بہین ہے جس کو دو بہنون کے قایم مقام بسبب اسکی فرع کے تعداد کی سمجہا گیا ہے - چونکہ بہائی بسبب دو چند لینے حصہ کے بمنزلہ دو بہین کے ہوتا ہے اسواسطے سوتیلی چار اشخاص ہوئے - چار پر ایک بانٹا نہین جاتا - چار اور ایک مین تباین ہے - اسواسطے چار کو اصل مخرج ۶ مین ضرب دیکر حاصل ۲۴ تصحیح نکالی -

تشریح حصص تصحیح

۴۸ کا سدس ۸-اخیافی بہین کا حصہ اسکی پوتی زید کو دیا سکی بہین کا حصہ ۱۶ کو اسکی نواسیون ہندا ور عائشہ بین بحصہ مساوی تقسیم کیا گیا-ہرایک کو آٹھ اٹھ ملی-عدد تصحیح سے بعد منہا ۲۴ و ۱۶ کے چار باقی رہی چار سے دو سوتیلی بہائی کے نواسہ عمر کو دیا گیا اور دو سوتیلی بہین کے پوتیون ہند اور عایشہ کو بحصہ مساوی دئی گئی-

نتیجہ تمثیل

ہند اور عایشہ اس صورت مین میت کو دو جہت سے قریب ہین ایک ماکی جہت سے اور دوسری باپ کی جہت سے باپ ان کا میت کی سوتیلی بہین کا بیٹا ہے-اور ماانکی میت کی سگی بہین کی بیٹی ہے ان کو ماکی طرف سے ۱۶ حصہ پہنچی اور باپ کیجانب سے دو کل ۱۸ ہوئی جس سے ہرایک کو ۹ ملے-

(۸) اگر وہ دعویدار جو میت کو دو جہت سے قریب ہوتے ہین-کچھ اخیافیو نکی اولاد سے ہون اور کچھ سوتیلون کے اولاد سے. تو قاعدہ تقسیم وراثت یہ ہوگا کہ بہائیون اور بہنون کو برابر تعداد دعویداروں کے بڑہاکر ہرایک کا حصہ جدا جدا مقرر کیا جاوی بعدہ ایک جنس کے بہائیون کا حصہ مشترکہ انکی اولاد جو کہ انکی نیچے کے درجہ مین ہی تقسیم کرنا چاہئے اس نسبت سے کہ مرد کا حصہ دوگنا ہو عورت کے حصہ سے علی ہذا القیاس بہنون کے حصہ کو بہی اسی طرح تقسیم کرنا

چاہئے - اسی طریق سے دعویدارون کے درجہ تک حصون کا انتقال کیا جاتا ہے
تشریح اسکی مثال سے ظاہر ہے -

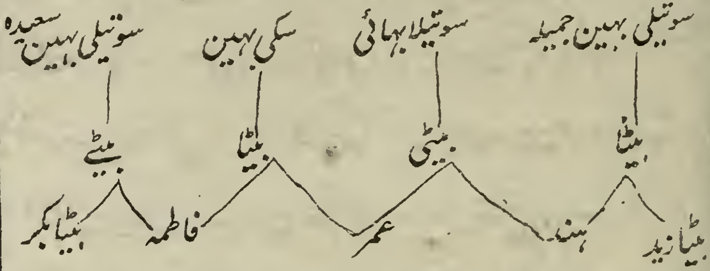

ہر ایک بہائی بہین کے فرع مین تعدد ہے کیونکہ ہر ایک نسل سے عورت اور مرد دعویدار ہین لہذا یہ چار قائم مقام آٹھہ اشخاص کے ہوے - دو سگی بہین مستحقان ثلثان کے ہین اور سوتیلی بہائی بہین عصبہ ہین - مخرج اس کا ۶ ہی جس سے ۲ لئی سگی بہین سے باقی رہا ایک وہ سوتیلون پر بانٹا نہین جاتا کیونکہ انکی اعداد روس ۴ ہوتے ہین - اس لئے کہ سوتیلا بہائی جس کو دو بہائیون کی جگہ تصور کیا ہوا ہے - چار بہیون کے قائم مقام ہے - بموجب دگنا لینی حصہ کے پس واسطے تصحیح کے ۴ کو اصل مخرج مین ضرب دیا - حاصل ۲۴ ہوئے - ۲۴ سے سگی بہین کو بموجب ثلثان کے ۱۶ دئی باقی ۸ رہی جس سے ۴ سوتیلی بہائی کو ملے - اور ۴ دونون سوتیلیون بہنون کو - چونکہ یہ بہنین متحدۃ القرابت ہین لہذا ان کا حصہ انکی اولاد درجہ دوم مین تقسیم کرنا ہے ایک بہین کا بیٹا اور دوسری بہین کی بیٹی بیٹا اور بیٹی بمنزلہ تین بیٹون کے ہین ۳ - اور ۴ من تباین ہے - اسواسطے

۳کو ۲۴ مخرج دوم مین ضرب دیا حاصل ۷۲ ہوئے - جس سے ۴۸ سگی بہین
لیتی ہی اور باقی ۲۴ مین سے ۱۲ سوتیلی بہائی نے لئے اور بارہ دونون بہنون
نے ۱۲ سے سوتیلی بہن جمیلہ کے پسر کو ۸ اور سعیدہ کے دختر کو ۴ - سعیدہ کے
دختر کے حصہ چار کو اُسکی نواسہ اور نواسی درجہ سیوم مین تقسیم کرتا ہے - چار تین
پر منقسم نہین ہوسکتی - اس واسطے تین کو مخرج سیوم ۷۲ مین ضرب دیا حاصل
۲۱۶ ہوا پس یہ کُل دعویدارون کے تصحیح ہوئے جس سے ہر ایک کو مندرجہ
حصہ پہنچی سگی بہین قائمقام دو بہنون کے سوتیلا بہائی قائم مقام چار بہنون
کے - دو سوتیلی بہین قائم مقام چار بہنون کے - سوتیلی بہنون کے حصہ ۳۶
سے ۲۴ پسر کو اور ۱۲ دختر کو بعد اسکی ۱۲ سے ۸ بکر کو اور ۴ فاطمہ کو دئے سگی بہین
کے حصہ ۱۴۴ سے درجہ سیوم مین ۹۶ عمر کو ملے - اور ۴۸ فاطمہ کو کل حصے فاطمہ کے
۵۲ ہوگئی - سوتیلی بہائی کے حصہ ۳۶ سے ۲۴ عمر کو اور ۱۲ ہند کو دئے - کل
حصے عمر کے دونون جہتونسے ۱۲۰ ہوئے - سوتیلی بہین جمیلہ کے پسر کو ۲۴ حصے
پہنچے تھے - ۲۴ سے ۱۶ زید نے لئے - اور ۸ ہند نے جملہ حصہ ہند کے ۲۰ ہوئے
اختصار چونکہ ان تمام دعویدارون کے اعداد حصص چار برابر بانٹے جاتے
ہین اسواسطے مناسب ہے کہ ہر ایک کے عدد حصہ کو چار پر بانٹ کر مختصر کیا
جاوے - اس صورت سے

	زید ۱۶	ہند ۲۰	عمر ۱۲۰	فاطمہ ۵۲	بکر ۸
۴	۴	۵	۳۰	۱۳	۲

( ) اس قسم کے ذوالارحام کی قاعدہ وراثت کا یہ خلاصہ ہے کہ جو سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے وہ دوسرون کو محروم کرتا ہے۔ اور اگر درجہ قرابت مین مساوی ہون تو عصبہ کے اولاد کی ہوتی ذوالارحام کی اولاد کو کچھ نہین ملتا۔ اور اگر وہ اخیافی بہائی اور بہین کی اولاد سے ہون تو انپر مال بحصہ مساوی تقسیم ہوگا مرد کو عورت پر ترجیح نہین ہے۔ اور اگر وہ سوتیلی یا حقیقی بہین یا بہائی کی نسل سے ہون تو جسقدر تعداد دعویدارون کی ہوگی اسی قدر مال کے حصے ہونگے اور مرد کو بہ نسبت عورت کے دوچند ملیگا بشرطیکہ ان دعویدارونکی بزرگوار ہر ایک درجہ کے ذکورت اور انوثت مین متفق ہون والا اختلاف اول پر مال کو تقسیم کر کے مردون کا حصہ مردونکی اولاد مین اور عورتون کا حصہ عورتون کی اولاد مین بانٹنا چاہئے اور ہر ایک درجہ سے مرد اور عورت کا فرق علیحدہ علیحدہ کیا جاویگا اور اگر بہائیون اور بہنون متفرق کی اولاد دعویدار ہو تو بہائیون اور بہنون پر مال کے تقسیم کر کے ہر ایک کے حصہ کو اوسکی اولاد مین تقسیم کیا جاتا ہے بموجب قاعدہ مسطورہ کے

نقشہ حصص ذوالارحام قسم سیوم

تیسری قسم کے ذوالارحام کے نام	سگی بہین کی بیٹی کے ساتھ	سگی بہین کے بیٹے کے ساتھ	سوتیلی بہین کی بیٹی کے ساتھ	سوتیلی بہین کے بیٹے کے ساتھ	اخیافی بہین کی بیٹی کے ساتھ	اخیافی بہین کے بیٹے کے ساتھ	سگے بہائی کی بیٹی کے ساتھ	سوتیلے بہائی کی بیٹی کے ساتھ	اخیافی بہائی کی بیٹی کے ساتھ	اخیافی بہائی کے بیٹے کے ساتھ
سگی بہین کی بیٹی	کل مشترک بحصہ مساوی	مرد کی دو عورت ایک	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	دو ثلث $\frac{2}{3}$	کل مشترک بحصہ مساوی	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$
سگی بہین کا بیٹا	مرد کی دو عورت کا ایک	کل مشترک بحصہ مساوے	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	دو ثلث $\frac{2}{3}$	کل مشترک بحصہ مساوی	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$
سوتیلی بہین کی بیٹی	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	کل مشترک بحصہ مساوی	مرد کی دو عورت کا ایک	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	کل بلا اشتراک	دو ثلث $\frac{2}{3}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$
سوتیلی بہین کا بیٹا	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	مرد کی دو عورت کا ایک	کل مشترک بحصہ مساوی	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	کل بلا اشتراک	دو ثلث $\frac{2}{3}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$	ایک ربع $\frac{1}{4}$
اخیافی بہین کی بیٹی	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	کل مشترک بحصہ مساوے	کل مشترک بحصہ مساوے	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	کل مشترک بحصہ مساوی	کل مشترک بحصہ مساوی
اخیافی بہین کا بیٹا	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	کل مشترک بحصہ مساوے	کل مشترک بحصہ مساوے	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	کل مشترک بحصہ مساوی	کل مشترک بحصہ مساوی
سگے بہائی کی بیٹی	ایک ثلث $\frac{1}{3}$	ایک ثلث $\frac{1}{3}$	ساقط	ساقط	ایک سدس $\frac{1}{6}$	ایک سدس $\frac{1}{6}$	کل مشترک بحصہ مساوے	کل مشترک بحصہ مساوے	ایک سدس $\frac{1}{6}$	ایک سدس $\frac{1}{6}$
سوتیلے بہائی کی بیٹی	کل مشترک بحصہ مساوے	کل مشترک بحصہ مساوے	ایک ثلث	ایک ثلث $\frac{1}{3}$	ایک سدس $\frac{1}{6}$	ایک سدس $\frac{1}{6}$	کل مشترک بحصہ مساوی	کل مشترک بحصہ مساوے	ایک سدس $\frac{1}{6}$	ایک سدس $\frac{1}{6}$
اخیافی بہائی کی بیٹی	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	کل مشترک بحصہ مساوے	کل مشترک بحصہ مساوے	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	کل مشترک بحصہ مساوے	کل مشترک بحصہ مساوی
اخیافی بہائی کا بیٹا	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	تین ربع $\frac{3}{4}$	کل مشترک بحصہ مساوی	کل مشترک بحصہ مساوی	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	پانچ سدس $\frac{5}{6}$	کل مشترک بحصہ مساوے	کل مشترک بحصہ مساوی

دفعہ سی و نہم

ذوالارحام قسم چہارم یعنی اخیافی چچا اور پہوپہی اور ماموں اور خالہ کے قاعدہ وراثت کا بیان

(۱) اگر ان مین سے ایک بغیر مزاحم شخص ثانی کے موجود تو وہ کل مال کا مستحق ہوگا - خواہ مرد ہو - یا عورت مثلاً ایک شخص مرگیا اور باقی چھوڑا اسنے پہوپہی کو یا اخیافی چچا کو یا ماموں کو یا خالہ کو تو ایک انمین بحالت نہ ہوتے دوسرے کی تمام مال کا مالک ہوگا -

(۲) اگر ایک سے زیادہ اس قسم کے ذوالارحام جمع ہوجاوین تو دیکھنا چاہیے کہ یہہ ذوالارحام جہتِ قرابت مین متحد ہین یا نہین اگر متحد ہون مثل ماموں اور خالہ کے یا پہوپہی اور اخیافی چچا کی کیونکہ پہلے دونون اُس جہت قرابت مین متحد ہین جو ماں کی طرف سے ہوتی ہے - اور دوسرے دونون اس جہت مین متفق ہین جو باپ کیجانب سے ثابت ہے - تو جنکی وسیلہ قرابت زیادہ اور اقوی ہون وہ اولے ہونگی انسے جنکی وسیلہ قرابت کم اور ضعیف ہون - مثلاً سگی پہوپہی اَولے ہوگی سوتیلی پہوپہی سے - اور سوتیلی پہوپہی اَولیٰ ہے

اخیافی پھوپھی - اور اخیافی چچا سے اور اسی طرح خالہ اور ماموں حقیقی اَولے ہین خالہ سوتیلی اور ماموں سوتیلی سے اور خالہ اور ماموں سوتیلی اَولے ہین خالہ اور ماموں اخیافی سے اس مین مرد کو کچھ ترجیح نہین ہوتی عورت پر چنانچہ مثال مین ذکر کیا گیا ہے کہ خالہ حقیقی اَولے ہے سوتیلی ماموں سے اور سوتیلی خالہ اَولے ہے اخیافی ماموں سے - اور اسیطرح پھوپھی سوتیلی اور حقیقی بہتر ہے اخیافی چچی سے -

(۳) اگر وہ فریق جو کہ جہت قرابت مین متحد ہی وسیلہ قرابت مین بھی مساوی ہو تو مرد کو دوچند دیا جاوے گا بہ نسبت عورت کے مثلاً ایک شخص متوفی کے دعوے دار ایک پھوپھی اخیافی اور چچا اخیافی ہین تو اسصورت مین چچا کو دو حصہ اور پھوپھی کو ایک حصہ ملے گا کیونکہ وسیلہ ان دونوں کا اور جہت ایک ہین -

علےٰ ہذا القیاس ماموں حقیقی اور خالہ حقیقی مین اور ماموں علاتی اور خالہ علاتی مین اور ماموں اخیافی اور خالہ اخیافی مین اسی طریق سے مال تقسیم ہوگا یعنی ماموں کے دو حصے اور خالہ کا ایک حصہ جبکہ وہ دونوں وسیلہ قرابت مین برابر ہوں -

(۴) اور اگر جہت قرابت مین ایسی دو یا زیادہ اشخاص مختلف ہوں تو جسکے قرابت باپ کی جہت سے ہوگی وہ دو حصہ لیگا اور جسکی قرابت ما کی طرف سے ہو

وہ ایک حصہ کا مستحق ہے۔ مرد اور عورت کا کچھہ لحاظ نہ ہوگا۔ اسیطرح وسیلہ قرابت کی قوۃ اور ضعف کا اعتبار نہ کیا جاویگا۔ مثلاً ایک شخص کے وارث ایک پہوپہی اور ماموں ہے۔ پہوپہی کی جہت قرابت چونکہ باپ کی طرف سے ہے۔ اور ماموں کی ماکیطرف سے۔ لہذا پہوپہی کو دو حصہ دئے اور ماموں کو ایک حصہ۔ اس جگہ مرد کو عورت پر کچھہ ترجیح نہین دئے گئے علی ہذا القیاس سگی خالہ اور اخیافی پہوپہی کو کوئی شخص چہوڑکر مرگیا۔ خالہ کو ایک حصہ اور پہوپہی کو دو حصہ دئے اسصورت مین اگرچہ سگی خالہ کی قرابت قوی اور زیادہ ہے اخیافی پہوپہی سے مگر اس کا کچھہ خیال نہین کیا جاتا جبکہ جہت قرابت مین یہ دونون مختلف ہین علی ہذا القیاس سگی پہوپہی کے ہوتے اخیافی خالہ محروم نہین ہوتی اگرچہ پہوپہی کی قرابت قوی ہے۔

(۵) اگر ایسے دو فریق مختلف الجہۃ کے وارث زیادہ ہون تو جہت الاب کے وارثون کے لئے حصہ رکھہ لو۔ اور جہت الام کے وارثون کے لئے ایک حصہ بعد اسکی متحد الجہۃ کے قاعدہ سے مال تقسیم کرو۔ مثلاً فرض کیا کہ ایک متوفی کے وارث یہ ہین حقیقی پہوپہی سوتیلی پہوپہی اخیافی پہوپہی حقیقی خالہ سوتیلی خالہ اخیافی خالہ۔ مال کے تین حصے کئے۔ پہوپہیون کے فریق کے دو حصّہ اور خالات کا ایک حصہ۔ بعد اسکی چونکہ حقیقی پہوپہی کے ہوتے سوتیلی اور اخیافی محروم ہین۔ اور اسی طرح خالہ حقیقی کے ہوتے سوتیلی اور

اخیافی خالہ محرومہ ہے۔ لہٰذا دو تہائیان حقیقی پہوپہی نے لین اور ایک تہائی خالہ نے۔

دفعہ چہلم

قسم چہارم کی اولاد کے قاعدہ وراثت کا بیان

(۱) ذوالارحام قسم چہارم کی اولاد مین بابت استحقاق وراثت کے مندرجہ ذیل طریق ہین۔ جو کہ سب سے زیادہ قریب ہوگا متوفی سے خواہ کس جہت سے ہو وہ مقدم سمجہا جاوے گا۔ استحقاق وراثت ہین دوسرے بعید درجے سے چنانچہ پہوپہی کا بیٹا اور بیٹی مقدم ہین پہوپہی کی پوتی اور نواسہ اور نواسی سے۔ کیونکہ پہلی دونون اقرب ہین رشتہ مین بہ نسبت دوسرون کے علی ہٰذا القیاس خالہ کا بیٹا اور بیٹی مقدم ہے خالہ کی نواسہ اور نواسی پر اسیطرح پہوپہی کی اولاد مقدم ہے خالہ کی اولاد کی اولاد پر اور برعکس اسکی۔ یعنی خالہ کی بیٹی اولے ہے پہوپہی کے پوتی سے اور چچا اخیافی اور پہوپہی کی بیٹی اولے ہے خالہ کے پوتی سے۔

(۲) اگر درجہ قرب مین مع اتحاد جہتہ قرابت کے مساوی ہون توجبکا

وسیلہ قرابت قوی ہوگا وہ اَولیٰ سمجھا جاوے گا اس سے جسکا وسیلہ قرابت ضعیف ہو۔ مثلاً ایک شخص کی وفات کے بعد اسکی تین پہوپہیون متفرقات کی اولاد باقی رہے اسصورت مین تمام مال متوفی کا اسکی پہوپہی کے بیٹی کو دیا جاوے گا۔ اگر یہ نہ ہو تو سوتیلی پہوپہی کے بیٹی کو اگر یہ بہی نہ ہو تو اخیافی پہوپہی کے بیٹے کو۔ کیونکہ سگی پہوپہی سب سے زیادہ قوی وسیلہ ہے۔ اوراس سے نیچے سوتیلی پہوپہی اور سب سے ضعیف وسیلہ اخیافی پہوپہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ تب تک ہے جبتک کہ انہین ذولد عصبہ نہ ہو۔

(۳) اگر درجہ قسرب اور قوۃ قرابت مین مع اتحاد جہت قرابت کے بہی مساوی ہون تو اولاد عصبہ کی مقدم ہوگی ان اشخاص پر جو عصبہ کی اولاد نہین ہین۔ چنانچہ حقیقی چچا کی بیٹی مقدم ہے حقیقی پہوپہی کے پسر پر اور سوتیلی چچا کی بیٹی اولے ہے سوتیلی پہوپہی کے پسر سے۔ اس صورت مین چونکہ چچا عصبہ ہے لہذا تمام مال کی مستحقہ اسکی بیٹی ہوئی۔

(۴) اگر قوت قرابت مین مساوات نہ ہو اور وسیلہ قرابت پہوپہی کی اولاد کا قوی ہو

حاشیہ یہ مسئلہ ظاہر الروایۃ مین ہے کیونکہ یہ قیاس کیا گیا ہے مسئلہ خالہ کے وراثت پر جسمین سوتیلی خالہ اولے ہے بباعث وسیلہ قرابت کے جو میت کا نانا ہے اخیافی خالہ سے۔ باوجودیکہ اخیافی خالہ کا وسیلہ جو نانی ہے میت کی وارث ہے۔ یعنی خالہ جسکی وسیلہ نسے دعویدار ہے وہ عصبہ ہے اور نہ وارث ہے۔ اور اخیافی خالہ جسکی وسیلہ سے مدعیہ ہے وہ وارث ہے سوتیلی خالہ کا وسیلہ نانا میت کا ہے جو ذوالارحام

چچا کی اولاد سے تو پھر اعتبار اولویت کا وسیلہ عصوبت کا نہین کیا جاتا بلکہ تمام مال پھوپھی کی اولاد کو دیا جاوے گا - یعنی اگر سوتیلی چچا کی بیٹی دعویدار ہو مقابل حقیقی پھوپھی کے پسر کی تو دعوی سوتیلی چچا کے بیٹی کا ناجائز ہوگا (۵) اگر درجہ قرب مین مساوی ہون اور جہت قرابت مین مختلف جیسی چچا کی بیٹی اور ماموں کی اولاد یا پھوپھی کی اولاد اور خالہ کی اولاد تو قوۃ وسیلہ قرابت اور ولد عصبہ کا اعتبار نہین کیا جاوے گا - پس سگی پھوپھی کی اولاد محروم نہین کر سکتی ماموں اور خالہ کی اولاد کو کیونکہ پھوپھی کی اولاد کا وسیلہ قوت قرابت اسجگہ معتبر نہین - علی ہذا القیاس حقیقی یا سوتیلی چچا کی بیٹی ماموں اور خالہ کی بیٹی کو محجوب نہین کرتی کیونکہ چچا کی بیٹی اگرچہ ولد عصبہ ہے - مگر اس کا اعتبار نہین کیا گیا جیسا کہ سگی پھوپھی کو (باوجود ہونے اسکی دونوں جہت سے ولد عصبہ) ترجیح نہین دیجاتی سوتیلی خالہ یا اخیافی خالہ پر - حالانکہ اس کا

سے شمار کیا جاتا ہے اور اخیافی خالہ کا وسیلہ میت کی نانی ہے (جدہ صحیحہ) جو کہ ذوالفرائض سے شمار کیجاتی ہے پس باوجود ہونے اخیافی خالہ کے وارث کی بیٹی محرومہ ہے - سوتیلی خالہ کے ہوتے کیونکہ سبب ترجیح کا (قرابت الاب) سوتیلی خالہ کے خاص وجود مین موجود ہے - اور سبب ترجیح کا (قریب ہونا بوسیلہ وارث) اخیافی خالہ کے غیر مین پایا گیا ہے - نہ خاص اسکی وجود مین اور بعض مشائخ کے نزدیک تمام مال چچا کی بیٹی کو ملنا چاہیئے - کیونکہ وہ ولد عصبہ ہے ۱۲ فقط

بوسیلہ قرابت ضعیف ہے پہوپہی سے - ایسی صورت مین مال کے تین حصے ہونگے - دو حصہ باپ کیطرف والون کو اور ایک حصہ ماکی طرف والون کو بعد اسکی باپ کیطرف والون مین بشرط ہونے مساوات درجہ قرب کے قوۃ وسیلہ قرابت اور ولد عصبہ کا اعتبار ہوگا - جیساکہ پہلی قاعدون مین بیان ہوچکا - اور اسیطرح باپ کی طرف والون مین بہی بشرط مساوی ہونے درجہ قرب کے قوۃ وسیلہ قرابت کا لحاظ ہوگا - مثلاً فرض کیا ایک متوفی کے وارث سگے چچا کی بیٹی اور سوتیلی پہوپہی کا بیٹا اور حقیقی مامون کا بیٹا اور سوتیلی خالہ کا بیٹا ہین - مال کے تین حصے ہوئے ایک ماکیطرف والون کو یعنی مامون کی اولاد کو - اور دو حصے باپ کیطرف والون کو - بعد اسکے چچا کی بیٹی جوکہ ولد عصبہ ہے محروم کرتی ہے سوتیلی پہوپہی کی بیٹی کو جوکہ ولد ذوالرحم ہے - اور دو حصے خود لیتی ہے بلا شراکت غیر کے - اسیطرح فریق ثانی مین حقیقی مامون کا بیٹا جس کا وسیلہ قرابت زیادہ قوی ہے محروم کرتا ہے سوتیلی خالہ کی بیٹی کو جسکا وسیلہ قرابت کم ہے اور یہ ایک حصہ کا خود مالک ہوتا ہے -

(۹) اگر چچا اور پہوپہی اور مامون اور خالہ کی نسل سے ایسی چند اشخاص دعویدار ہون جو ایک سے زیادہ جہت سے میت کے رشتہ دار ہین تو اسصورت مین باپ کی طرف والون یعنی چچا اور پہوپہی کو ایک فریق اول مقرر کرکے دو حصہ دینے چاہین - اور ماکیطرف والون (یعنی مامون اور خالہ) کو فریق دوم تصور

کرکے ایک حصہ دیا جاوے - جیسا کہ قاعدہ ہے بعد اسکے ہر فریق کے دعویدارون
کے اصول مین بشرط اختلاف اس درجہ کی جماعت مین مال تقسیم کرنا چاہیے
جہان پہلی اختلاف واقع ہوا ہو - اور ہر ایک اصل کو دعویدارون کی تعداد
کے برابر بڑہانا چاہئے - پہر مردون کا فریق علیحدہ کرکے ان کا حصہ انکی اولاد
مین اور عورتون کا حصہ عورتون کی اولاد مین تقسیم کرنا چاہئے - اگر انکی اولاد
مین بہی اختلاف ہو تو ان مین بہی یہی قاعدہ ملحوظ ہوگا یعنی انکو بہی موافق
اعداد دعویدارون کے جو کہ ان کے ذریعہ سے دعوی کرتے ہین بڑہا کر
مرد اور عورت کا علیحدہ علیحدہ فریق مقرر کیا جاوے - علی ہذا القیاس
دعویدارون کے درجہ تک یہی عمل ہوگا جیسا کہ مثال مین ظاہر ہے -

مخرج اول (۳) بعدہ مخرج دوم (۶)، تصحیح ۶×۶ = ۳۶

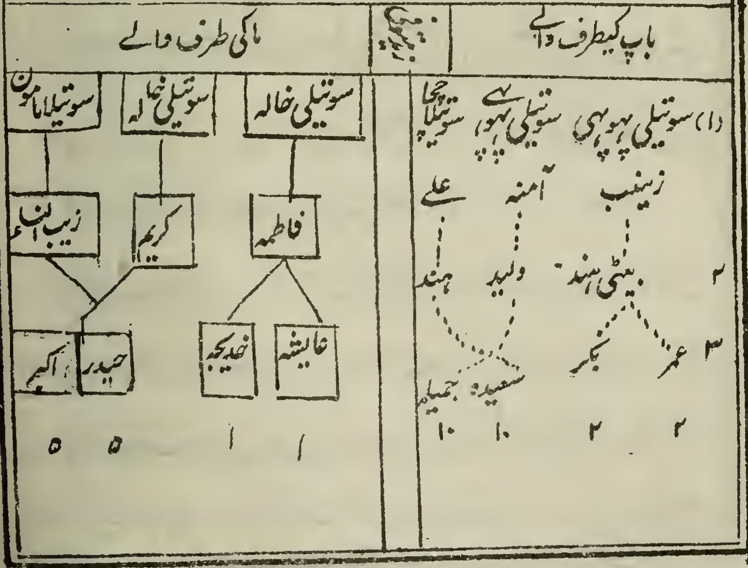

اس صورت مین زید متوفی کے ترکہ کے دعویدار باپ کی طرف سے عمرا ور بکر اسکی سوتیلی پھوپھی زینب کے دو نواسے اور سعیدہ اور جمیلہ اسکی دوسری سوتیلی پھوپھی آمنہ کی پوتیان ہین اور یہ دونون زید کے سوتیلی چچا کی نواسیان بھی ہین۔کیونکہ یہ دونون ولید اور ہندکی اولاد سے ہین۔جنکی آپس مین تزویج ہوچکی ہے۔اور ماکیطرف سے عائشہ اور خدیجہ زید کی سوتیلی خالہ کی دو نواسیان اور حیدر اور اکبر دوسری خالہ کے دو پوتے ہین اور یہ دونون زید کے سوتیلی ماموں کے دو نواسے بھی ہین۔کیونکہ کریم اور زیب النساء مین مناکحت پائی گئی ہے۔

چونکہ اس صورت مین باپ کیطرف والے اور مان کی طرف والے میت کے جمع ہوتے ہین۔لہذا مخرج ان کا تین ہوا دو حصہ باپ کی طرف والون کو اور ایک حصہ ماکیجانب والون کو دیا گیا۔سوتیلا چچا کو باعتبار تعداد اسکی فرع (سعیدہ اور جمیلہ) کے دو چچا کی جگہ تصور کیا گیا جو کہ قائمقام چار پھپھیون کے ہوتے ہین۔علےٰ ہذا القیاس پھوپھی آمنہ بھی بموجب تعداد اپنی فرع (سعیدہ اور جمیلہ) کے دو پھوپھی کی جگہ مقرر ہوئی اور پھوپھی زینب اسیطرح موافق تعداد اپنے نواسون کے دو پھوپھی کے قائم مقام تصور کئی گئی پس یہ تمام آٹھ پھوپھیین ہوئین۔کیونکہ دو چچے قائمقام چار پھوپھیون کے ہوتے ہین پھر واسطے اختصار کے ان آٹھہ پھوپھیون کو بجاے دو چچا کے سمجھا علی کو ایک

چچا اور آمنہ اور زینب کو دوسرا دو حصہ سے ایک حصہ علی کو دیا اور ایک زینب
اور آمنہ کو چونکہ ہم کو دونون فریقون کی تصحیح مشترک بنانی منظور ہے لہذا
اب فریق دوم کیطرف دیکھا گیا اور مامون کو موافق تعداد دعویدارون (حیدر اور
اکبر) کے دو مامون کی جگہ سمجھا جو کہ قائم مقام چار خالات کے ہوتے ہین۔ اسیطرح
دونون خالہ موافق تعداد دعویدارون (عایشہ خدیجہ) و (حیدر اکبر) کے بجاے
چار خالات کی جگہ متصور ہوئین۔ پس جملہ آٹھ خالات اس درجہ مین سمجھے
جاتے ہین جنکی بعد اختصار کے دو مامون مقرر ہوئے۔ حصہ اس فریق کا ایک تہا
ایک دو پر بانٹا نہین جاتا۔ لہذا دو کو تین مخرج مین ضرب دیا حاصل ۶ ہوا
۶ سے فریق اوّل کو ۴ ملے۔ اور فریق دوم کو ۲۔ ۴ سے دو علی کو اور ایک ایک
زینب اور آمنہ کو چونکہ فریق اوّل کے بباعث اختلاف ذکورت اور انوثت جماعت
درجہ اول کے دو فریق ہو گئی ہین۔ لہذا علی چچا کا حصہ اسکی نواسیون سعیدہ
اور جمیلہ کو دیا ہر ایک کو ایک ملا۔ پھوپھی اور آمنہ کے حصے دو کو اسکی اولاد
مین منقسم کرنا ہے۔ آمنہ کا بیٹا ولید ہے۔ اور زینب کی بیٹی ہند ہے ولید بموجب
تعداد دعویدارون سعیدہ اور جمیلہ کے جو کہ اسکی ذریعہ سے دعوی کرتے ہین
بمنزلہ دو مرد کے ہے۔ اور ہند بجائی دو عورت کے جو کہ قائم مقام ایک مرد
کے ہین۔ پس جملہ وارث اس درجہ مین تین مرد ہین۔ پھوپھی آمنہ اور
زینب کے حصے ۲۔ انکی طرف منتقل ہوئی۔ دو تین پر پورے پورے بانٹی

نہین جاتے اوران دونون مین تبائن ہے-اس واسطے تین کو بحال رکھہ
کر فریق ثانی کیطرف دیکہا کہ اسکو تہ سے دو حصہ پہنچے تہے-ایک حصہ مامون
اور ایک دونون خالہ کو-انکی بہی بباعث مختلف ہونے کی دو فریق بن گئے-
مامون کا حصہ ایک اسکی دونون نواسون حیدر اور اکبر کی طرف منتقل ہوا-
لکن چونکہ ایک دو پر بانٹا نہین جاتا اس لیئے دو کو بحال رکہا خالتین کا
حصہ ایک اسکی اولاد (فاطمہ اور کریم) کیطرف درجہ دوم مین منتقل ہوا-
فاطمہ موافق تعداد دعویدارون (عائشہ اور خدیجہ) کی دو عورت کی جگہ ہے جسکا
ایک مرد ہوتا ہے اور کریم اسیطرح بموجب اعداد اپنی . بیٹون حیدر و اکبر
کے قائم مقام دو مرد کے ہے-پس تمام وارث اس درجہ مین بجائی تین
مرد کے ہین-کیونکہ دو عورت قائمقام ایک مرد کی ہوتی ہین-ایک حصہ چونکہ
تین پر تقسیم نہین ہوسکتا-اور تین اور ایک مین تبائن ہے-لہذا تین کو
بحال رکہا اور خلاصہ روس کا یہ ہوا-

فریق اول		فریق دوم	
پہوپہیون کی اولاد		خالتین کی اولاد	مامون کی نواسی
ہند	ولید	فاطمہ و کریم	حیدر و اکبر
	قائمقام	قائمقام	
	۳ مرد	۳ مرد	۲ مرد

اعداد رؤس اور رؤس مین جو جو نسبتین ہین معلوم کرکے موافق قاعدہ
تصحیح کے ضرب دیکر تصحیح نکالنی چاہیئے چونکہ ۳ اور ۳ مین تماثل ہے لہذا
ایک ہی تین کفایت کرتا ہے ۲- اور ۳- مین تباین ہے - ۲×۳ = ۶ ہوئے
حاصل ضرب کو مخرج ۶ مین ضرب دیا تو حاصل ۳۶ ہوئی یہ دونون فریقون
کے دعویدارون کی تصحیح ہے -

عـ تصحیح بنانے کا طریق

تقسیم تصحیح ۳۶

۳۶ سے باپ کیطرف والون نے ۲۴ لئے اور مان کیجانب والون نے ۱۲- ۲۴
کو بالمناصفہ درجہ اول مین تقسیم کیا - علی چچا کو ۱۲ اور پہوپہی زینب اور
آمنہ کو ۱۲- چچا کا حصہ درجہ سیوم مین اسکی نواسیون سعیدہ اور جمیلہ کیطرف
منتقل ہوا ہر ایک کو چہہ چہہ ملی - پہوپہی اور آمنہ اور زینب - چونکہ ایک
فریق کے ہین - لہذا انکی حصہ ۱۲ کو درجہ دوم مین ہندا اور ولید پر تقسیم
کیا - ولید قائمقام دو مرد کے اور ہند بمنزلہ ایک مرد کے ہے اسواسطے ۱۲ سے
۸ ملے ولید کو اور ۴ ملے ہند کو ولید کا حصہ ۸- اسکی بیٹیون سعیدہ اور جمیلہ
کو ملا - ہر ایک کو چار چار آئی - تمام حصے ان دونون کے ۲۰ ہوئی ۱۲- ماکی
طفیل اور ۸- باپ کے ذریعہ سے -

اور ہند کا حصہ ۴- اسکی بیٹیون عمر اور بکر کو دیا گیا ہر ایک کو دو دو ملے

۲ سے ماموں کو ۲ - اور دونون خالہ کو ۲ - ماموں کا حصہ اسکی نواسون حیدر اور اکبر کیطرف درجہ سیدوم مین منتقل ہوا - ہر ایک کو تین تین ملے - دونون خالہ کی اولاد (فاطمہ وکریم) پر ۲ - کو تقسیم کیا - کریم کو جو کہ قائم مقام ایک مرد کے ہے ۳ ملے - اور فاطمہ کو جو کہ بمنزلہ ایک مرد کے ہے ۲ دئی گئے - کریم کا حصہ ۳ - اسکی بیٹون حیدر اور اکبر کو پہنچا - پس جملہ حصے حیدر اور اکبر کے ۱۰ ہوئے - ۲ - ماکی طرف (زیب النساء) سے اور ۳ - باپ (کریم) کے ذریعہ سے - فاطمہ کے دو حصے درجہ سیوم مین اسکی بیٹون فاطمہ اور خدیجہ کو دئے ہر ایک کو ایک ایک ملا -

(۷) اگر میت کا چچا اخیافی اور پہوپہیان اور ماموں اور خالات مین سے کوئی زندہ نہو - اور نہ انکی اولاد سے کوئی شخص دعوے کرتا ہو تو پہر میت کی باپ کے چچی اخیافی اور پہوپہیون اور ماموں اور خالات کو ورثہ دیا جاویگا - اگر انمین سے بہی کوئی زندہ نہو تو انکی اولاد مین موافق قاعدہ مذکورہ کی تقسیم ہوگی - اگر اس سے بہی کوئی باقی نہ رہے تو پہر میت کی جد اور جدہ کی چچی اخیافی اور پہوپہئین اور خالات اور ماموں مستحق ترکہ کے ہونگی اور بر تقدیر انکی عدم موجودگی کے ان کی اولاد مین مال کی تقسیم ہوگی علی ہذا القیاس اسی قاعدہ کے روسے اسکی آگے بہی عمل کرنا چاہئے - جیسا کہ عصبات کے استحقاق مین ذکر کیا گیا

نقشہ

قسم دعویداران	پہوپہی حقیقی	پہوپہی سوتیلی	پہوپہی اخیافی	چچا اخیافی	خالہ حقیقی	خالہ سوتیلی	خالہ اخیافی	ماموں حقیقی	ماموں سوتیلا	ماموں اخیافی
پہوپہی حقیقی	کل مشترک بحصہ مساوی کے	محرومہ	محرومہ	محرومہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ
پہوپہی سوتیلی	کل	کل مشترک بحصہ مساوی کے	محرومہ	محرومہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ
پہوپہی اخیافی	کل	کل	کل مشترک بحصہ مساوی کے	عورت کا ایک مرد کے دو	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ
چچا اخیافی	کل	کل	عورت کا ایک مرد کے دو	کل مشترک بحصہ مساوی کے	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ
خالہ حقیقی	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	کل مشترک بحصہ مساوی کے	محرومہ	محرومہ	مرد کے دو عورت کا ایک	محروم	محروم
خالہ سوتیلی	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	کل	کل مشترک بحصہ مساوی کے	محرومہ	کل	مرد کے دو عورت کا ایک	محروم
خالہ اخیافی	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	کل	کل	کل مشترک بحصہ مساوی کے	کل	کل	مرد کے دو عورت کا ایک
ماموں حقیقی	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	عورت کا ایک مرد کے دو	محرومہ	محرومہ	کل مشترک بحصہ مساوی کے	محروم	محروم
ماموں سوتیلا	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	کل	عورت کا ایک مرد کے دو	محرومہ	کل	کل مشترک بحصہ مساوی کے	محروم
ماموں اخیافی	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	دو حصہ	کل	کل	عورت کا ایک مرد کے دو	کل	کل	کل مشترک بحصہ مساوی کے

تیرھوین فصل

خنثی کے بیان مین

دفعہ پہلی وکم

(۱) خنثی مشتق ہے خنث سے جسکی معنی نرمی ہین - چونکہ خنثے کے اعضا اور کلام مین نرمی ہوتی ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا اور اصطلاح مین اس شخص کو کہتے ہین جسمین مرد اور عورت دونون کی علامت مخصوصہ پائی جائین - جس سے اُسکی تمیز مشکل ہو یا دونون کی علامت مخصوصہ سے آبین کوئی بہی نہ پائی جائے -

(۲) اگر خنثے مین دونون علامتین مخصوصہ مرد اور عورت کی موجود ہون تو ان علامتون سے وہ علامت ملحوظ ہوگی جس سے منفعت اصلیہ (یعنی پیشاب کا نکلنا) ظاہر ہو اگر پیشاب مرد کی علامت سے نکلی تو وہ مرد ہے ورنہ عورت اور اگر دونون جگہ سے برابر پیشاب نکلے تو پہر اس علامت کے اعتبار سے اسپر حکم کیا جاوے جس سے پہلے پیشاب کا نکلنا شروع ہو - اگر عورت

کی علامت مخصوصہ سے پہلے پیشاب نکلے تو وہ عورت ہے - اور بر عکس اسکے مرد ہے اگر دونون علامتین مخصوصہ سے ایک ہی وقت پیشاب کا نکلنا شروع ہو تو وہ خنثے مشکل ہے کیونکہ نہ ہم اسپر مرد کا حکم کر سکتے ہین اور نہ عورت کا۔

(۳) اگر بعد سن بلوغ کے خنثے مشکل مین کئی ایک نشانیان مرد یا عورت کی نمودار ہون تو وہ خنثے مشکل نہ ہوگا - بلکہ اسکو باعتبار ان علامات کے ایک جنس (مرد یا عورت) کیطرف منسوب کیا جاوے گا - مثلاً اگر اسکی بعد سن بلوغ کے داڑہی اترے تو وہ مرد ہوگا اور پستان ظاہر ہون تو عورت ظاہر ہوگی -

(۴) خنثے مشکل کو دونون تقدیرون مین سے جو کہ کم حصہ ہوگا وہ دیا جاویگا - یعنی اگر تقدیر ذکورت مین اسکو حصہ کم آوے تو اسکو مرد فرض کرکے مال

عامر شعبی کے نزدیک بموجب قول ابن عباس کے خنثے کو بسبب منازعت کے دونون حصون کا نصف ملتا ہے کیونکہ خنثے دعوے کرتا ہے - کہ مین مرد ہون مجھے مرد کا حصہ ملنا چاہیئے - اور دوسرے وارث کہتے ہین کہ تو عورت ہے اور عورت کو نصف حصہ پہنچتا ہے - لہذا رفع منازعت کیواسطے خنثے کو نصف مجموعہ حصون عورت اور مرد کا دیا گیا - چونکہ عامر شعبی کا قول مجمل تہا اسلئے اسکی تفسیر مین امام یوسف اور امام محمد صاحب مختلف ہوئی - امام یوسف اس مسئلہ مین جسکو ہمنے متن مین لکہا ہے یون تقریر فرماتی ہین - کہ پسر کیواسطے

مسئلہ ۴ تصحیح		
میت		
پسر	دختر	خنثے
۴	۲	۳

ایک حصہ ہے - اور دختر مستحقہ ہے نصف کی مجموعہ انکا ڈیرہ حصہ ہوا - ڈیرہ کا نصف ($\frac{1}{2}$ ۱) تین چوتہایان ($\frac{3}{4}$) ہین پس یہ حصہ خنثے کو ملا - فرض کرو کہ متوفی کا ترکہ دو روپیہ چار آنہ

کی تقسیم کیجاوے اور اگر تقدیر انوثت مین اسکو کم حصہ ملتا ہو تو اسکو عورت
تصور کیا جائیگا - یہ قاعدہ ان صورتون مین ہے جنمین کہ وہ دونون تقدیرون
پر حصہ پاتا ہو + اور اگر وہ کسی تقدیر پر محروم ہو جاوے - تو اسکو اس تقدیر مین لاکر

ہے ایک روپیہ پسر کو ملا - اور آٹھ آنہ دختر کو اور ڈیرہ کا نصف ۱۲ آنہ خنثی کو ملے - کیونکہ خنثی اگر
مرد ہو تو اسکو ایک روپیہ ملتا تہا اور اگر عورت ہوتے تو آٹھ آنہ - یہ دونون حصے منبقین ہین
ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین دیجاتے - لہذا مجموعہ حصون زمرد اور عورت کا نصف
اسکو ۱۲ آنہ ملے - یا یون کہو کہ خنثی ۸ آنہ کا مستحق یقیناً تہا کیونکہ کم حصہ اسکا جسکو دوسرے
وارث بہی تسلیم کرتے ہین آٹھ آنہ ہے - بر تقدیر انوثت کے مگر وہ دعویدار پورے روپیہ کا ہے
لہذا وارثون اور خنثی سے مین ۸ آنہ کا تنازع ہوا - واسطے فیصلے اس مقدمے کے ۸ آنہ متنازعہ فیہ
۴ آنہ خنثی کو اور ۴ آنہ بقیہ وارثون کو دئے گئے پس تمام خنثی کے ۱۲ آنہ ہوئے - تصحیح اسکے
بموجب تجنیس کے ۴ ہوئے - امام محمد صاحب فرماتے ہین کہ خنثی اگر عورت ہوتا تو اس مسئلہ
مین وہ مستحق ربع مال کا تہا - کیونکہ اسوقت تصحیح اسکی ۴ ہوگے -

(خنثی دختر)	دختر	پسر
١	١	٢

مسئلہ ٤

اور اگر مرد ہو تو پہر وہ اس صورت مین مستحق دو خمس (ربع) کا
ہے - اسلئے کہ تصحیح اسکی اب ٥ ہے

(خنثی پسر)	دختر	پسر
٢	١	٢

مسئلہ ٥

چونکہ دو خمس کا نصف ایک خمس ہے - اور ربع
کا نصف ثمن ہے - لہذا حصہ اسکا ایک ثمن اور ایک
خمس ہوا - اور قاعدہ تصحیح کا اسصورت مین یہ ہے - کہ تصحیح مسئلہ ذکورت کو مسئلہ انوثت کی

محروم کردینا چاہیئے *

مثال اول جسمین خنثٰی کو بر تقدیر ذکورت کے کم حصہ آتا ہے اور بر تقدیر انوثت کے زیادہ حصہ ملتا ہے

تصحیح مین ضرب دیجاوے - چنانچہ اسصورت مین ۴ تصحیح انوثت کو ۵ تصحیح ذکورت مین ضرب دے حاصل ۲۰ ہوا اسی طور پر پانچ کو چار مین ضرب دیا حاصل ۲۰ ہوا مجموعہ دونون ضربون کا ۴۰ ہے پس یہی تصحیح ہوگی - قاعدہ تقسیم ہر ایک وارث کے حصون کو مخرج ۴ سے مخرج دوم ۵ مین ضرب دینے چاہئے - اور اسیطرح مخرج ۵ سے ہر ایک وارث کے حصہ کو مخرج اول ۴ مین ضرب دے کر حاصل دونون ضربون کا ہر ایک وارث کو دیا جاوے اس صورت سے

(تصحیح ۴۰)

مخرج ۴ کے حصے

پسر ۲ × ۵ = ۱۰

دختر ۱ × ۵ = ۵

خنثٰی دختر ۱ × ۵ = ۵ جمع ۲۰

مخرج ۵ کے حصے

پسر ۲ × ۴ = ۸

دختر ۱ × ۴ = ۴

خنثٰی پسر ۲ × ۴ = ۸ جمع ۲۰

پسر ۱۰ + ۸ = ۱۸

دختر ۵ + ۴ = ۹

خنثٰی ۵ + ۸ = ۱۳

جمع ۴۰

مخرج ۶

میت

زوج	ماں	اخیافی بہین	سوتیلا بہائی (خنثیٰ)	
نصف	سدس	سدس	عصبہ	
۳	۱	۱	۱	= ۶

مخرج انکا ۶ ہے ۶ سے زوج کے ۳ اور ما کا ایک اور اخیافی بہین کا بہی ایک مجموعہ ان کا ۵ ہوا مخرج سے باقی ایک رہا وہ خنثیٰ کو جسکو مرد فرض کیا ہے - بموجب اسکی عصوبت کے اسکو ملا - اگر اس صورت مین خنثیٰ کو عورت فرض کیا جاوے تو یہ سوتیلی بہین کا حکم رکہیگا اور مال کو مندرجہ ذیل طریق پر تقسیم کیا جاویگا

مخرج (۶) عول ۸

زوج	ماں	اخیافی بہین	سوتیلی بہین (خنثیٰ)	
نصف	سدس	سدس	نصف	
۳	۱	۱	۳	= ۸

اگر تمکو یہ معلوم کرنا مطلوب ہو کہ ان دونون تفسیرون مین کسقدر فرق ہے تو چاہئے کہ امام یوسف کی تصیح (۹) کو امام محمد کے تصیح (۴۰) مین ضرب دو حاصل ضرب ۳۶۰ تصیح ہوگی بعد اسکی خنثیٰ کی حصہ کو جو کہ (۴۰) سے ہے (۹) مین ضرب دیکر امام محمد کی تفسیر کے موافق حصہ حاصل

چونکہ اس صورتمین خنثے کو بر تقدیر مرد ہونے کے ۶ سے ایک ملتا ہے اور بر تقدیر عورت ہونے کے ۸ سے ۲ حصہ لیتا ہے۔ لہذا اسکو واسطے کم حصہ دینے کے جو کہ ۶ سے ایک ہے مرد تصور کیا۔

مثال دوم جسمین خنثے کو بر تقدیر انوثت کے کم حصہ ملتا ہے اور بر تقدیر ذکورت کے زیادہ۔

مخرج ۵

میت

بیٹا	بیٹی	خنثے بیٹا
۲	۱	۲

کرو اور اسیطرح خنثے کے حصہ کو جو کہ (۹) سے ہے چالیس مین ضرب دینے سے امام یوسف کی رائے کے موافق حصہ نکلیگا علے ہذا القیاس ہر ایک وارث کے حصے سے یہی عمل کرنا چاہئے اس صورت سے

۴۰ کے حصے		تصحیح عام ۳۶۰		(۹) کے حصے
پسر ۱۶ + ۹ = ۱۴۴	امام محمد کی تصحیح		امام یوسف کی تقریر	پسر ۴ × ۴۰ = ۱۶۰
دختر ۹ + ۹ = ۸۱				دختر ۲ + ۴۰ = ۸۰
خنثے ۱۳ × ۹ = ۱۱۷				خنثے ۳ × ۴۰ = ۱۲۰
جملہ ۳۶۰				جملہ ۳۶۰

(الفتیجہ)

امام محمد بموجب قول عامر شعبی کے خنثے کو ۱۱۷ حصہ دیتا ہے اور امام یوسف اسی قول کے بموجب خنثے کو ۱۲۰ حصے دینے منظور رکھتا ہے والفرق بین تم تم

اگر ہم خنثے کو بیٹا فرض کرین - تو متوفی کا مال پانچ حصون مین تقسیم ہوگا کیونکہ ایک بیٹی اور دو بیٹے بمنزلہ پانچ بیٹیون کے ہوتے ہین - پس پانچ حصہ سے ۲ دو حصہ خنثے کو اور ۲ حصہ پسر کو اور ایک دختر کو ملا اور اگر ہم خنثے کو عورت تصور کرین تو پھر مال کے چار حصہ ہونگی اور اس طریق پر تقسیم کیجائیگی -

مخرج ۴

خنثی بیٹی	بیٹی	بیٹا
۱	۱	۲

چونکہ اس مثال مین خنثے کو بر تقدیر عورت ہونے کے کم حصہ آتا ہے لہذا اسکو عورت مقرر کیا -

مثال سیوم جسمین خنثے بر تقدیر ذکورت کے محروم ہوتا ہے اور بر تقدیر انوثت کے حصہ پاتا ہے

مخرج ۲
میت

سونیلا بھائی (خنثے)	سگی بہین	زوج
عصبہ	نصف	نصف
م	۱	۱

مخرج انکا ۲ ہے ۲ سے زوج نے ایک لیا - اور اسیقدر سگی بہین نے خنثے جسکو سوتیلا بھائی فرض کیا ہے وہ عصبہ تھا اور جب مخرج سے بعد منہائی حصہ زوج اور بہین کے کچھ نہین بچا -

لہذا وہ محروم ہوا اگر خنثے کو عورت فرض کرد تو یہ بمنزلہ سوتیلی بہین کے ہوگا اور صورت مسئلہ کے یہ ہوگی۔ مخرج (۶) عول (۷)

زوج	سگی بہین	سوتیلی بہین خنثے
نصف	نصف	سدس
۳	۳	۱

چونکہ اسصورت مین خنثے بر تقدیر ذکورت محروم ہے۔ لہذا اسکو بجائے مرد فرض کیا تاکہ وُہ متوفی کے ورثہ سے کچھ نہ پاسکے۔

چودھوین فصل

حمل کے بیان مین

دفعہ چہل و دوم

(۱) حمل سے مراد وہ لڑکا یا لڑکی ہے۔جو مورث کی وفات کے وقت ماکی شکم مین ہو۔

(۲) حمل کی اکثر مدت دو سال ہے - اور کم سے کم چھہ ماہ - اگر بعد وفات کسی شخص کے اسکی عورت دو سال کے اندر یا پورے دو سال پر لڑکا یا لڑکی جنے تو اسکی نسب شرعاً شخص متوفی سے ثابت ہوگی - اگر اسی عورت نے بعد وفات اپنی زوج کی دو سال سے زیادہ گزار کر وضع حمل کیا ہو تو اس ولد کی نسب متوفی سے ثابت نہ ہوگی - اگر وقت انعقاد نکاح سے برابر چھہ مہینے پر عورت سے بچہ پیدا ہو تو وہ اسی ناکح کا بچہ تصور کیا جاوے گا - اور چھہ مہینے سے کم اگر تولد ہوا ہو تو وہ تخم حرام ہوگا -

(۳) اگر حمل مورث کے کسی قریبی کا ہو تو اسکی مدت چھہ مہینے تک ہے - اگر برابر چھہ مہینے پر یا اسکی اندر اسکا تولد ہو تو وارث ہوگا اور اگر چھہ مہینے سے اکثر اسکا تولد ہو تو وہ اس متوفی کا وارث نہ ہوگا کیونکہ اسجگہ زیادہ مدت کا لحاظ بغیر ضرورت کے کچھہ فائدہ نہیں دیتا - مثلاً زید مرگیا اور ما اسکی زینب حاملہ ہے زید کے باپ سے - اگر بعد وفات زید کے برابر چھہ مہینے پر یا اسکی اندر وضع حمل کرے تو وہ حمل زید کا بھائی بنکر اسکی ورثہ سے حصہ پاویگا - اگر چھہ سے زیادہ گذار کر اسکا تولد ہو تو وہ شرعاً زید کے ورثہ سے کچھہ نہیں پاتا البتہ زید کے باپ کے ورثہ کا مستحق ہوگا - جیسا کہ آگی بیان ہوا -

(۴) جس قسم کا حمل وارث ہو اسکا حصہ مورث کی وفات کے بعد اسی قسم کا رکیا جاتا ہے - اگر حمل میت کے زوجہ کے شکم مین ہو تو بیٹی یا بیٹے کا حصہ

اگر ماکے شکم مین ہو تو بہین یا بہائی کا حصہ رکہا جاتا ہے وقس علیہ البواقی۔

(۵) حمل اگر مردہ ماکے شکم سے خارج ہو تو اسکو کالعدم سمجہنا چاہئے نہ وہ خود وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کو وارث کرتا ہے مگر ایک صورت مین جبکہ عورت حاملہ کو کسی شخص نے ایسی ضرب شدید پہنچائے ہو جس سے اسکا حمل مردہ گر پڑا ہے اسوقت وہ حمل جملہ وارثون سے ہوگا۔

(۶) بعد خروج حمل کے اگر اس سے کوئی ایسی علامت ظاہر ہووے جس سے کہ وہ زندہ سمجہا جاتا ہے مثل سانس لینی اور حرکت کرنے کسی عضو کے تو وہ اپنے متوفی کے مال سے حصہ لیگا۔ اور اپنی وارثون کو اس سے فائدہ بخشیگا۔

(۷) اگر کل نصف یا نصف سے زیادہ خارج ہوا اور علامات زندگی کے اس سے ظاہر ہون تو اسکو ایسا سمجہا جاوے گا کہ گویا زندہ پیدا ہوا اس لئے وہ ورثہ کے پانیکا مستحق ہوگا اور جو کچہہ پاوے گا اپنے وارثان زندہ کو دیگا۔ منصف حمل کا اگر مستقیم خارج ہو تو سینہ ہے اور منکوس ہو تو ناف۔

(۸) حمل کی دونون تقدیرون لڑکا اور لڑکی ہے سے وہ تقدیر فرض کرنی چاہئے جس سے حمل کا حصہ زیادہ آئی یا وہ اس تقدیر سے کل مال کا مستحق ہو۔

(۹) اگر حمل کے ساتھ ایسے وارث ہون کہ وہ بر تقدیر لڑکا ہونے حمل کے محروم ہوتے ہین۔ تو مال ہرگز نہ تقسیم نہ کیا جاوے گا۔ مثلاً زید مرگیا اور اسکی دو بہائی عمرو و بکر موجود ہین اور ایک عورت حاملہ بہی اسکی زندہ ہے۔ معاف

ظاہر ہے کہ اگر حمل کو لڑکا فرض کرین تو عمرو بکر دونون محروم ہونگی۔ اسصورت
مین فقط عورت کو آٹھوان حصہ دیکر باقی کا تمام مال ظہور حمل تک بلا تقسیم رکہنا
چاہئے۔

(۱۰) اگر حمل کے ساتھ ایسی وارث موجود ہین۔ جو بر تقدیر لڑکا یا لڑکی ہونے
حمل کے اُنکا زیادہ حصہ کم ہوجاتا ہے۔ توان وارثون کو کم حصہ دیاجاوے گا
اور مال فی الفور تقسیم ہوگا۔ بعد ظہور حمل کے کمی بیشی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔
مثلاً عمر مرگیا اور اسکا باپ خالد اور عورت حاملہ باقی رہے۔ اسصورت
مین حمل کو اگر لڑکی فرض کرین تو خالد علاوہ سدس لینی کے عصبہ بہی ہوگا
اور اگر لڑکا فرض کیا جاوے تو خالد فقط ایک سدس کا مستحق ہے۔ ایسی
صورت مین باپ کو کم حصہ دینا چاہئے۔

(۱۱) حمل کیواسطے ایک لڑکی یا لڑکے کا حصہ جو کہ دونونمین سے زیادہ ہو رکہا
جاتا ہے۔ اور باقی کا مال دوسرے وارثون کے کم حصہ مین تقسیم ہوتا ہے۔

(۱۲) قاعدہ[۱] اسکی تصحیح کا یہ ہے۔ کہ پہلی حمل کو لڑکا فرض کرکے تصحیح
بنانی چاہیے اور پہر حمل کو لڑکی تصور کرکے تصحیح نکالی جاوے یعنی حمل کے

---

[۱] امام ابوحنیفہ کے نزدیک چار لڑکون یا چار لڑکیون کا حصہ جوکہ دونونمین سے زیادہ ہو رکہنا
چاہئے اور باقی کے وارثون کو کم حصہ دیا جاوے۔ مثال اسصورت کی جسمین چار لڑکون
کا حصہ زیادہ ہوتا ہے چار لڑکیون سے

دونون تقدیرون (لڑکا اور لڑکی) پر تصحیح حاصل کرنی چاہئے - بعد اسکے تصحیح ذکورت اور انوثت مین دیکھنا چاہیئے +

اصل مسئلہ (۸) ۴ × ۸ = ۳۲ / ۱ تصحیح

حمل کو لڑکا فرض کیا ہے -	چچا	زوجہ حاملہ	حمل چار لڑکی	
	محروم	آٹھوان	باقی مال موقوف	
	۰	۱	۷	تقسیم اصل مسئلہ ۸
	۰	۴	۲۸	تقسیم تصحیح - ۳۲
	۰	۱۲	۸۴	تقسیم تصحیح مشترک ۹۶

حمل کو لڑکی فرض کیا ہے -	چچا	زوجہ حاملہ	حمل چار لڑکیان	
	باقی	آٹھوان	دو تہایان	
	۵	۳	۱۶	تقسیم تصحیح خاص ۲۴
	۲۰	۱۲	۶۴	تقسیم تصحیح مشترک ۹۶

تصحیح اول ۳۲ اور تصحیح دوم ۲۴ ان دونومین توافق بالثمن - لہذا ۲۴ کے وفق کو جو ۳ ہے ۳۲ مین ضرب دیا - بموجب قاعدہ منذکرہ فی المتن کے حاصل ضرب ۹۶ ہوئے بعدہ اسی قاعدہ کے روسے لڑکون کی تصحیح کے حصون کو لڑکیون کی تصحیح کے وفق مین اور برعکس اسکی ضرب دیا -

کہ کونسا نسبت ہے اگر نسبت تباین کی ہے تو ایک تصحیح کے تمام عدد کو

زوجہ ۴ × ۳ = ۱۲	زوجہ ۳ × ۴ = ۱۲
لڑکی ۲۸ × ۳ = ۸۴	لڑکیان ۱۶ × ۴ = ۶۴
۹۶ ج	چچا ۵ × ۴ = ۲۰
	۹۶ ج

اس عمل سے صاف ظاہر ہے۔کہ لڑکون کا حصہ ۸۴ اور لڑکیون کا ۶۴ چونکہ لڑکون کا حصہ زیادہ ہوتا ہے لہذا حمل کو لڑکی فرض کیا۔

مثال اسصورت کی جسمین چار دختر کا حصہ زیادہ ہوتا ہے چار پسر سے

مسئلہ ۲۴۔عول ۲۷

حمل کو دختر فرض کیا ہے

باپ	ما	زوجہ حاملہ	حمل چار دختر
چھٹا	چھٹا	آٹھوان	دو تہایان موقوف
۴	۴	۳	۱۶ تقسیم اصل مسئلہ ۲۷

اصل ۲۴ بعدہٗ ۴ × ۲۷ = ۹۶ تصحیح

حمل کو پسر فرض کیا ہے

باپ	ما	زوجہ حاملہ	حمل چار پسر
چھٹا	چھٹا	آٹھوان	باقی مال
۴	۴	۳	۱۳ تقسیم ۲۴
۱۶	۱۶	۱۲	۵۲ تقسیم ۹۶

دوسری تصحیح کے پوری عدد مین ضرب دو اور اگر ان مین توافق ہو -

عمل تقسیم

۲۷ اور ۹۶ مین توافق بالثلث ہے - ۹۶ کے وفق کو جو ۳۲ ہے ۲۷ مین ضرب دیا تو حاصل ضرب ۸۶۴ ہوئے یہی تصحیح ہوئی - اب دختر کی تصحیح کے حصون کو پسر کے تصحیح کے وفق مین ضرب دیا - اور پسر کی تصحیح کے حصون کو دختر کے تصحیح کے وفق مین ضرب دیکر اقل و اکثر حصے معلوم کئے -

باپ	۴ × ۳۲ = ۱۲۸
ما	۴ × ۳۲ = ۱۲۸
زوجہ	۳ × ۳۲ = ۹۶
حمل دختر	۱۶ × ۳۲ = ۵۱۲
جمع	۸۶۴

باپ	۱۶ × ۹ = ۱۴۴
ما	۱۶ × ۹ = ۱۴۴
زوجہ	۱۲ × ۹ = ۱۰۸
حمل پسر	۵۲ × ۹ = ۴۶۸
جمع	۸۶۴

اس عمل سے تم کو معلوم ہوگیا ہے کہ حمل دختر کے حصے ۴۴ زیادہ ہین حمل پسر کے حصون ۴۶۸ سے لہذا اسجگہ حمل کو لڑکئین فرض کرنا چاہئے

امام محمد کے نزدیک بروایت لیث بن سعد کے تین دختر یا تین پسر کا حصہ جوکہ زیادہ ہو دونو مین سے رکھنا چاہئے -

مثال جسمین تین پسر کا حصہ زیادہ ہے تین دختر سے

توایک تصحیح کے وفق کو دوسرے تصحیح کی پوری عدد مین ضرب کرو حاصل

مسئلہ (۸) ۳×۸ = ۲۴ تصحیح

حمل کو لڑکا فرض کیا ہے	چچا	زوجہ حاملہ	حمل تین پسر
	محروم	اٹھوان	باقی مال
	:	۱	۷ تقسیم مخرج ۸
	:	۳	۲۱ تقسیم تصحیح ۲۴

مسئلہ ۲۴ بعدہٗ ۳×۲۴ = ۷۲ تصحیح

حمل کو لڑکی فرض کیا ہے	چچا	زوجہ حاملہ	حمل تین دختر
	باقی مال	آٹھوان	دوتہایان
	۵	۳	۱۶ تقسیم مخرج ۲۴
	۱۵	۹	۴۸ تقسیم تصحیح -

عمل

۲۴ اور ۷۲ مین توافق بالثمن ہے - لہٰذا ۷۲ کے وفق کو جو ۹ ہے ۲۴ مین ضرب دیا - حاصل ضرب ۲۱۶ ہوا بعدہٗ مسئلہ دختر کے حصون کو مسئلہ پسر کے وفق تصحیح مین اور مسئلہ پسر کے حصون کو مسئلہ دختر کے وفق تصحیح مین ضرب دیکر اقل اور اکثر حصون کا معلوم کیا - اس طریق سے - - زوجہ ۳×۹ = ۲۷ چچا - محروم

حمل تین پسر ۲۱×۹ = ۱۸۹

جمع ۲۱۶

چچا - ۱۵×۳ = ۴۵
زوجہ - ۹+۳ = ۲۷
حمل تین دختر - ۴۸×۳ = ۱۴۴
جمع ۲۱۶

حاصل ضرب دونون تقدیر پر تصحیح مسئلہ حمل حاصل ہوگی بعد اسکی مسئلہ ذکورت کی وارثون کے حصون کو

اس عمل سے ظاہر ہوگیا کہ ۱۸۹ جو حصہ تین پسر کا ہے زیادہ ہے ۱۴۴ سے جو کہ حصہ تین دختر کا ہے اسصورت مین حمل کو تین پسر فرض کرنا چاہئے۔

مثال جسمین تین دختر کا حصہ زیادہ ہے تین پسر کے حصہ سے

مخرج ۲۴ عول ۲۷ × ۳ = ۸۱ تصحیح

باپ	ما	زوجہ حاملہ	حمل تین دختر
چھٹا	چھٹا	آٹھوان	دو تہایان
۴	۲	۳	۱۶ تقسیم مخرج ۱۲
۱۲	۱۲	۹	۴۸ تقسیم تصحیح ۸۱

مخرج ۲۴ × ۳ = ۷۲ تصحیح

باپ	ما	زوجہ حاملہ	حمل تین پسر
چھٹا	چھٹا	آٹھوان	باقی مال
۴	۴	۳	۱۳ مخرج
۱۲	۱۲	۹	۳۹ تصحیح

عمل

۷۲ اور ۸۱ مین توافق بالتسع ہے - ۷۲ کے وفق کو جو ۸ ہے ۸۱ مین ضرب دیا حاصل ۶۴۸ ہوئی - بعدہ مسئلہ دختر کے حصون کو پسر کے وفق تصحیح مین اور مسئلہ

مسئلہ انوثت کی تمام تصحیح مین بر تقدیر متباین ہونے دونون تصحیح کی ضرب

مسئلہ پسر کے حصون کو دختر کے وفق تصحیح مین اس طریق پر ضرب دیکر اقل اور اکثر حصوں کا معلوم کیا

باپ - ۱۲×۸ = ۹۶
ما - ۱۲×۸ = ۹۶
زوجہ - ۹×۸ = ۷۲
حمل تین دختر - ۴۸×۸ = ۳۸۴ موقوف
۶۴۸ ؏

باپ - ۱۲×۹ = ۱۰۸
ما - ۱۲×۹ = ۱۰۸
زوجہ - ۹×۹ = ۸۱
حمل تین پسر - ۳۹×۹ = ۳۵۱
۶۴۸ ؏

اس عمل سے واضح ہے کہ تین دختر کا حصہ ۳۸۴ زیادہ ہے تین پسر کے حصے ۳۵۱ سے ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروایت ہشام اور امام محمدؒ کے نزدیک بقول خشن جو دختر یا دو پسر کا حصہ رکھنا چاہئے۔

مثال جسمین دو پسر کا زیادہ ہے دو دختر سے

مسئلہ ۸×۲ = ۱۶ تصحیح

چچا	زوجہ حاملہ	حمل دو پسر	
محروم	آٹھوان	باقی	
۰	۱	۷	مخرج
۰	۲	۱۴	تصحیح

ضرب دے کر ہر ایک وارث مسئلہ مذکورت کا حصہ معلوم کرنا ہوگا علی ہذا القیاس

چچا	زوجہ حاملہ	حمل دو دختر
باقی کل	آٹھوان	دو تہایان
۱۵	۳	۶

مسئلہ ۲۴

عمل

۲۴ اور ۱۶ مین توافق بالثمن ہے۔ لہذا ۲۴ کے وفق ۳ کو ۱۶ مین ضرب دیکر ۴۸ تصحیح حاصل کی اور اس طریق سے ہر ایک کے حصے معلوم کئے۔

چچا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محروم
زوجہ ۔ ۲ × ۳ = ۶
حمل دو پسر ۔ ۱۴ × ۳ = ۴۲
مجموع ۴۸

چچا ۔ ۵ × ۲ = ۱۰
زوجہ ۔ ۳ × ۲ = ۶
حمل دو دختر ۔ ۱۶ × ۲ = ۳۲
مجموع ۴۸

دو پسر کا حصہ ۴۲/۴۸ زیادہ دو دختر کے حصے ۳۲/۴۸ سے ہے اسیواسطے ان صورتوں مین حمل کو پسر فرض کیا جاتا ہے۔ مثال جسمین دو دختر کا حصہ زیادہ ہو دو پسر سے

مخرج ۲۴ عول ۲۷

باپ	ما	زوجہ حاملہ	حمل دو دختر
چھٹا	چھٹا	آٹھوان	دو تہایان
۴	۴	۳	۱۶ = ۲۷

مسئلہ انوثت کے وارثون کے حصون کو مسئلہ ذکورت کے تمام تصحیح مین تقریر

مخرج ۲۴ × ۲ = ۴۸ تصحیح

باپ	ما	زوجہ حاملہ	حمل دو پسر
۴	۴	۳	۱۳
۸	۸	۶	۲۶ = ۴۸ ہے ۴۸ اور ۲۷ مین توافق بالثلث

لہذا ۴۸ کے وفق ۱۶ کو ۲۷ مین ضرب دیا۔ حاصلضرب ۴۳۲ ہوئے یہی تصحیح ہوگی۔

بعدہ طریقہ معلومہ سے اس صورت پر عمل جایا۔

باپ ۔ ۴ × ۱۶ = ۶۴
ما ۔ ۴ × ۱۶ = ۶۴
زوجہ ۔ ۳ × ۱۶ = ۴۸
حمل دو دختر ۔ ۱۶ × ۱۶ = ۲۵۶ ہوئے
جمیع ۴۳۲

باپ ۔ ۸ × ۹ = ۷۲
ما ۔ ۸ × ۹ = ۷۲
زوجہ ۔ ۶ × ۹ = ۵۴
حمل دو پسر ۔ ۲۶ × ۹ = ۲۳۴
جمیع ۴۳۲

دو دختر کے حصے ۲۵۶ زیادہ ہین دو پسر کے حصے ۲۳۴ سے

امام یوسف رح سے دوسری روایت مین جسکا راوی خصاف ہے آیا ہے کہ ایک پسر یا ایک دختر کا حصہ جو کہ زیادہ ہو دونون مین سے رکھنا چاہیئے۔ اسی قول پر فتویٰ ہے۔ اور یہی صحیح ہے بموجب اکثر عادت کے امام شافعی کے نزدیک قبل ظہور حمل کے کسی وارث کو حصہ نہ دینا چاہیئے۔ مگر ان وارثون کو جنکا حصہ کسے صورت مین متغیر نہین ہوتا۔ خواہ حمل ایک ہو۔ یا ایک سے زیادہ کیونکہ حمل کے تعداد منضبط نہین ہوسکتی جیسا کہ اسکی روایت مین بیان ہے۔ کہ اسکی استاد کی بیس بیٹی تھی اور پانچ پانچ توام

متباین ہونی تصحیحون کی ضرب دیکر ہر ایک وارث مسئلہ انوثت کا حصہ معلوم کیا جاوے۔ اور بہ تقدیر متوافق ہونے تصحیحون کے وارثون کے حصون کو تصحیح کی وفق مین ضرب دیجاتی ہے پہر دیکہنا چاہیئے کہ کس کس وارث کو بر تقدیر انوثت حمل کے حصہ کم آتا ہے۔ اور کس کسکو بر تقدیر ذکورت حمل کے زیادہ آتا ہے۔

پیدا ہوئی تہی۔

فاضل بہائی نے اپنی کشکول مین لکہا ہے کہ ایک شخص سفر کو چلا اور کچہہ روپیہ نقد اپنی بی بی حاملہ کو اسواسطے دیگیا۔ کہ وہ بعد وضع حمل کے اپنی اور اپنی بچہ کے خوراک اور مایحتاج الیہ مین صرف کرے جب اسکی ولادت کا وقت قریب ہوا۔ تو اس سے سات بیٹی توام پیدا ہوئے عورت نے کثرت عیال اور قلت نقود سے رشتہ صبر و ثبات کا ہاتھ سے دے کر اپنی لونڈی کو بلایا اور کہا کہ میرا شوہر فقط ایک لڑکے کی پرورش کیواسطے روپیہ دے گیا ہے۔ سات لڑکون کے پرورش کیواسطے وہ روپیہ کسیطرح کافی نہین ہے تم کو چاہئے ایک کو میرے پاس رہنے دو اور باقی کے ۶ کو قبرستان مین دفن کر دو لونڈی نے واسطے بجالانے حکم سیدہ کے رات کا وقت سوچا پس وہ اندہیری رات مین ان ۶ لڑکون کو بغل مین دیکر قبرستان کیطرف جاتی تہی کہ اس شخص مسافر کا ایک دوست مخلص اور غمگسار راستہ مین اسکو ملا۔ چونکہ وہ دوست اپنے غلام کی لونڈی کو پہچانتا تہا لہذا اس نے لونڈی سے بے وقت اور بیموقع چلنے کا سبب پوچہا لونڈی نے تمام حال من وعن بیان کیا۔ اسکو نہایت ترحم آیا اور لونڈی کو کہا۔ کہ ان لڑکون کو میری سپرد کر دی اور اپنی سیدہ کو کہدی کہ مین تمہارے

اور بالعکس اسکی یس جو حصہ کم ہو وہ ہر ایک وارث کو دینا چاہیے اور جو اسکے
زیادہ حصے ہین اسے بعد نہائی کم حصہ کے باقی رہی وہ حمل کیواسطے رکھا جاویگا
اسی طرح ہر ایک وارث کی نسبت عمل کرنا چاہیے بعد اسکے جب حمل ظاہر ہوا اور وہ
مستحق ہو تمام مال موقوف کا تو تمام موقوف اسکو دیا جاوے گا دوسرے وارثون
کو مال موقوف سے کچہہ نہ ملیگا مگر اس وارث کو جو کہ اسکی ساتھ عصبہ ہو جاوے
اور اگر حمل مستحق ہو بعض مال موقوف کا تو اسکو اسی قدر دیا جاتا ہے جسقدر
کا کہ وہ مستحق ہوا اور باقی کا دوسری وارثون کو ملتا ہے بموجب اسقدر کے جو کچھ کہ

حکم کے تعمیل پوری پوری کر آئے ہوا اس دوست نے ان لڑکون کو گہر مین لیجا کر عمدہ
طور سے انکی پرورش کی تا کہ وہ عمر مین سات برس سے زیادہ ہو گئی اسی اثنا مین
وہ شخص سفر سے آگیا اور اپنی بیٹے کو اپنی گہر مین دیکہہ کر نہایت خوش ہوا۔ اور اُسکے
دوست نے بحسب عادت انکی دعوت کی اور اپنی گہر مین اسکو اور اسکے عورت اور بیٹی کو
بلوایا۔ جب دسترخوان پہا گیا تب وُہ چہہ لڑکے جو فی الحقیقت اسکے بیٹی تہی طعام کہانے
کو بہی شامل ہوئے چونکہ سب حسن وجمال اور تناسب اعضاء مین متماثل تہے اسلئے
مسافر مہمان نے مخلص میزبان سے پوچہا کہ یہ کون ہین اسنے کہا کہ ایک تیرا بیٹا ہے
اور باقی کے میری بیٹی ہین اسنے کہا سبحان اللہ کیا مشابہ ہین تیری بیٹی سے رنگت
اور اعضاء مین مخلص میزبان نے کہا کہ نہین سے تمہارا بیٹا کون ہے جب مسافر مہمان
نے انپر نظر اٹہائی تو بباعث ایک لباس اور ایک صورت کے اسکو پہچان نہ سکا

انکی حصہ سے رکہا گیا تھا فرض کرو کہ زید کی وفات کے بعد اسکی بیٹی زینب اور باپ عمر اور ما فاطمہ اور زوجہ حاملہ مسمات جمیلہ باقی ہین۔ تصحیح بر تقدیر ذکورت حمل) ما کا حصہ سدس اور باپ کا بہی سدس اور عورت حاملہ کا حصہ ثمن ہے اور حمل جسکو ہم لڑکا فرض کرتے ہین مع بیٹی کے عصبہ ہے۔ چونکہ دو سدسون اور ثمن کا اجتماع ہوا لہذا اصل مخرج اسکا ۲۴ ہوا جس سے ۴ باپ کو اور چار ماکو اور ۳ عورت حاملہ کو دئیے گئے باقی رہے ۱۳ وہ بیٹی اور حمل کو جو کہ بالافتراض لڑکا ہے دیجاتے ہین۔

۲۴

ما	باپ	زوجہ حاملہ	بیٹی	حمل پسر
سدس	سدس	آٹھوان	عصبہ	عصبہ
۴	۴	۳	(۱۳)	

(تصحیح بر تقدیر انوثت حمل) ما کا حصہ سدس ہے اور اُسی قدر باپ کا اور زوجہ حاملہ کا اٹھوان حصہ اور بیٹی اور حمل کو جو کہ بالافتراض لڑکی ہے دونون کا دو تہائی ملینگی۔ مخرج انکا بموجب اجتماع ثمن اور سدس کے ۲۴ ہوا جس سے ۴ ماکو اور ۴ باپ کو اور ۳ عورت کو اور ۱۳ بیٹی کو مع الحمل کے ملے۔ مجموعہ حصون کا ۲۷ ہوا چونکہ مجموعہ

اور نہایت متحیر ہوا۔ تب اُس نے کہا یہ تمام تیری ہی بیٹی ہین اور تمام سرگذشت انکی اسکی آگے بیان کی مسافر نے یہ قصہ سنکر خدا کا شکر کیا اور اپنے دوست کی عقلمندی کی داد دیا۔ اسیطرح فاضل جیلانی نے اپنے شرح قانون مین لکہا ہے کہ ایک عورت چالیس لڑکے لڑکیان

حصتون کا مخرج سے بڑھ گیا ہے لہذا یہ مسئلہ عولی ہے۔

۲۴ عول ۲۷

ما	باپ	زوجہ حاملہ	بیٹی مع حمل دختر
سدس	سدس	ثمن	ثلثان
۴	۴	۳	۱۶ = ۲۷

معلوم ہوگیا کہ بر تقدیر ذکورت حمل کے تصحیح ۲۴ ہے۔ اور بر تقدیر انوثت کے ۲۷۔ ۲۴ اور ۲۷ مین توافق بالثلث ہے۔ کیونکہ تین فنا کرتے ہین ۲۴ کو ۸ دفعہ اور ۲۷ کو ۹ دفعہ لہذا ۲۷ کے وفق کو جو ۹ ہے ۲۴ مین ضرب دیا حاصل ضرب ۲۱۶ تصحیح مسئلہ حمل حاصل ہوئے۔ یا یون کہو کہ ۲۴ کے وفق ۸ کو ۲۷ مین ضرب دیکر ۲۱۶ تصحیح مسئلہ حمل کے حاصل کئے جب تصحیح حاصل ہوگئی تو پھر قاعدہ تقسیم حصص سے ہر ایک وارث کو اسصورت سے حصہ دیتے جاؤ

زوجہ کا حصہ مسئلہ ذکورت سے تین تہا ۳ کو ضرب دیا مسئلہ انوثت کی وفق تصحیح مین جو ۹ ہے تو حاصل ۲۷ ہوئے اور ہر ایک ماباپ کا حصہ مسئلہ ذکورت سے ۴ تہا ۴ کو ۹ مین ضرب دیا تو حاصل ۳۶ ہوئے

ایک پیٹ سے جنے اور سب کے سب زندہ رہے۔ اور انکی محلی کا نام لوگون نے سوق الاربعین رکہا (یعنی بازار چالیسون کا) اسیطرح ایک اور جماعت ثقہ نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کی نزدیک ایک قاضی کے ہان جسکو لوگ قدوری کہتے تھے اُسکی عورت سے چالیس لڑکے پیدا ہوئے۔

زوجہ کا مسئلہ انوثت سے ۲۴ تھا ۲۴ کو مسئلہ ذکورت کے وفق تصحیح مین جو ۸ ہے
ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۹۲ ہوئے ۔ اور ہر ایک ما باپ کا حصہ مسئلہ انوثت
سے ۴ تھا ۴ کو ۸ مین ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۲ ہوئے ۔ پھر ہمنے دیکھا کہ عورت اور
ما اور باپ کو بتقدیر لڑکا ہونے حمل کے حصہ زیادہ آتا ہے ۔ اور بر تقدیر لڑکی ہونے
حمل کے کم ۔ لہذا ہر ایک کو کم حصہ دیا اور زیادہ حصہ سے بعد منہائی حصہ کم
جو کچھ باقی رہا وہ حمل کے واسطے رکھا گیا ۔ زوجہ کا زیادہ حصہ ۲۷ تھے اور کم حصہ
۲۴ اسکو جب ۲۷ سے منہا کیا تو باقی ۳ رہے علیٰ ہذا القیاس ۳۶ کو ۳۲ سے
جو کہ حصہ ما باپ کا ہے منہا کیا تو باقی ۴ رہے ۔ بیٹی مع حمل کا حصہ علیٰ تقدیر انوثت
کے ۱۶ آتا ہے ۱۶ کو مسئلہ ذکورت کی تصحیح ۲۴ کے وفق ۸ مین ضرب دے تو
حاصل ضرب ۱۲۸ ہوئے جس سے بیٹی کے حصے ۴۴ ہین اور بیٹی کا مع حمل حصہ
مسئلہ ذکورت مین ۱۳ ہین ۱۳ کو تصحیح دوم ۷۲ کے وفق ۹ مین ضرب دیا تو
حاصل ۱۱۷ ہوئے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیٹی کا کم حصہ بر تقدیر ذکورت
حمل کے ہے لہذا بیٹی کے حق مین حمل کو لڑکا سمجھا اور مندرجہ ذیل طریق
پر مال تقسیم کیا ۔

ما	باپ	زوجہ	بیٹی	حمل		
۳۲	۳۲	۲۴	۴۴	۳۹	موقوف	۱۷
موقوف	موقوف	موقوف				
۴	۴	۳		۶۸	$\frac{۸۹}{۲۱۶}$	

جب ۲۱۶ سے ما ۳۶ اور باپ ۳۶ اور زوجہ ۲۷ کا حق بموجب انکے حصون کے نکالا گیا تو باقی
۱۱۷ رہے یہ حصہ ایک پسر اور دختر کا ہوگا۔ چونکہ دختر کا اس سے ایک حصہ ہے
اور پسر کے دو حصے۔ لہذا ۱۱۷ کا تیسرا حصہ ۳۹ بیٹی کو دیا گیا۔ اور ۷۸ واسطے
حمل پسر کے رکھے گئے اسیطرح ما کے حصے سے ۴ اور اسیقدر باپ کے حصے سے اور
زوجہ کے حصے سے ۳ واسطے احتیاط کے موقوف ہوئے پس مجموعہ موقوف کا ۸۹
ہوا اور مجموعہ حصص ورثہ کا ۱۲۷ ہوا۔ پس ۱۲۷ + ۸۹ = ۲۱۶ کے ہے جو کہ تصحیح
ہے

بعد ظہور حمل کے کیا عمل کرنا چاہئے

اگر عورت سے ایک لڑکا پیدا ہو تو ما اور باپ اور زوجہ کے مال سے جو کچھ کہ موقوف
ہے انکو دیا جاتا ہے۔ کیونکہ پسر کے تولد سے انکا وہی زیادہ حصہ ثابت ہوگیا اور
بیٹی اور لڑکے کے حصے اسی طریق سے رکھی رہا دین۔

اور اگر عورت سے لڑکی پیدا ہو تو اب تمام مال موقوف کو کہ جسکا مجموعہ ۸۹ ہے
بیٹے کے حصہ کے ساتھ جو ۳۹ ہے جمع کرنا چاہئے حاصل جمع کو دونون بیٹیون پر
بحصہ مساوی تقسیم کردو۔ پس ۳۹ + ۸۹ = ۱۲۸ کے ہوئے۔ جس سے ہر ایک
بیٹی کو ۶۴ آئی۔ اسصورت مین ما اور باپ اور زوجہ کو انکا مال موقوف نہین
دیا جاتا کیونکہ حمل اب دختر ہے۔ اور دختر کے رو سے انکو وہی حصہ آتا ہے جو کچھ کہ
انہون نے لے لیا

اگر حمل مردہ خارج ہو تو ما اور باپ اور زوجہ کو جو کچھ کہ انکی حصونسے موقوف ہے دیا جاویگا اور بیٹی تمام نصف کی مستحقہ ہوگی باقی جو رہے وہ باپ کو ملیگا۔ کیونکہ باپ اسصورت مین عصبہ ہے اور عصبہ باقی کے مال کا مستحق ہوتا ہے پس اسصورت مین اگر فرض کرین کہ حمل مردہ ظاہر ہوا ہے تو مال موقوف سے جسکا مجموعہ ۹۸ ہے ۴ باپ کو اور چار ماکو اور تین زوجہ کو دئے گئے یعنی جو کچھ کہ انکی زیادہ حصونسے واسطے احتیاط کے موقوف تہا وہ ان کو دیا گیا پس ۹۸ سے جب ۱۱ خارج کیئے تو باقی ۸۷ رہے۔

بعد اسکی بیٹی کو ۸۷ سے ۶۹ دئے کیونکہ بیٹی کا حق اب نصف ہے اور ۲۱۶ کا نصف ۱۰۸ ہے پس بیٹی مستحق ہے ۱۰۸ کے جس سے وہ پہلی ۳۹ پاچکے ہے اب اسکو ۶۹ اور دیکر اسکا حصہ ۱۰۸ پورا کیا گیا۔

پس ۸۷ سے بعد منہاے ۶۹ کے ۱۸ باقی رہے یہ ۱۸ حق باپ کا ہے کیونکہ وہ عصبہ ہے۔

۲۱۶

ما	باپ	زوجہ	بیٹی	حمل مردہ	
۳۶	۴۵	۲۷	۱۰۸	۰	= ۲۱۶

حاشیہ امام ابی حنیفہ کے نزدیک اسیصورت مین باپ کو ۳۲ اور ماکو بہی اسیقدر اور زوجہ کو ۲۴ دیجاتے ہین۔ اور باپ کے حصے سے ۸ اور زوجہ سے ۳ رکہے جاتے ہین ۱۲ منق

پندرہوین فصل

مفقود کے بیان مین

دفعہ چہل و سوم

(۱) مفقود مشتق ہے فقد سے جسکی معنے لغت مین گم کرنا اور گم ہونا ہے اور مفقود سے

مذہب یوسف کے جسکو ہمنے متن مین لکہا ہے۔ مگر بیٹی کو اسکی نزدیک ۱۳/۱ آتی ہین کیونکہ اسکی راے مین
چار پسر کا حصہ رکہنا چاہیئے نہ چار دختر کا کیونکہ چار دختر کے تقدیر پر بیٹی موجود کا حصہ زیادہ ہوجاتا ہے جیسا کہ
اہل حساب پر ظاہر ہے پس جب چار بیٹون کا حصہ رکہا تو بیٹی انکی ساتھ عصبہ ہوئے اور وہ نوین حصہ کے مستحق ہے
کیونکہ اسکا حصہ نصف ہے بہ نسبت ایک بہائی کے حصے سے پس جب بہائی چار ہون تو اسکا حصہ نوان ہوا
چونکہ مخرج ۲۴ ہے عصبات کیواسطے ۱۳ حصے باقی رہے تہے اسلیئے ۱۳ کا نوان حصہ ایک صحیح اور چار تسع ہین یعنے ۱ ۴/۹
جب اسکو تصحیح دوسرے کے وقت مین ۹ سے ضرب دیا تو ۹ صحیح اور ۳۶ تسع حاصل ہوئے ۳۶ تسع کے چار صحیح ہوتے ہین کل ۱۳ صحیح
حصہ بیٹی کا ہوا۔ اور عمل اسکا یہ ہے ۱ ۴/۹ × ۹ = ۱۳/۹ × ۹/۱ = ۱۳/۱ پس خلاصہ حصون کا یہ ہوا۔

۱	باپ	زوجہ	حمل	بیٹی	
۳۲	۲۲	۲۴	موقوف	۱۳	= کل حصہ ۱۰۱
موقوف	موقوف	موقوف	۱۰۴		بکل موقوف ۱۱۵
۴	۲	۳			

مراد وہ شخص ہے جو اپنے قبیلہ سے کہین چلا جاوے - اور قبیلہ کے لوگون کو اسکے مرنے اور جینے اور مقام کی کچھ خبر نہ ہو

(۲) مفقود کو اسوقت تک کہ اسکی عمر برابر (۹۰) سال ہو جاوے زندہ سمجھنا چاہیئے مثلاً

بعد اسکے اگر ایک بیٹی یا زیادہ عورت سے پیدا ہون تو تمام موقوف کو لیکے ۱۵ کو بیٹی موجودہ کے حصے کے ساتھ جمع کرکے ۲۸ ما حاصل جمع کو بحصہ مساوی جسقدر بیٹیان ہون انمین تقسیم کرو مثلاً اگر ایک بیٹی ہو تو ہر ایک کو ۱۴ دیدو اور اگر ایک لڑکا پیدا ہو تو وہ موقوف جو ماں اور باپ اور زوجہ کے حصے سے ہے وہ انکو واپس دیا جاویگا اور اس موقوف کو جو خاص حمل کیواسطے ہے بیٹی کے حصون کے ساتھ جمع کر لینا چاہیے اور بیٹے کو بہ نسبت حصہ ایک بیٹی کے دوچند دیا جاویگا - چنانچہ اسصورت مین ۱۴ موقوف کو ۱۳ حصے بیٹی کے ساتھ جمع کیا تو ۲۷ ہوئے جس سے ۹ بیٹی اور ۱۸ پسر کو ملینگے اور اگر حمل مردہ خارج ہو تو عورت اور ابوین کو جو کچھ کہ انکی حصون سے موقوف ہو دیا جاوے اور بیٹی کو تمام نصف تصحیح کا دیکر باقی باپ کی حوالہ کیا جاوے جیسا کہ اسصورت مین بیٹی مستحقہ نصف یعنی ۴۰ کی ہے جس سے ۱۳ وہ پاچکی ہے باقی اسکو ایک سو ۴۱ چار موقوف سے ۹۵ دئے ۱۳ اور ۱۵ کل ۲۸ ہوئے بعد منہائے ۹۵ کے ۴۰ سے ۹ رہے وہ باپ کو باعتبار اسکی عصوبت کے دئے جاوینگی - فقط

ظاہر روایت مین آیا ہے کہ جب مفقود کے ہم عمرون سے کوئی باقی نہ رہے تب اسکی موت کا حکم دینا چاہیئے حسن ابن زیادہ کہتا ہے کہ ایکسو بیس برس تک اسکی عمر کا اندازہ رکہنا چاہیئے چنانچہ جو شخص ۴۰ برس کے عمر مین گم ہوا ہو اسکو بعد گم ہونے کی ۸۰ برس تک زندہ سمجھنا چاہیئے

ایک شخص ۶۰ برس کی عمر مین اپنے قبیلہ کے لوگون سے غائب ہوگیا اس شخص کو وقت فقدان سے ۔۔ تیس سال تک زندہ تصور کرنا چاہیئے ۔
اس عرصہ کے درمیان اسکا مال اسکی وارثون مین ہرگز تقسیم نہ کیا جاویگا۔

(۳) مفقود کو اس عرصہ مین کسی اپنی قریبی متوفی کے وراثت کا مالک تصور نہین کیا جاتا البتہ اسکا حصہ مثل حمل کے رکھا جاتا ہے - اگر مفقود حاضر ہو جاوے تو حصہ موقوفہ کا مالک متصور ہوگا والا وہ حصہ بعد انقضائے ۹۰ سال کے جو اسکے یوم ولادت سے شمار کئے گئے ہین مورث کے دوسری وارثون کو دیا جاویگا نہ اس مفقود کے وارثون کو جس حالت مین کہ وہ مورث کے وارث نہ ہون ۔

(۴) جب مفقود کی عمر ۹۰ سال تک ہو جاوے تب اسکی موت کا حکم کرنا چاہیئے اور اسکا مال اسکی وارثون کو بموجب استحقاق کے دینا چاہیئے بعد حکم موت کے جو وارث موجود ہین وہی معتبر اور مستحق ورثہ ہونگے - اور جو وارث زمانہ فقدان مین قبل حکم موت کے مرگئے ہون وہ بالکل محروم تصور کئی جاوینگی ۔

(۵) اگر مفقود کے ساتھ ایسے وارث ہون جو بر تقدیر اسکی حاضر ہونے کے ورثہ

کیونکہ بعد گذرنی ۶۰ برس کی اسکی عمر ۱۲۰ سال ہو جاوے گی - ابو یوسف کہتا ہے کہ ۱۰۵ سال تک اسکی عمر کا اندازہ رکھنا چاہیئے اور امام محمد کے نزدیک ۱۱۰ سال ہے بعضون نے کہا ہے کہ سالون کا کچھ اعتبار نہین حاکم کی رائے پر موقوف ہے جب چاہے اسکو موت کا حکم کر دے فقط

سے بالکل محروم رہتی ہون تو مال کی ہرگز تقسیم نہ ہو گی۔ بلکہ تمام مال مفقود کیواسطے رکہا جاویگا مثلاً زید مرگیا اور اسکا بیٹا خالد مفقود ہے اور بہائی اسکا عمر حاضر اسصورت مین چونکہ عمر عصبہ بعید بوجود گی خالد عصبہ قریب کے محروم رہتا ہے اسلئے عمر کو کچہہ نہین دیا جاویگا اور تمام مال موقوف ہوگا۔

(۶) اگر مفقود کے ساتھ ایسی وارث ہون کہ بر تقدیر مفقود کے موت کے وہ زیادہ حصہ کے مستحق ہین اور بر تقدیر اسکے حیات کے کم حصہ لیتے ہین پس اسصورت مین انکو مقدار متیقن یعنی کم حصہ ملتا ہے مثلاً عمر مرگیا اور ایک اسکی عورت حاضر اور ایک بیٹا مفقود اور ماں موجود اسکی وارث ہین عورت کو بیٹے کے ہوتے اٹہوان اور ماکو چہٹا حصہ آتا ہے۔ اور بر تقدیر نہونی بیٹے کے عورت کو چہوتہا اور ماکو تیرا آتا ہے لہذا اسصورت مین زوجہ اور ماکو مقدار متیقن جو اٹہوان اور چہٹا ہے دیا گیا۔

(۷) جب مفقود کے موت کا حکم ہو چکی تب وہ حصہ جو اسکی واسطے اسکی قریبی مورث کے ترکہ سے رکہا ہوا ہو۔ اس مورث کے دوسری وارثون مین تقسیم کرنا چاہیئے چنانچہ زید مرگیا اور اسکی بیٹی جمیلہ حاضرہ اور بیٹا خالد مفقود اسکی وراثت کے دعوے دار ہین مال کے تین حصون سے ایک حصہ جمیلہ کو دیا اور دو حصے خالد کیواسطے رکہی گئی۔ پس جب خالد پر قاضی نے موت کا حکم کردیا تو زید کے مال سے جو خالد کے لیئے دو حصے رکہے گئے تہے جمیلہ کو دے دیئے گئے

اس مین خالد کا کوئی خاص وارث شریک نہ ہوگا

(۸) مفقود کی دونون تقدیرون (حیات اور وفات) پر تصحیح نکالنی چاہیئے بعد اسکی دونون تصحیحون مین دیکھنا چاہیئے کہ کونسا نسبت ہے اگر نسبت توافق کے ہو تو ایک تصحیح کے وفق کو دوسری تصحیح کے تمام عدد مین ضرب دیکر تصحیح مسئلہ مفقود حاصل کرو - پہر مسئلہ حیات کے وارثون کی حصون کو مسئلہ وفات کی تصحیح مین یا اسکے وفق مین بر تقدیر متوافق ہونے دونون تصحیحون کے اور مسئلہ وفات کے وارثون کے حصون کو مسئلہ حیات کی تصحیح مین یا اسکی وفق مین ضرب دیکر ہر ایک وارث کا حصہ معلوم کرنا ہوگا اور ہر وارث کو کم حصہ دینا چاہیئے - اور جو کچھہ زیادہ حصے سے بچ رہے وہ مفقود کے لئے رکھا جاوے گا - مثال اسکی مسمات زینب مر گئی اور اسکی وارث ایک زوج زید اور دو بہنین سگین فاطمہ اور جمیلہ اور ایک سگا بھائی کریم مفقود باقی ہین - اب طریق مندرجہ ذیل پر اسکا عمل نکال کر ہر ایک وارث کو حصہ دیا جاوے گا -

تصحیح بر تقدیر وفات مفقود

اصل ۶ عول ۷

زوج	سگی بہین	سگی بہین	سگا بھائی مفقود
زید	فاطمہ	جمیلہ	کریم
نصف	ثلث	ثلث	:
۳	۲	۲	: = ۷

تصحیح بر تقدیر حیات مفقود

مخرج ۲ × ۴ = ۸ تصحیح

زوج	سگی بہین	سگی بہین	سگا بہائی مفقود
زید	فاطمہ	جمیلہ	کریم
نصف	عصبہ	عصبہ	عصبہ
ا	(	اشترک	)
۴	۱	۱	۲ = ۸

تقدیر وفات پر زوج کا حصہ نصف اور دونون بہنون کا حصہ دوتہان مسئلہ چہہ ۶ سے ہے ۳ زوج نے لئے - اور چار بہنون نے کل ۷ ہوئے - لہذا مسئلہ عولی ہُوا -

تقدیر حیات پر چونکہ کریم کو زندہ فرض کیا ہے لہذا دونون بہنین اپنے بہائی کے ساتھ عصبہ ہونگی - اور زوج نصف کا مستحق ہوگا مخرج ۲ سے ایک لیا زوج نے باقی کا ایک مشترک ہے درمیان چار شخصون کے کیونکہ ایک بہائے کے بہی بموجب اسکی حصہ کے دو بہنین تصور ہوتی ہین - لہذا ۴ کو ۲ مین ضرب دیکر تصحیح ۸ بنائی -

شروع عمل تصحیح مفقود

تصحیح وفات ۷ اور تصحیح حیات ۸ مین تباین ہے لہذا ۷×۸ = ۵۶ ہوئے بعدہ
تقسیم حصص کا عمل شروع کیا۔

وارثان مسئلہ وفات	تفریق کم حصون کے زیادہ حصوں سے	وارثان مسئلہ حیات ۸
زوج ۳×۸ = ۲۴	۲۸ − ۲۴ = ۴	زوج ۴×۷ = ۲۸
بہین ۲×۸ = ۱۶	۱۶ − ۷ = ۹	بہین ۱×۷ = ۷
بہین ۲×۸ = ۱۶	۱۶ − ۷ = ۹	بہین ۱×۷ = ۷
بہائی مفقود ۰ ۰ ۰	(۲۸ تر)	بہائی ۲×۷ = ۱۴
جمع ۵۶		جمع ۵۶

اس عمل سے صاف ظاہر ہے کہ بہینون کیواسطے مفقود کی وفات بہتر ہے کیونکہ اسوقت انکو ۱۶ حصہ ملتی ہین بخلاف حیات کے کہ وہ اسوقت ۷ حصون کے مستحق ہین بموجب اسی عدد کے انکو کم حصہ یعنی ۷ دیا اور ہرایک کے زیادہ حصے سے ۹ نو حصے رکھے گئے۔ زوج کے حق مین مفقود کی حیات بہتر ہے۔ اسکو بھی ۲۴ حصے دئے اور اور چار حصے اسکی رکھے گئے کل موقوف ۲۲ ہین کیونکہ جب وارثون نے ۳۴ حصے ۵۶ سے لئے تو باقی ۲۲ رہے۔ بعد اسکے اگر مفقود آجاوے تو زوج کو ۴ حصہ جو اسکی حصے رکھے گئے تھے واپس دیئے جائینگے

تاکہ اسکی ۲۸ حصے جو نصف ہے ۵۶ کا پورے ہو جاوین باقی کے ۲۸ مفقود کو دئے جاوینگی اور بہینون کو بجز ان سات سات حصون کے اور کچھہ نہ ملیگا۔

(۹) اگر مفقود کی موت کا حکم ہوگیا ہو تب ہر ایک بہین کو ۹ حصہ واپس دینا چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک کے ۱۶ حصہ پوری ہو جاوین زوج کو اسصورت مین کچھہ واپس نہ دیا جاویگا۔ کیونکہ بر تقدیر موت کے وہ انہین ۲۴ کا مستحق ہے جو اس نے پہلے لئے ہین۔

سولھوین فصل

مرتد کے بیان مین

دفعہ چہل و چہارم

(۱) مرتد وہ ہے جو بعد ایمان لانے کے دین اسلام سے بباعث کہنے کلمہ کفر کے پھر جاوے۔

(۲) مرتد جبکہ ردت کیحالت مین مرجاوے یا قتل کیا جاوے یا دار الحرب مین جاکر کافرونسے ملجاوے اور قاضی اسکی لاحق ہونے کا حکم کردے۔ تو اسصورت مین تمام مال اسکا کیا محصلہ حالت اسلام کا اور کیا مکتسبہ وقت ردت کا اسکی وارثون مسلمانون مین بموجب اندازہ حصص کے تقسیم ہوگا اور جو مال کہ اسکا دار الحرب مین ہو اگر وہ ہمارے ہاتھ آجاوے تو بیت المال مین رکھا جاویگا وارثون کا اسمین کچھہ استحقاق نہین۔

(۳) مرتد کا تمام مال کیا مکتسبہ حالت ردت اور کیا محصلہ وقت اسلام کا اسکے وارثون کے لئے ہے۔ مگر شوہر کو کچھہ نہ دیا جاویگا۔ کیونکہ جب عورت مرتد ہوگئی تو شوہر کا رشتہ اس سے ٹوٹ گیا۔ ہان اسصورت مین کہ عورت کا مرتد ہونا اپنی مرض مین ہو اسوقت شوہر عورت کے ترکہ سے برابر حصہ لیگا۔

(۴) مرتد اور مرتدہ اپنی قریبی مسلمان اور مرتد کی وراثت سے حصہ نہین پاسکتے۔ مگر اسوقت کہ تمام قبیلہ کا قبیلہ مرتد ہوجاوے۔ اسوقت مین وہ ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین۔ کیونکہ اسوقت انکی شہر کو دار الحرب

ابوحنیفہ کے نزدیک جو مال کہ اسنے حالت اسلام مین حاصل کیا ہو وہ اسکی وارثون مسلمانون کے لئے ہوگا۔ اور جو مال اسنے وقت ردت مین پیدا کیا ہو۔ وہ بیت المال مین رکھنا چاہیئے شافعیؒ کی رائے ہے کہ دونون حالتون کا مال بیت المال مین رکھنا چاہیئے۔ ۱۲

کا حکم ہوجاتا ہے

(۵) مرتد جسوقت کہ مرجاوے یا قتل کیا جاوے اسوقت جسقدر اسکی وارث ہونگے وہ حصہ پاوینگے خواہ یہ وارث وقت ردت مین موجود ہون یا بعد اسکی پیدا ہوئی اور جو وارث کہ اس عرصہ مین قبل موت اور قتل کے مرگئی ہون وہ وارث نہین متصور ہوتے مثلاً ایک شخص مرتد مرگیا۔ اور جسوقت کہ وہ مرتد ہوا تہا اسوقت وارث اسکی دو لڑکا اور ما اور باپ تہی۔ اس عرصہ مین ما اور باپ مرگئی اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا اسکا پیدا ہوئی پس اب بعد موت کے وارث اسکی تین لڑکے اور ایک لڑکی ہونگی۔

(۶) اگر مرتد توبہ کرے اور دارالحرب سے چلا آوے۔ اور مسلمانون مین داخل ہووے پس وہ مسلمان ہوجاویگا۔ اور جو کچھ کہ اسکی مال سے اسکی وارثون کے ہاتھ مین موجود ہو وہ اسکو دیا جاتا ہے اگر وارث کے ہاتھ سے وہ چیز کہ اوسنی مرتد کے مال سے بموجب اپنی حصہ کے لئے تہے جاتی رہی یا اسنے اسکو اپنی مصارف مین خرچ کر دیا تو ہو اسکا بدہ مرتد کو کسی صورت مین ملتا نہین

سترہوین فصل

قیدی کے بیان مین

دفعہ پہلی تقسیم

(۱) قیدی کا حکم میراث مین مثل دوسرے مسلمانون کی ہے جب تک کہ اسلام سے نہ پھرے - اور اگر اسلام سے پھر گیا ہو تو اُسکا حکم مثل حکم مرتد کے ہے - اور اگر اسکی حیات اور وفات کا کچھہ حال معلوم نہ ہو - تو اُسکا حکم مثل مفقود کے ہے -

(۲) اگر قیدی کے وارثون نے اُسکی مرتد ہونیکا دعوے کیا ہو تو قاضی کو اختیار ہے کہ بعد لینے شہادت دو مسلمان عادل کے اسپر ارتداد کا حکم کردے - اور اُسکی عورت کو نکاح کرنے کی اجازت دیدے - اور اُسکا مال اسکی وارثون مین تقسیم کردے -

(۳) اگر قیدی بعد قضاء حکم قاضی کے آیا اور مرتد ہونی سے اس نے انکار کیا - تو قاضی کو اختیار نہ ہوگا کہ اپنے پہلے حکم کا نقض کرکے اسکو اسکی عورت اور مال دلوائی - ہان البتہ وہ شے اسکی جو بعینہ اسکے وارثون کے پاس موجود ہو وہ اُسکو دلوائے جاتی ہے -

(۴) اگر قاضی نے دو مسلمان عادلون کی شہادت قیدی کی مرتد ہو جانے کے باب مین سنی اور اسکی مرتد ہو جانے کا حکم ابتک نہین لکہا گیا تہا - کہ اس نے آکر ردت سے انکار کیا یا از سر نو مسلمان ہوا - تو اسصورت مین اسکا مال اسکو دیا جاوے گا - مگر اسکی عورت اسکو نہین ملیگی

اٹھارھوین فصل

غرقی و حرقی اور ہدمی کے بیان مین

دفعہ چہل و ششم

(۱) اگر مر جاوے ایک جماعت[علماء] ایک وقت مین مرگ مفاجات سے اور یہ معلوم نہ ہو سکی کہ پہلی انمین کون مرا۔ جیسا کہ دو یا دو سے زیادہ آدمی جو اپسمین

[غرق] علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہما کے نزدیک وہ جماعت ایکدوسرے کے وارث ہوگی مگر اس حصہ مین جو کہ وہ ایک دوسرے کے مال سے پاتی ہین۔ کیونکہ اگر اس حصہ کی بہی یہ مالک ہون۔ تو لازم آتا ہے مالک ہونا ہر ایک کو اپنی مال کا۔ اور یہ باطل ہے۔ مثلاً زید اور عمر دونون بہائی غرق ہوگئے اور ۹۰ روپیہ ہر ایک کا مال باقی رہا۔ اور ہر ایک کا وارث ایک ما اور ایک بیٹی اور ایک مولی زندہ ہین حنفی مذہب کے بموجب انکا مال اسطرح تقسیم ہوگا۔ ماکو سدس اور بیٹی کو نصف اور مولے کو جو عصبہ ہے باقی مال دیا جاوے گا ۹۰ سے ۱۵ ماکو ۴۵ بیٹی کو ۳۰ مولے کو۔

علی اور ابن مسعود کے نزدیک پہلے زید کو میت فرض کیا اور عمر کو جو زید کا بہائی ہے زندہ

وارث ہوتے ہین کشتی مین سوار تھے اور کشتی اتفاقاً ڈوب گئے - یا یہ لوگ دیوار کے نیچے آکر دب گئے یا آگ مین جل گئے علے ہذا القیاس مرگ مفاجات کی کئی تمثیلین ہین تو انکو ایسا سمجھا جاویگا - کہ گویا ایک وقت مین مر گئے انکا مال انکی وارثان زندہ مین علی حسب استحقاقہم تقسیم ہوگا بعض اسجماعت کا بعض کا وارث نہ ہوگا - یعنی ایک دوسری مین توریث جاری نہ ہوگی -

(۲) مثال اسکی یہ ہے زید باپ اور عمر بیٹا - دریا مین ایک وقت ڈوب گئے - زید کی بیٹی زینب اور عمر کی بیٹی فاطمہ زندہ ہین - اس صورت مین زید اپنے بیٹے سمجھ لیس اب زید کی ماکو ۱۱ اور بیٹی کو ۳ اور عمر کو باقی کے ۳۰ دئے - اور مولے محروم رہا - کیونکہ عمر عصبہ قریب ہے - اور مولے عصبہ بعید - بعد اسکی عمر کو میت فرض کیا - اور مال اسطرح تقسیم کیا گیا ماکو ۵ اور بیٹی کو ۴۵ اور زید کو ۳۰ - اب ان تیس کو جو زید نے عمر کے ترکہ سے حاصل کئے اور عمر نے زید کے ورثہ سے پائی اسی طریق پر تقسیم کرنا چاہیے ۳۰ کا چھٹا حصہ ۵ ماکو دیا اور ان کا نصف ۱۵ بیٹی کو - اور باقی کے دس ۱۰ مولے کو پس کل حصے ماکے بموجب مذہب علی رضی اللہ عنہ ہر ایک کے ورثہ سے ۲۰ ہوئی اور بیٹی کے ۶۰ اور مولے کے ۱۰ کل ۹۰ ہوئی -

(تنبیہ) یاد رکھنا چاہیے کہ زید عمر کے خاص ورثہ سے جو ۶۰ روپیہ ہین حصہ پاویگا اور ان تیس ۳۰ سے جو عمر نے زید کے ترکہ سے حاصل کئے - ان سے یہ حصہ نہین پاتا کیونکہ اس صورت مین زید کو اپنی ہی مال کا وارث ہونا پڑتا ہے اور یہ باطل ہے -

عمر کا وارث نہ ہوگا اور نہ عمر اپنے باپ زید کے ورثہ سے حصّہ پاویگا- بلکہ زید کے وارث اسکی بیٹی زینب اور پوتی فاطمہ ہوگی اور عمر کی وارث اسکی بیٹی فاطمہ اور بہین زینب ہوتی ہین- یہی مسئلہ مفتی بہ حنفیون اور شافیون کا ہے- فقط تم بالخیر

تمت

فہرست تصحیح اغلاط شرع محمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	ترکهه که کا	ترکه کا که	۱۸	۱۱	نقشته بهین پر	نقشه
〃	۱۰	جلیسکه	جبکه	۲۳	۱۱	پڑپوتیان	تین پڑپوتیان
۳	〃	عالم	محمد عالم	۲۵	۳	اسکی کوی	کوئی
〃	۱۱	اثر	عصر	۲۶	۳	کوی کے	کسیکی
۴	۲	قبولیت قدرت	قبولیت و قدر	〃	۴	اور نیچے	نیچے
〃	۶	معانی	معالی	۳۰	۱۱	(½ ایک	ایک
〃	۸	علیها	عُلیا	〃	۱۲	×	(۴) محروم وقت موجود ہونے
〃	۹	ملولفه	لمولفه				اوسکی ناہی بہنون کے۔
〃	۱۱	صبری	میری	〃	۱۴	(م)	(۷) ساقط (م)
۵	۷	غسل کی	غسل	۳۲	۵	باپ کی	باپ کو
〃	۹	یاشهادت	باشهادت	۳۳	۸	چاہیئے	چاہو
۶	۱۱	حصون مین	حصون کے	〃	۱۴	لفظون	اسمون
۷	۱۱	نہو	نہین ہو	۳۴	۱	صیحه	جده صحیحه
〃	۱۴	نسبت	نسب	〃	۳	نسبت جسکے	جسکے
۹	۱	جکلی	جسکے	〃	〃	بن بکر	بنت بکر
۱۰	۱۵	گرگڑاہی	گرگر	۳۴	۹	امویه د	امول
۱۸	۹	صورتونمین سے	صورتونین سے	۳۵	۱	یا زیاده	یا دوسے زیاده
〃	۱۰	دیجاتی	دیجاتی ہے بہین پر	〃	۵	مین	مین برابر مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۱	ماکے	باپ کے	۶۸	۳	بیمار ہے	بیمار سے
۳۹	۳	وقت	ربع وقت	〃	۷	کسر ایر	بلاکسر نیر
۳۹	۲	جانبونسے	جانبون کے	۶۹	۲	جہہ ہو	جہہ ہوا
[illegible]	۷	[illegible]	[illegible]	〃	۹	(مثال ضرب عول)	اور ما اور باپ کو پانچ (مثال
۴۲	۵	شرط	کی شرط			اور ما اور باپ کے پانچ	ضرب عول)
〃	۹	کتنی چاہیے	چاہیے کتنی	〃	۱۴	۵-ہی	۱۵-ہوتا ہے
۴۳	۶	مرد	مرد ہو	۷۰	۱۳	۶-سے	۶-حصے
〃	۱۵	چچا کی بیٹی	چچا بعدہ اسکی حقیقی چچا کی بیٹی بعدہ سوتیلی چچا کی بیٹی۔	۷۱	۱	کے)	کے ہین)
				۷۲	۱۴	۴۳۲	۴۳۲۰
				۷۶	۱۱	$\frac{3}{2}$ $\frac{105}{1}$	$\frac{3}{2} \times \frac{105}{210}$
۴۴	۶	اوراسکے	اورسکے	۷۶	۴	۴۲	[illegible]
۴۶	۸	تین	تیس	۷۹	۴	$\frac{11}{6}$	$\frac{1}{6}$
۴۸	۱۳	اُسکا	سکا	〃	۴	حصہ کو	حصہ ایک کو
۴۹	۱۵	عصبوتہ	عصوبت	۸۱	۷	کیجاوسے	کیا پاو۔۔
۵۰	۱۰	معدوم	زنانہ سمجھا اور کے حقیقین معدوم	۸۴	۹	سکے حصہ	اسکے حصہ سے
۵۱	۱	کسرین ہے	کسرین ہین	〃	۱۵	$\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$
۵۵	۳	ایکہ	ایک کے	۹۳	۱۲	تینون	بیٹون
۶۰	۴	رد	قاعدہ رد	۹۶	۵	اگر ہر ایک فرد کا حصہ معلوم ہو گیا	مکرر
۶۵	۱	سدس ۱۲	سدس ۲				
۶۶	۱۲	عاد	ع.ا.د	〃	۱۲	(د	(۱۲)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۹	حصہ	قاعدہ	۱۱۲	۵	ہیت	ہیئت اول
۹۹	۹	مشرک	اور	"	۱۹	بات	باب
۱۰۰	۱	کیا جاوے	کیجاوے	"	"	عایشہ نے	عایشہ نے دو
"	۴	"	"	۱۱۹	۱	مرد ہون	فرد مرد ہون
۱۰۲	۱۳	ماتہی	ماہی	۱۲۴	۱	عورتین مین	عورتین ہین
۱۰۶	۸	عام ہوتی	عام ہوی	"	۵	ع۱۱ سے	ع۱۱ کو
"	۱۶	لے حصے	پہلے حصے	۱۲۵	۱	بمنزلہ جہہ	اور نو
۱۰۷	۱۳	بہتر	بہتر ہے	"	۵	ع۱۲	ع۱۳
"	۱۵	عصبہ مین	عصبہ مستحق ہین	"	۲	مین اختلاف نہین	ہین انمین اختلاف نہین
"	۱۷	بیٹی	بیٹی کو	۱۲۷	۴	نمبر ۳۲	نمبر ۳
۱۰۸	۱	دو	دونون	"	۱۲	مگر	مگر چونکہ
"	۱۴	بہائیون مین	بہائیون نے	"	۱۶	نمبرا	بمنزلہ
"	۱۶	جب ہم سنتے ہیں کی تصحیح خاص ہے	مکرر	۱۲۸	۱۴	عائشہ وخدیجہ	عائشہ وخدیجہ ۲۴
				۱۳۱	۲	ساقط	ساقط کے
۱۱۰	۱۰	کو جو تصحیح	اس تصحیح	۱۳۵	۹	بیگم کی	بیگم زبیدہ کی
"	"	۹ ہیت	۹ مین	۱۳۸	۹	کے بیٹون کے	بہاین بہائیون کے بیٹون
"	۱۰	۹	۹ ہوا				اور بیٹون کے
۱۱۱	۷	عائشہ ۲۴	عائشہ ۱۲	۱۴۰	۱۰	بہی لڑکی	تین لڑکی
"	۱۰	خالد	خالد ۱۸	۱۴۸	۷	سکی بہین	سکی بہنین
"	"	عبداللہ	عبداللہ ۹	"	۱۰	حصہ ۱۲۴	۱۴۴
"	"	سعداللہ	سعداللہ ۹	۱۴۹	۱	( )	(۷)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۰	۸	کل مشترک بحصہ	کل بلا اشتراک	۱۸۰	۹	مخرج ۱۲	مخرج ۱۴
		مساوی (۲)		۱۸۱	۱۱	زیادہ	زیادہ حصہ
〃	۹	(۱) کل مشترک بحصہ مساوی کے	بالکل محروم ہے	۱۸۲	۱۳	دوتہایان ۴	دوتہایان ۱۲
۱۵۲	۱	کا وسیلہ	وسیلہ	۱۸۴	۱۵	اپنی غلام	اپنے دوست
〃	۱۰	ہونے اسکی دو جہت	قریبی ہونے اسکی میت کے	۱۸۹	۲	حاصل ضرب ۳۴	حاصل ضرب ۲۴
		سے ولد عصبہ۔	ساتھ دو جہت سے	۱۸۸	۳	۴۲ ہین	۶۴ ہین
			(ولد دانش اور ولد عصبہ)	۱۹۲	۹	تو ۷ اہوئے	تو ۷ ۱۱ ہوئے
۱۵۷	۱۲	ایک فریق	فریق	۱۹۲	۱۳	ایک ۱۰۴ چار	ایکسو چار
۱۶۲	۱۶	ببیٹون	بیٹون	۱۹۳	۱۷	اسکو موت	اسکی موت
۱۶۶	۷	ظاہر ہوگی	ہوگی	۱۹۹	۱	یا قبل	یا قتل
۱۷۰	۵	= ۱۸	= ۸۱	۱۹۹	۵	بیت الحال	بیت المال
۱۷۳	۵	مہینے	چھہ مہینے	۱۹۹	۱۲	مرند	مرتد
۱۷۹	۲	۴ تصحیح	۲۴ تصحیح	۲۰۰	۲	یا قبل	یا قتل
〃	۵	تصحیح ۱۲	تصحیح ۱۴	۲۰۳	۸	ماکو ۱/۷	ماکو ۱/۱۵
۱۸۰	۹	(۲)	(۴)	۲۰۴	۵	شافیون	شافعیون

3 1761 08305593 9

K
A1366S5
1884